حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تالیف
محمد حسیب القادری

ناشر

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تالیف

محمد حسیب القادری

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

نام کتاب: حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ
مصنف: محمد حبیب القادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت: -/90 روپے

ملنے کا پتہ
ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

انتساب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلے تصدیق کرنے والے

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام

عمر بن خطاب جب فاروق بن کر آ گیا
محفل کفر و شرک پر اِک سناٹا چھا گیا
آ گیا ہوں خالق اکبر سے رشتہ جوڑ کر
مصطفیٰ کے حکم سے کفر و شرک چھوڑ کر

فہرست

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار درود و سلام۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس دور میں مبعوث فرمائے گئے وہ دور نہایت ہی پُرفتن دور تھا۔ انسانیت کی دھجیاں اُڑائی جارہی تھیں۔ آقا کا غلام کے ساتھ سلوک، شوہر کا بیوی کے ساتھ سلوک، باپ کا بیٹی کے ساتھ سلوک اور سب سے بڑھ کر شرک، حتیٰ کہ معاشرے کی ہر برائی اس دور میں موجود تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اللہ عزوجل کی وحدانیت کی تعلیم دی، انسانی حقوق کی تعلیم دی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت کے بعد مشرکین مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہو گئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیتیں دینا شروع کر دیں۔ اس موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر موقع پر ساتھ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے اپنی جان دینے سے بھی گریز نہ کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انہی جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی مقتدائے اہل ایمان، امام اہل تحقیق، امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل و خصائل بے شمار ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان میں حق بولتا ہے۔ ایک اور موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: اگر میرے بعد کوئی اور نبی ہوتا تو وہ یقیناً عمر (رضی اللہ عنہ) ہوتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے لئے اللہ عزوجل کے حضور دعا فرمائی تھی

اور آپ رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے پر حضور نبی کریم ﷺ کی خوشی دیدنی تھی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل کو احاطۂ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی فہم و فراست کی بدولت دین اسلام دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچا اور اسلامی دور کی سب سے زیادہ فتوحات بھی آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ علم و معرفت کا خزانہ تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اگر دنیا بھر کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو بلاشبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے علم والا پلڑا بھاری رہے گا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ جلیل القدر ہستی ہیں جن کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد اسلام کو بتدریج عروج حاصل ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے مسلمان چھپ کر اللہ عزوجل کی عبادت کرتے تھے مگر جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا تو اعلانیہ خانہ کعبہ میں جا کر نماز ادا کی اور اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اسی جرأت اور بے باکی کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو ''فاروق'' کا لقب دیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام کی خدمت کی اور کسی بھی موقع پر اپنی جان و مال دینے سے گریز نہیں کیا اور ہمہ وقت حضور نبی کریم ﷺ کے اولین جانثاروں میں شامل رہے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سیرت پاک کے مطالعہ اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد حسیب القادری

نام ونسب

دریائے محبت کے غریق، سرہنگ اہل ایمان سیدنا ابوحفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں دوسرے خلیفہ اور جانشین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا نام ''عمر'' اور لقب ''فاروق'' ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوحفص'' ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حیات میں ہی جنت الفردوس کی بشارت دی تھی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خاندان اپنی ذاتی وخاندانی وجاہت کے اعتبار سے نہایت ممتاز اور بلند مرتبہ کا حامل تھا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے:

''عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ب نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوئی۔''

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حتمہ بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت واقعہ فیل کے تیرہ برس بعد مکہ مکرمہ میں ہوئی۔
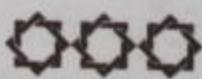
ابتدائے حال

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بچپن، نوجوانی، جوانی اور دیگر حالات و واقعات کے بارے میں کتب سیر اور روایات یکسر خاموش ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ابتدائے حال کے بارے میں کچھ واقعات روایات میں موجود ہیں جن سے آپ رضی اللہ عنہ کی ابتدائی زندگی کے بارے میں کچھ معلومات ملتی ہیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نوجوانی میں توانا جسم اور اعلیٰ صلاحیتوں سے مزین نوجوان تھے۔ عربوں میں پڑھنے لکھنے کا رواج عام نہ تھا اور مکہ مکرمہ میں بھی چند ایک لوگ صرف پڑھے لکھے تھے۔ ان پڑھے لکھے لوگوں میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقام سب سے الگ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ علم الانساب کے بھی ماہر تھے اور عربوں کے حسب نسب کا حساب رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ شعر و شاعری کا بھی ذوق رکھتے تھے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اعلیٰ علمی و فنی صلاحیتوں کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو قریش کے سفیر کا درجہ حاصل تھا اور جنگ و صلح کا پیغام آپ رضی اللہ عنہ کے توسط سے دوسرے قبائل تک پہنچایا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ ماہر پہلوان بھی تھے اور زمانہ قدیم سے جاری آں میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ ماہر شہسوار، ماہر نیزہ باز، ماہر شمشیر زن بھی تھے۔ بھاگتے گھوڑے پر سوار ہو جایا کرتے تھے اور سرکش سے سرکش گھوڑا بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں آکر رام ہو جاتا تھا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے آباؤ اجداد اور دیگر عربوں کی طرح تجارت کا پیشہ اختیار کیا اور اس غرض سے دور دراز کے علاقوں کا سفر بھی کیا۔ دورانِ تجارت

آپ رضی اللہ عنہ جب بھی کسی دوسرے ملک جاتے تو وہاں کی زبان سے آگاہی حاصل کرتے اور علم وحکمت کی محافل میں شرکت فرما کر اپنے علم میں اضافہ فرماتے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں ایک وادی سے گزر رہے تھے کہ ایک جگہ کھڑے ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! ایک وہ زمانہ تھا جب میں نمدہ کا کرتہ پہنے اس وادی میں اونٹ چرایا کرتا تھا اور جب میں تھک جاتا تھا تو میرا باپ مجھے مارتا تھا اور آج اللہ عزوجل نے مجھے دوبارہ اس وادی سے اس حالت میں گزارا کہ جب میرے اوپر سوائے اس کی ذات کے کوئی حاکم نہیں۔

اب راہِ حق سے مجھے کوئی ہٹا سکتا نہیں
اس سے بہتر راستہ کوئی دکھا سکتا نہیں
آ گیا حق اور دیکھو کفر باطل ہو گیا
مرد میدانِ خدا ان سب پہ غالب ہو گیا
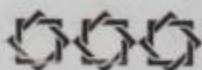
حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت نبوت کا اعلان کیا اس وقت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک قریباً ستائیس برس تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب توحید کی دعوت دی تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابتداء میں اس دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کے حضور دعا فرمائی:

"یا اللہ! عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) یا عمر بن ہشام دونوں یا دونوں میں سے ایک کے ذریعے اسلام کی خدمت فرما۔"

اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو شرف قبولیت بخشی اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے اور انہوں نے اپنے قبولِ اسلام کو خاندان کے دیگر لوگوں اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے چھپا رکھا تھا۔ اسی طرح حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ایک اور شخص حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی اسلام قبول کر چکے تھے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والوں کے ساتھ نہایت سختی سے پیش آتے۔ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ اسی کیفیت میں تلوار نیام سے نکالے جا رہے تھے کہ راستے میں حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جب

آپ رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھا تو پوچھا: کیوں عمر (رضی اللہ عنہ)! کہاں کا ارادہ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے کی غرض سے چلا ہوں۔ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر کہا کہ عمر (رضی اللہ عنہ)! تمہیں تمہارا نفس دھوکہ دے رہا ہے، تم کیا سمجھتے ہو کہ اگر تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا تو بنی عبد مناف تمہیں چھوڑ دیں گے، تم زمین پر چلنے کے قابل بھی نہ رہو گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے سے پہلے تم اپنے گھر کی خبر لو تمہاری بہن اور بہنوئی نے اسلام قبول کر لیا اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کر لی ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو راستہ بدل کر اپنی بہن کے گھر روانہ ہو گئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن اور بہنوئی کے گھر اس وقت حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ موجود تھے جو انہیں سورۂ طٰہٰ کی تعلیم دے رہے تھے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آہٹ سن کر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کو گھر کے ایک کونے میں چھپا دیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور پوچھا کہ تم لوگ ابھی کیا پڑھ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کچھ بھی نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیوں نہیں، میں نے خود اپنے کانوں سے تم دونوں کو کچھ پڑھتے سنا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ تم دونوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کی پیروی اختیار کر لی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہتے ہی اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے منہ پر طمانچہ دے مارا۔ حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا شوہر کو بچانے کے لئے آگے بڑھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دھکا دے مارا جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور خون بہنا شروع ہو گیا۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جلال کی پرواہ کئے بغیر کہا کہ ہاں! ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و جان سے ایمان لے آئے ہیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا سخت لہجہ

اور بہن کا بہتا ہوا خون دیکھا تو قدرے شرمندہ ہو گئے اور کہنے لگے: اچھا مجھے بھی وہ صفحات دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ میں تمہیں وہ پڑھ کر واپس کر دوں گا۔ حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ان صفحات کو کوئی ناپاک شخص نہیں چھو سکتا اس کے لئے پہلے تمہیں غسل کرنا ہوگا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور اپنی بہن اور بہنوئی سے ان اوراق کا مطالبہ کیا۔ حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے خود سورۂ طٰہٰ کی تلاوت شروع کی۔ جب وہ اس آیت پر پہنچیں:

اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ.

''بے شک میں ہی اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اس لئے تم میری عبادت کرو اور میری ہی یاد میں نماز پڑھا کرو۔''

تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو نکل گئے اور کہنے لگے: کس قدر اچھا اور عظمت والا کلام ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ بے اختیار پکار اٹھے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ.

''میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔''

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ جو کہ گھر کے اندر چھپے ہوئے تھے انہوں نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زبانِ مبارک سے یہ کلمات سنے تو باہر نکل آئے اور کہنے لگے: عمر (رضی اللہ عنہ)! واللہ میں نے کل ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا فرماتے سنا تھا کہ یاالٰہی! عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) اور عمر بن ہشام دونوں میں سے ایک کے ذریعے دین اسلام کو تقویت پہنچا۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمائی اور دین اسلام کو تمہارے ذریعے تقویت پہنچائی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قلب پر رقت طاری ہوگئی اور آپ رضی اللہ عنہ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ مجھے اسی وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

لے جاؤ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کوہِ صفا کے نواح میں دارِ ارقم میں موجود تھے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دارِ ارقم روانہ ہو گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع پہنچائی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے انہوں نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا تو فرمایا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کو آنے دو اگر تو وہ بھلائی کے ارادے سے آیا ہے تو اس کے ساتھ بھلائی ہی ہوگی اور اگر وہ کسی برائی کے ارادے سے یہاں آیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جس وقت دارِ ارقم میں داخل ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کا دامن پکڑ کر فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ)! کیا ارادہ لے کر آئے ہو؟ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا جس سے کوہِ صفا کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔

روایات میں موجود ہے کہ جس وقت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو آپ رضی اللہ عنہ ابوجہل کے گھر تشریف لے گئے۔ ابوجہل نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر کہا کہ اے بھانجے! کیسے آنا ہوا؟ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں بتانے آیا ہوں کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اگر اب تم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ غلط کیا یا کہا تو مجھ سے برا کچھ نہ ہوگا۔ ابوجہل نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر کہا: اللہ تمہیں اور تمہاری اطلاع کو ذلیل کرے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب ہمارا دین برحق ہے اور مشرکین باطل ہیں تو پھر ہم اس دین کو پوشیدہ رکھ کر کیوں عبادت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے‘ رب کعبہ کی

قسم! جس نے آپ ﷺ کو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اسلام قبول کرنے سے پہلے میں کفریہ مجالس میں بھی اعلانیہ شرکت کرتا تھا اب میں دین اسلام کی محافل کا بھی خوب چرچا کروں گا اور دیکھوں گا کہ کس میں اتنی جرأت ہے کہ وہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف گندی نظروں سے دیکھ سکے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی اجازت کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور مشرکین مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! جو شخص مجھے جانتا ہے اسے خوب معلوم ہے اور جو مجھے نہیں جانتا اسے معلوم ہونا چاہئے کہ میں عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ اے مشرکین مکہ! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت اختیار کر لی ہے میں تمہیں بھی حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت کی دعوت دیتا ہوں اگر تم نے اس دعوت کو قبول کرنے میں سستی دکھائی تو عنقریب میری تلوار تمہاری گردنوں پر ہوگی۔ اس اعلان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد جاری رکھا۔

روایات میں موجود ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے بعد ایک روز حضور نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز کی ادائیگی کے لئے بیت اللہ شریف تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کے دائیں جانب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، بائیں جانب حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، سامنے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور سب سے آگے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پہرے میں بیت اللہ شریف پہنچے اور نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد اور حضور نبی کریم ﷺ کی بیت اللہ شریف میں نماز کی ادائیگی کو دیکھ کر مشرکین مکہ آگ بگولا ہو گئے مگر حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے وہ کچھ نہ کر سکے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق

رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو اسلام کھل کر سامنے آ گیا اور اس کی اعلانیہ دعوت دی جانے لگی۔ ہم کعبۃ اللہ کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھنا شروع ہو گئے اور بیت اللہ شریف کا طواف کرنے لگے اور زیادتی کرنے والوں سے سختی سے پیش آنا شروع ہو گئے۔

ابن سعد کی روایت ہے کہ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اس کے بعد سے اسلام کو کبھی زوال نہ آیا اور مسلمانوں کو کبھی رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔

حضرت صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام لائے اس کے بعد اسلام پردے سے باہر آ گیا اور اعلانیہ دعوتِ اسلام دی جانے لگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس دن حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اس روز حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمر (رضی اللہ عنہ) کے اسلام قبول کرنے کی خوشی جتنی زمین والوں کو ہے اتنی ہی خوشی آسمان والوں کو بھی ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے برس ایمان لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے ایمان لانے والے مردوں کی تعداد چالیس اور عورتوں کی تعداد گیارہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے بعد دین اسلام دن رات ترقی کی منازل طے کرتا رہا اور لوگ جوق در جوق حلقہ بگوش اسلام ہوتے رہے۔

عمر کے ایمان سے اسلام کو شوکت ملی
اہل ایمان کو سکونِ قلب کی دولت ملی
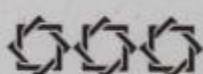
حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہجرت

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قبولِ اسلام کے بعد گیارہ سال مکہ مکرمہ میں بسر کئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کا یہ دور نہایت ہی پُر آشوب دور ہے۔ مشرکین مکہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کئی مظالم ڈھائے۔ مشرکین مکہ کے سردار جن میں ابولہب' ابوجہل' اسود بن عبدیغوث' حارث بن قیس' ولید بن مغیرہ' امیہ بن خلف' عاص بن وائل اور دیگر جو کہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی تھے ایذا رسانیوں میں مصروف رہے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کئی مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ وہ مشرکین مکہ کے خلاف انہیں علم جہاد بلند کرنے دیں مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ انہیں یہی فرماتے کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کفار کے ظلم وستم جب انتہاء کو پہنچ گئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵ نبوی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک گروہ کو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ اس گروہ میں قریباً سو کے قریب مرد و خواتین شامل تھے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چند دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں رہنے کو ترجیح دی اور ہمہ وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرماتے رہے۔

ہجرت مدینہ:

حق وصداقت کی تبلیغ کی کوششیں جو ضمیر کا ہمنوا ہو کر کی جائیں آج تک ناکام نہیں ہوئیں اور تاریخ کے اوراق اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ لوگوں کی اصلاح کے لئے درست سمت میں اٹھایا گیا قدم کبھی بے کار نہیں گیا اور جو لوگ اللہ عزوجل کی وحدانیت کے

مشن کو لے کر چلے ان کے نام اور ان کا مشن بعد از مرگ بھی جاری ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی تبلیغ سے رفتہ رفتہ اہل مدینہ کے قلوب بھی روشن ہونے لگے اور وہ قبائل جو ایامِ حج میں مکہ مکرمہ تشریف لاتے تھے حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں دعوت اسلام دیتے۔ رفتہ رفتہ ان لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت اجاگر ہونا شروع ہوئی اور اہل مدینہ مسلمان ہونا شروع ہو گئے۔ جب مشرکین مکہ کے مظالم حد سے زیادہ بڑھ گئے تو اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ کو مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ عزوجل کے پیغام سے آگاہ کیا اور اس کے بعد تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جوق در جوق قافلہ در قافلہ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے لگے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ہجرت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کی۔ آپ ﷺ کی اس ہجرت کی تفصیل میں اپنی کتاب ''سیرتِ پاک حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ'' میں بیان کر چکا ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ کی جانب سے جب ہجرت کی اجازت دی گئی تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ واحد شخص تھے جنہوں نے اعلانیہ ہجرت کی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں سوائے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جس نے اعلانیہ ہجرت کی ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ ہجرت سے پہلے خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور تلوار نیام سے نکال لی۔ پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر سردارانِ قریش کے پاس گئے اور ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اپنی شکل خراب کرانا چاہے، تم میں سے کوئی ہے جو اپنی ماں کو بے اولاد کرنا چاہے، تم میں سے کوئی ہے جو اپنی اولاد کو یتیم کرنا چاہے، تم میں سے کوئی ہے جو اپنی بیوی کو بیوہ کرنا چاہے اگر کسی کا ارادہ ہے تو وہ میرے مقابلے میں آئے۔ قریش کے تمام سردار حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تقریر سن کر گھبرا گئے اور کسی میں اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ آپ رضی اللہ عنہ کا راستہ روکتا۔

بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیس صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت فرمائی۔

سیرت ابن ہشام میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام جنہوں نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کی یہ بیان کئے گئے ہیں:

''حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے' حضرت سعید بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے' حضرت خنیس بن خذافہ سہمی رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ' حضرت واقد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضرت خولی بن ابی خولی رضی اللہ عنہ' حضرت مالک بن ابی خولی رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن سراقہ رضی اللہ عنہ' حضرت ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ' حضرت عاقل بن بکیر رضی اللہ عنہ' حضرت عامر بن بکیر رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن بکیر رضی اللہ عنہ۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قبا میں جا کر قیام فرمایا جہاں آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان کے دیگر لوگ بھی آپ رضی اللہ عنہ سے آن ملے۔ جہاں سے آپ رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے دیگر لوگوں کے ہمراہ مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ قبا میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قیام رفاعہ بن عبدالمنذر کے گھر پر رہا۔

ہجرتِ مدینہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تیرہویں برس میں ہوئی۔ جب تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچ گئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے نکلے اور مدینہ منورہ پہنچے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچ کر مہاجرین کی رہائش اور دیگر معاشی ضروریات کے حوالے سے انتظامات فرمائے اور مدینہ منورہ کے انصاریوں اور مہاجرین مکہ کو آپس میں بھائی چارے اور اُخوت کے رشتے میں منسلک کیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رشتہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے قائم کیا گیا جو کہ قبیلہ بنی سالم کے معزز رئیسوں میں شمار ہوتے تھے۔

اذان کی ابتداء:

حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں قیام کے بعد مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر شروع فرمائی جس کے لئے زمین کی قیمت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ادا کی۔ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر میں حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کے بعد اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ کوئی ایسی نشانی مقرر کی جائے جس سے لوگوں کو نماز کے وقت کا پتہ چل جائے۔ چنانچہ ایک تجویز حضور نبی کریم ﷺ کو یہ پیش کی گئی کہ نماز سے پہلے بگل بجایا جائے لیکن حضور نبی کریم ﷺ نے اس طریقہ سے انکار کر دیا کیونکہ یہ طریقہ یہودیوں میں رائج تھا۔ ایک تجویز یہ پیش کی گئی کہ آگ جلائی جائے جس سے پتہ چل جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس تجویز کو بھی رد کر دیا کیونکہ یہ طریقہ مجوسیوں کا تھا۔ ایک تجویز یہ پیش کی گئی کہ ناقوس بجا کر نماز کا اعلان کیا جائے مگر حضور نبی کریم ﷺ نے یہ طریقہ بھی رد کر دیا کیونکہ ناقوس بجانے کا طریقہ عیسائیوں کی عبادت گاہوں میں رائج تھا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اس محفل میں موجود تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے خواب سے آگاہ کیا کہ انہوں نے خواب میں کسی کو کہتے سنا کہ نماز کے لئے اذان کہو۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خواب کے بعد اپنے خواب کا ذکر کیا جس میں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے دو سبز چادریں پہن رکھی تھیں اور اس نے اذان کے کلمات انہیں سکھائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس تجویز کو پسند کیا اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان کے کلمات حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائیں۔ حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اذان کے کلمات سیکھنے کے بعد پہلی مرتبہ اذان دی اور یوں نماز سے پہلے باقاعدہ اذان دینے کا طریقہ رائج ہوا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اذان کی آواز سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہی کلمات ہیں جو مجھے خواب میں سنائی دیئے تھے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بتائے ہوئے کلمات کی تصدیق کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے وحی کے ذریعے پہلے ہی یہ کلمات بتا دیئے گئے تھے مگر میں اس کی تصدیق اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چاہتا تھا۔

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دین اسلام کی ترقی وترویج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شانہ بشانہ دین اسلام کی تبلیغ فرمائی۔

عمر بن خطاب نے کلمہ نبی پڑھ لیا
مصطفیٰ کے نور سے دل کو منور کر لیا
کفر سے دامن بچایا حق کا سودا کر لیا
اپنا دامن نورِ وحدت کے گلوں سے بھر لیا
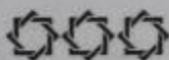
حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی غزوات میں شرکت

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہر غزوہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ رہے اور میدانِ جنگ میں اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی غزوات میں شمولیت اور آپ رضی اللہ عنہ کے جنگ میں کردار کے حوالے سے ذیل میں کچھ غزوات کا ذکر کیا جارہا ہے۔

غزوہ بدر:

ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے سال ۲ ہجری میں غزوہ بدر کا واقعہ پیش آیا۔ حق اور باطل کا یہ پہلا معرکہ تھا جو کہ بدر کے مقام پر پیش آیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تین سو تیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس معرکہ میں شمولیت اختیار کی جبکہ مقابلے میں کفار کا لشکر ایک ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھا۔ لشکر اسلام نے کفار کا مقابلہ ڈٹ کر کیا اور اللہ عزوجل نے لشکر اسلام کو فتح عطا فرمائی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بہادری کے جوہر دکھائے اور بے شمار کفار کو جہنم واصل کیا۔

صحیح بخاری و مسلم میں منقول ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنگ بدر کا موقع آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ مشرکین مکہ کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے جبکہ لشکر اسلام کی تعداد صرف تین سو تیرہ ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا فرمادے۔ اے اللہ! اگر یہ مٹھی بھر مسلمان آج ختم ہو گئے تو اس زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ دعا مانگنے کے دوران حضور نبی کریم ﷺ کی چادر مبارک کندھوں سے گر گئی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھا کر حضور نبی کریم ﷺ کے کندھوں پر ڈالی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ کافی ہے اللہ عزوجل اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے لشکر اسلام کی غیبی مدد فرمائی اور ہمیں مشرکین پر فتح عطا فرمائی۔

جب معرکہ بدر اختتام پذیر ہوا تو چودہ مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش فرمائی جبکہ ستر کفار جہنم واصل ہوئے اور ستر کے قریب ہی گرفتار ہوئے جبکہ باقی کفار میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مسلمانوں کے ہاتھ بے شمار مالِ غنیمت آیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے گرفتار شدہ کفار کے ساتھ سلوک کے بارے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابرین سے مشورہ کیا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! قریش مکہ کے جو جنگی قیدی ہیں ان میں سے اکثریت آپ ﷺ کے خاندان کے لوگوں کی ہے میری رائے ہے کہ آپ ﷺ ان سے مناسب فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیں تاکہ جو فدیہ ہمیں ملے اس سے مسلمانوں کی مالی حالت بہتر کرنے میں مدد ملے اور ہم اپنے فوجی مصارف کو بھی پورا کر سکیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میری رائے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی نہیں ہو سکتی۔ میری رائے میں ہر ایک کا سر قلم کر دینا چاہئے تاکہ کفارِ مکہ کو پتہ چلا کہ ہمارے دل میں ان کے لئے کوئی نرم گوشہ نہیں اس طرح وہ ہماری سختی دیکھیں گے تو ان کی کمر ٹوٹ جائے گی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو خیمے کے اندر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے دل نرم کر دیتا ہے تو وہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو جاتے ہیں اور بعض کے دل سخت کر دیتا ہے تو وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سی ہے کہ وہ اللہ عزوجل کے حضور عرض کرتے ہیں:

''جو میری بات مان لے وہ میرے ساتھ ہے اور جو میری نافرمانی
کرے تو اس کی مغفرت فرما اور تو رحم کرنے والا ہے۔''

اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تمہاری مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی ہے جو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

''اے اللہ! انہیں عذاب دے تو حق ہے کہ یہ تیرے بندے ہیں اور
اگر انہیں بخش دے تو تیرا اختیار ہے کہ تو غالب وحکیم ہے۔''

اور اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تمہاری مثال حضرت نوح علیہ السلام کی سی ہے جو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں یوں دعا فرماتے ہیں:

''اے پروردگار! زمین پر کسی کافر کو نہ رہنے دے۔''

اور عمر (رضی اللہ عنہ) تمہاری مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے جو اللہ عزوجل کے حضور عرض کرتے ہیں:

''اے پروردگار! ان کے مال تباہ کر دے ان کے دلوں کو سخت کر دے
کہ یہ دردناک عذاب دیکھے بغیر ماننے والے نہیں ہیں۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے کو فوقیت دی اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے میں اللہ عزوجل کی وحی نازل ہوئی:

''کسی پیغمبر کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں جب
تک وہ خوب خونریزی نہ کر لے۔''

غزوہ احد:

۳ ہجری میں حق اور باطل کے درمیان دوسرا معرکہ احد کے مقام پر ہوا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس جنگ میں بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ شامل ہوئے اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ جب احد پہاڑ کی جانب تعینات دستہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے برعکس جگہ چھوڑ دی اور خالد بن ولید نے پشت سے حملہ کر کے مسلمانوں

کی کمر توڑ دی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے کی خبر مشہور ہوئی تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جوش میں آ گئے اور کفار کے قتال میں اور زیادہ جوش سے مشغول ہو گئے۔ اس دوران جب معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر ایک محفوظ مقام پر منتقل ہو گئے۔ اس دوران ابوسفیان نے اونچی آواز میں کہا: اے گروہِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا تم میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خاموش رہنے کا حکم دیا۔ کچھ دیر بعد کوئی جواب نہ پا کر ابوسفیان نے پھر اونچی آواز میں پکارا: اے گروہِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا تم میں ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہم) ہیں؟ اس مرتبہ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ ابوسفیان کچھ دیر بعد پھر چلایا: ضرور یہ لوگ مارے گئے ہیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کی ہرزہ رسائی سن کر پکارا: اے دشمن خدا! ہم سب اللہ عزوجل کے فضل سے زندہ ہیں۔ ابوسفیان نے یہ سن کر پکارا: ہبل بلند ہوا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے پکارا: اللہ عزوجل بلند و برتر ہے۔ ابوسفیان نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر کہا کہ معرکہ احد معرکہ بدر کے برابر ہو گئی یعنی ہم نے بدر کا بدلہ لے لیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر پکارا: نہیں ابوسفیان! یہ برابری نہیں کیونکہ ہمارے مقتولین جنت میں ہیں اور تمہارے مقتولین جہنم میں ہیں۔ ابوسفیان نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول سنا تو گھوڑا دوڑاتا ہوا بھاگ گیا۔

غزوہ احد میں بہت سے جانثارانِ اسلام شہید ہوئے۔ ان میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر دلعزیز چچا حضرت سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے جنہیں ابوسفیان کی بیوی ہندہ کے غلام ''حبشی'' نے نیزہ مار کر شہید کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ ہندہ نے چبایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر شہدائے احد کے لئے اجتماعی قبر کھودی گئی جہاں ان کو سپردِ خاک کیا گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے بعد اکثر و بیشتر اس مقام پر تشریف لے جاتے اور معرکہ احد میں شہید ہونے والے جانثاروں کے حق میں دعائے خیر فرماتے۔

غزوہ بدر الموعد:

احد سے واپسی کے وقت ابوسفیان نے اعلان کیا تھا کہ وہ آئندہ سال اپنی فوج کو لے کر دوبارہ بدر کے مقام پر اکٹھا ہوگیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے یہ اعلان کیا تھا کہ ہمیں منظور ہے۔ ابوسفیان کی بات جھوٹی ہوئی اور وہ جنگ کی تیاری نہ کر سکا۔ اس نے اپنی شرمندگی مٹانے کے لئے مدینہ منورہ نعیم بن مسعود اشجعی کو بھیجا جس نے مدینہ منورہ جا کر پروپیگنڈا کیا کہ مشرکین مکہ نے ایک عظیم الشان لشکر تیار کر رکھا ہے اور جنگ کی تیاری میں مصروف ہیں۔ نعیم بن مسعود مدینہ منورہ آتے وقت اپنا سر منڈوا کر آیا تھا تا کہ مسلمانوں کو پتہ چلے کہ وہ عمرہ کر کے آرہا ہے۔ اس نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ مدینہ منورہ سے باہر نہ نکلیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے سچے رسول ہیں پھر مسلمان اس قسم کی خبروں سے کیوں گھبرا رہے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس غزوہ پر جانے کے لئے آمادہ کیا۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ پر جانے کا اعلان کر دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں سے کفار کا خوف جاتا رہا اور وہ بھی جوق در جوق غزوہ میں شمولیت کے حاضر ہونے لگے۔ بعدازاں جب ابوسفیان کو لشکر اسلام کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ جنگ کے لئے نکل پڑے ہیں تو اسے نہایت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔

غزوہ بنی المصطلق:

یہ غزوہ ۵ ہجری میں پیش آیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اسلامی لشکر کے مقدمتہ الجیش پر مقرر فرمایا۔ بعض منافقین مالِ غنیمت کی لالچ میں مسلمانوں کے ساتھ ہو لئے۔ مسلمانوں نے دشمنوں کے ایک جاسوس کو گرفتار کرلیا اور اسے

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس جاسوس سے اعتراف کروالیا کہ وہ لشکر اسلام کی جاسوسی کے لئے بھیجا گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس جاسوس کو لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور تمام احوال بیان کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دعوتِ حق دی مگر اس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا چنانچہ اس بدبخت کو قتل کر دیا گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ تمام کفار کو دعوتِ اسلام دیں اگر تو وہ دعوتِ اسلام قبول کر لیں تو انہیں امان دے دو اور اگر وہ انکار کر دیں تو ان کا فیصلہ تلوار سے کرو۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق انہیں دعوتِ اسلام دی جسے انہوں نے رد کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا اور بے شمار کفار کو جہنم واصل کیا۔

غزوہ خندق:

ذی قعدہ ۵ھ کو غزوہ احزاب جسے غزوہ خندق بھی کہا جاتا ہے پیش آیا جس میں لشکر اسلام کی تعداد تین ہزار تھی اور دشمنانِ اسلام کی تعداد چوبیس ہزار کے قریب تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جنگ کی حکمت عملی مرتب کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں شہر کے اردگرد ایک خندق کھودنی چاہئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے کو پسند فرمایا اور یوں پانچ گز گہری اور پانچ گز چوڑی ایک خندق شہر مدینہ کے گرد کھودی گئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کی کھودائی کے لئے دس دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ تشکیل دیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی خندق کی کھودائی میں دن رات مشغول رہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تھک جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہرے کے لئے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو جاتے۔ خندق کی تعمیر کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خندق کے ایک حصے پر متعین فرمایا جہاں آپ رضی اللہ عنہ نے شب و روز پہرہ دیا اور ثابت قدمی سے ڈٹے رہے۔

غزوہ خیبر:

۷ ہجری میں غزوہ خیبر کا معرکہ پیش آیا۔ قلعہ قموص کے علاوہ لشکر اسلام نے خیبر کے تمام قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ قلعہ قموص میں مشہور یہودی پہلوان مرحب رہتا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قلعہ قموص فتح نہیں ہو رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کل علم اس شخص کو عطا فرماؤں گا جسے اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پسند کرتے ہیں اللہ عزوجل اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی شدید خواہش تھی کہ انہیں علم عطا ہو۔ اگلے روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلا کر انہیں علم عطا فرمایا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیمار تھے اور ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن آنکھوں میں لگایا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تندرست ہو گئے اور اللہ عزوجل نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دست حق پر فتح عطا فرمائی۔

صحیح مسلم شریف کی روایت ہے کہ خیبر کی فتح کے بعد بہت سا مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ خیبر کے مالِ غنیمت میں زمین کا ٹکڑا جس کا نام ثمغ تھا حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حصے میں آیا جسے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کے راستے میں وقف کر دیا۔

غزوہ حنین:

۸ ہجری کو حنین کے مقام پر ہوازن اور ثقیف قبائل کے ساتھ معرکہ حق و باطل ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر اسلام جس کی تعداد دس ہزار تھی لے کر حنین پہنچے۔ اس لشکر میں دو ہزار نو مسلم بھی شامل تھے۔ لشکر اسلام کے اس جاہ و جلال کو دیکھ کر چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زبان سے نکلا کہ آج بھلا ہم پر کون غالب آ سکتا ہے۔ اللہ عزوجل کو یہ غرور پسند نہ آیا اور

ہوازن و ثقیف قبائل کے تیراندازوں نے تیروں کی بارش کر دی جس سے دو ہزار نومسلم میدانِ جنگ سے بھاگ گئے۔ چنانچہ اس بھگدڑ کو دیکھ کر دیگر مہاجرین کے بھی پاؤں اکھڑ گئے اور وہ بھی میدانِ جنگ سے فرار ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو تیروں کی بارش ہو رہی تھی اور سوائے چند جانثاروں کے کوئی بھی میدانِ جنگ میں موجود نہ تھا۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس موقع پر استقامت دکھائی ان میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد ڈھال بن کر کھڑے رہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھاگتے ہوئے لشکر کو پکارا تو تمام لشکر پلٹ پڑا اور دشمن پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے جس سے ہوازن اور ثقیف قبائل میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے اور انہیں بھاری مالی و جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس غزوہ میں مالِ غنیمت کثیر تعداد میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔

غزوہ طائف:

غزوہ حنین میں شکست کھانے والے ہوازن اور ثقیف قبائل کے سپاہی اوطاس میں جا کر پناہ گزین ہو گئے اور کچھ نے طائف میں پناہ حاصل کی۔ کفار کو مکمل طور پر شکست فاش کرنے کے لئے ضروری تھا کہ ان کا اوطاس اور طائف میں بھی جا کر خاتمہ کیا جائے تا کہ ملک عرب سے جہالت اور کفر کا خاتمہ ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک دستہ اوطاس روانہ کیا جس نے وہاں پر موجود کفار کو شکست فاش سے دوچار کیا اور بہت سا مال غنیمت ان کے ہاتھ آیا۔ اس معرکہ میں لشکر اسلام کے سپہ سالار حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ اوطاس کی فتح کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک لشکر کو اپنے ساتھ لیا اور طائف کا محاصرہ کر لیا جو اٹھارہ دن تک جاری رہا۔

روایات میں موجود ہے کہ حضرت عثمان مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت خویلہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر اللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

طائف فتح کرا دے تو بنوثقیف کی بادیہ بنت غیلان کے زیورات مجھے عنایت فرمائیے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بنوثقیف سے جنگ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ حضرت خویلہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کیا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہمیں بنوثقیف سے لڑنے کی اجازت نہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں روانگی کا اعلان کر دوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اعلان کر دو۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے روانگی کا اعلان کیا۔

غزوہ تبوک:

۹ ھ میں غزوہ تبوک کا واقعہ پیش آیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ ملک شام کے رومی مسلمانوں پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لشکر کے ہمراہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور تبوک کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ کچھ دنوں بعد معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اطلاع دی گئی تھی وہ غلط تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! رومی بادشاہ کے پاس بے شمار فوج ہے اور سامانِ جنگ بھی بے شمار ہے اس لئے ہمیں یہ مہم آئندہ دنوں کے لئے رکھ دینی چاہئے۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر لشکر اسلام کے ہمراہ واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔

صلح حدیبیہ
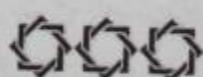
یکم ذی الحجہ ۶ھ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کم وبیش چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مکہ مکرمہ بغرض عمرہ روانہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر جو مکہ مکرمہ سے بارہ میل کے فاصلے پر واقع ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ قیام فرمایا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نمائندہ بنا کر مکہ مکرمہ بھیجنے کا مشورہ دیا جسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ روانہ کیا کہ وہ سردارانِ مکہ سے جا کر ملیں اور انہیں بتائیں کہ ہم صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ پہنچے تو سردارانِ مکہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو قید کرلیا اور لشکرِ اسلام میں یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اکٹھا فرمایا اور سب سے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بدلہ لینے کی بیعت کی اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جانب سے اپنا دوسرا ہاتھ اس بیعت میں پیش کیا۔ تاریخ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس بیعت کو ''بیعت رضوان'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ میرے والد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک انصاری سے گھوڑا لینے کے لئے بھیجا۔ میں جب گھوڑا لینے کے لئے نکلا تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیعت کے لئے جمع کر رہے ہیں۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور آ کر اپنے والد کو اس بیعت کی اطلاع دی۔ والد محترم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فوراً پہنچے اور انہوں نے حضور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پر بیعت فرمائی۔

مشرکین مکہ کو جب مسلمانوں کی اس بیعت کی خبر ہوئی تو انہوں نے گھبرا کر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور اپنا ایک وفد صلح کے لئے حدیبیہ کے مقام پر بھیجا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو شرائط طے کرنے کے لئے اپنا نمائندہ مقرر فرمایا۔ گو کہ معاہدے کی تمام شقیں مشرکین کے حق میں تھیں لیکن اللہ عزوجل نے اس معاہدے کو مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑی فتح قرار دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کی نوید سنائی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاہدے پر اللہ کا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ کے نام سے اپنے دستخط کئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں صلح حدیبیہ کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے نبی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ)! میں اللہ کا سچا نبی ہوں۔ میں نے عرض کیا: کیا ہم حق پر اور کفار باطل پر نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! بے شک ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے معاملے میں ہم پر یہ ذلت کیوں گوارا کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرسکتا وہ میری مدد ضرور فرمائے گا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں فرماتے کہ ہم بیت اللہ کا طواف کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ ہم اس سال طواف کریں گے۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انشاء اللہ تم ضرور بیت اللہ شریف کا طواف کرو گے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گیا اور ان سے وہی سوال پوچھے جو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے تھے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ)! یاد رکھو! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے تم بھی ان کا دامن

پکڑے رکھو بخدا! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی اس غلطی پر نہایت شرمندگی ہوئی اور میں نے اس کے ازالہ کے لئے بہت سے اعمال کئے اور صدقہ وخیرات کرتا رہا' روزے رکھتا رہا اور اللہ عزوجل سے کثرت کے ساتھ توبہ استغفار کرتا رہا یہاں تک کہ مجھے اللہ عزوجل سے خیر کی امید ہوگئی۔

صلح حدیبیہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی بطورِ گواہ دستخط کئے۔ معاہدہ حدیبیہ کے بعد جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ہمراہ واپس مدینہ منورہ روانہ ہوئے تو اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سورۂ فتح نازل فرمائی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کی بشارت دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلا کر اللہ عزوجل کی جانب سے فتح کی خوشخبری سنائی اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فتح کی تلاوت فرمائی۔
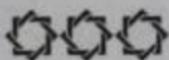
فتح مکہ

رمضان المبارک ۸ ہجری میں حضور نبی کریم ﷺ جو کہ آٹھ برس پہلے مکہ مکرمہ سے چھپ کر مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کر کے گئے تھے اس شان سے داخل ہوئے کہ دس ہزار کا ایک عظیم لشکر آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ مشرکین مکہ نے معاہدہ حدیبیہ کے بارے میں عہد شکنی کی اور مسلمانوں کے حلیف قبیلے بنی خزاعہ کے مقابلے میں بنی بکر کی مدد کی جس سے بنی خزاعہ کو بھاری جانی مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے سردارانِ قریش کے پاس ایک قاصد بھیجا جس نے ان کے سامنے تین شرائط پیش کیں۔

۱۔ بنی خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیا جائے۔

۲۔ قریش بنی بکر کی حمایت سے دستبردار ہو جائے۔

۳۔ اگر پہلی دونوں شرائط منظور نہیں تو اعلان کر دیں کہ معاہدہ حدیبیہ ٹوٹ گیا ہے۔

سردارانِ قریش نے زعم میں آ کر اعلان کر دیا کہ ہم معاہدہ حدیبیہ کو توڑتے ہیں۔ ابوسفیان نے بہت کوشش کی کہ دیگر سردارانِ قریش اس قسم کی باتوں سے باز رہیں لیکن وہ اسی زعم میں تھے کہ ان کی طاقت بہت زیادہ ہے۔ ابوسفیان خود مدینہ منورہ پہنچا اور اپنی صاحبزادی اُم المومنین حضرت بی بی اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر قیام پذیر ہوا۔ ابوسفیان نے حضور نبی کریم ﷺ کے بستر پر بیٹھنا چاہا تو اُم المومنین حضرت بی بی اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اس بستر پر بیٹھنے سے منع کر دیا اور فرمایا کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کا بستر ہے۔ ابوسفیان کچھ دیر وہاں رکنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ابوسفیان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا جس پر ابوسفیان وہاں

سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن انہوں نے بھی ابوسفیان کو اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ ابوسفیان حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جانب سے بھی مایوس ہو کر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے فرمایا کہ میں تمہاری حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی سفارش نہ کروں گا بلکہ اگر مجھے معمولی سی بھی طاقت مل جائے تو میں تمہارے خلاف جہاد کروں۔ جب ابوسفیان ہر جانب سے مایوس ہو گیا تو واپس مکہ مکرمہ لوٹ گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنگ کی تیاری کا حکم دیا اور اس مقصد کے لئے اپنے تمام حلیف قبائل کو بھی اطلاع بھجوادی۔

لشکر اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں مکہ مکرمہ کے گرد مر الظہران میں خیمہ زن ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ابوسفیان کو جب لشکر اسلام کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ لشکر اسلام کا جائزہ لینے کے لئے آیا اور حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ ہوئے تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو دیکھ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ابوسفیان کا سر قلم کرنے کے لئے بڑھے تو حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر (رضی اللہ عنہ)! اسے میں نے پناہ دی ہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کے قتل پر اصرار کیا تو حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر (رضی اللہ عنہ)! اگر ابوسفیان بنی عدہ بن کعب سے ہوتے تو تم ان کو کچھ نہ کہتے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی بات سن کر کہا: اے عباس (رضی اللہ عنہ)! ایسا مت کہو اللہ کی قسم! مجھے جتنی خوشی تمہارے اسلام لانے کی ہے اتنی اپنے باپ خطاب کے اسلام لانے کی بھی نہ ہوتی۔ پھر حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی تحریک پر ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شان سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کہ سوائے ایک واقعہ کے کہیں بھی قتال کی ضرورت پیش نہ آئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام معافی کا اعلان کرتے

ہوئے فرمایا کہ جو شخص بیت اللہ شریف میں داخل ہو گیا اس کو امان ہے' جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گیا اسے امان ہے اور جس شخص نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا اسے بھی امان ہے۔ اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور اسے بتوں سے پاک کیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔

دین اسلام کی اس عظیم الشان فتح کے بعد مشرکین مکہ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کو بیعت کرتے جاتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مردوں کی بیعت سے فارغ ہو گئے تو عورتوں سے بیعت لینے پر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مامور فرما دیا۔

فتح مکہ دین حق کی فتح تھی اور تاریخ میں کسی بھی شہر یا ملک کی فتح میں ایسی نظیر نہیں ملتی کہ بغیر قتال کے شہر یا ملک فتح ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان کر دیا اور سب سے پہلے اپنے چچا حضرت سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا خون معاف کیا۔ مکہ مکرمہ میں اٹھارہ روز قیام کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کا نظم و نسق حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے سپرد فرماتے ہوئے انہیں مکہ مکرمہ کا گورنر نامزد کیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نومسلموں کی تربیت کے لئے مقرر فرمایا تاکہ وہ نومسلموں کو احکامِ دین سے آگاہ کریں۔
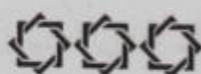
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت داری

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ' رشتہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت اُمِ حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب میری بہن ام المومنین حضرت ام حفصہ رضی اللہ عنہا' حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد بیوہ ہوئیں تو والد بزرگوار حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ' حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارا نکاح حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے کردوں۔حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جواباً فرمایا کہ مجھے اس معاملہ میں غور کرنے دو۔جب کچھ دن گزرنے کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اس معاملے میں دریافت کیا تو انہوں نے انکار کردیا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس انکار کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس معاملے میں بات کی اور انہیں کہا کہ اگر وہ چاہیں تو میں ان کا نکاح اپنی بیٹی حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے کروادوں۔حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میری بات سن کر خاموش ہوگئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کرتے ہوئے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ)! تم فکر مند نہ ہو حفصہ (رضی اللہ عنہا)' عثمان (رضی اللہ عنہ) سے بہتر آدمی سے نکاح کرے گی اور عثمان (رضی اللہ عنہ)' حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے بہتر عورت سے نکاح

کرے گا۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد حضرت اُم حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی حضرت بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اپنی صاحبزادی اُم المومنین حضرت اُم حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نہ کرنے کے متعلق دریافت کیا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا تھا جس کی وجہ سے میں نے تمہیں انکار کر دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے تمہیں اس بارے میں نہ بتایا تاوقتیکہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہو گیا۔ اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نہ کرتے تو پھر میں ضرور ان سے نکاح کر لیتا۔

۞۞۞
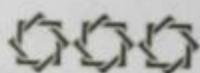
حضور نبی کریم ﷺ کا وصال اور کیفیت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

ذی الحجہ ۱۰ ہجری کو حضور نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک عظیم الشان لشکر کے ہمراہ مکہ مکرمہ حج کی نیت سے گئے۔ یہ حضور نبی کریم ﷺ کا آخری حج تھا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اس سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے اور ایک محافظ کی طرح ہر وقت حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حج کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے اس بات کا عندیہ دیا کہ وہ اگلے سال دوبارہ یہاں موجود نہ ہوں گے اور وحی کا سلسلہ بھی حجۃ الوداع کے موقع پر اختتام پذیر ہوا۔

ربیع الاول ۱۱ ہجری حضور نبی کریم ﷺ کچھ عرصہ علالت کے بعد وصال فرما گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حالت نہایت شکستہ تھی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کیفیت تو یہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار نیام سے نکال کر با آوازِ بلند اعلان کر دیا کہ اگر کسی نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ وصال فرما گئے ہیں تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضور نبی کریم ﷺ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح اللہ عزوجل سے ملاقات کے لئے گئے ہیں اور جلد ہمارے درمیان واپس لوٹ آئیں گے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت مدینہ منورہ سے باہر تھے انہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کا پتہ چلا تو فوراً اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں پہنچے اور حضور نبی کریم ﷺ کو بوسہ دیا اور درود و سلام پیش کیا۔ اس کے بعد

آپ رضی اللہ عنہ حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور مجمع عام کو مخاطب کرتے ہوئے ذیل کی آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاْنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ.

''اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور ان سے قبل بھی کئی رسول گزر چکے ہیں، تو کیا اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وصال پا جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم الٹے قدموں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا وہ اللہ کا ذرہ برابر بھی نقصان نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر کرنے والوں کو نیک اجر دینے والا ہے۔''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتا تھا تو وہ یہ جان لے کہ وہ وصال پا چکے ہیں اور جو اللہ عزوجل کی عبادت کرتا تھا تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ اسے موت نہیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خطاب سن کر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سکتے کی کیفیت سے باہر آ گئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تلوار پھینک دی اور زاروقطار رونا شروع کر دیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس تقریر اور آیت کی تلاوت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آیت مبارکہ تلاوت فرمائی تو ہم سب کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ یہ آیت ہم پہلی مرتبہ سن رہے ہیں اور جس طریقے سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بارے میں بتایا ہم سب نے سمجھ لیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے ہیں۔
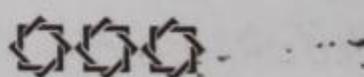
خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ متفقہ طور پر خلیفہ منتخب ہوئے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ نامزد کیا اور سب سے پہلے بیعت کی سعادت بھی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حاصل کی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کے بلند مراتب اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے محترم ہونے کی وجہ سے خلیفہ نامزد کیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دورِ خلافت میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مشوروں کو اہمیت دی اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بحیثیت قانون دان' وزیر سلطنت' مشیر اعلیٰ اور بطورِ قاضی فرائض انجام دیتے رہے۔

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں اختیار دیتا ہوں کہ تم اپنے لئے خلیفہ چن لو۔ لوگوں نے کہا: ہمیں اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کی رائے میں کوئی اعتراض نہیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قدرے خاموش رہنے کے بعد فرمایا کہ میرے نزدیک عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) سے بہتر کوئی نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر عمر (رضی اللہ عنہ) کو جانتے ہیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جتنی

میری معلومات ہیں عمر (رضی اللہ عنہ) کا باطن اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے اور ہم میں اس وقت ان جیسا کوئی نہیں۔ اس کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیگر احباب سے مشورہ کیا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے نامزد کر دیا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم تحریر کرو کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بن ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے عمر ابن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تحریر لکھی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! اما بعد! یہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی جانب سے وہ عہد ہے جو ایسے وقت میں دیا جب کہ اس کی دنیا کا زمانہ اختتام پذیر ہے اور وہ دنیا سے جا رہا ہے۔ اس کے آخرت کا دورِ اول شروع ہونے والا ہے اور دارِ آخرت میں قدم رکھ رہا ہے جہاں کافر بھی ایمان لے آئے گا اور اربھی متقی بن جائے گا اور جھوٹا شخص بھی سچ بولے گا۔ میں اپنے بعد عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ مقرر کرتا ہوں۔ اگر انہوں نے انصاف سے کام لیا تو میرا گمان بھی ان کے متعلق یہی ہے اور اگر انہوں نے ظلم کیا تو وہ جانیں۔ میں نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے اور غیب کا علم مجھے نہیں۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: جن لوگوں نے ظلم ڈھائے ہیں ان کو بہت جلد پتہ چل جائے گا کہ کس کروٹ پر وہ پلٹا کھائیں گے۔

اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے عمر (رضی اللہ عنہ)! بغض رکھنے والے سے تم نے بغض رکھا اور محبت کرنے والے سے تم نے محبت کی اور یہ پرانے زمانے سے چلتا آ رہا ہے کہ بھلائی سے عداوت اور شرارت سے محبت کی جاتی ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے خلافت کی کچھ حاجت نہیں۔ حضرت

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ)! منصب خلافت کو تمہاری ضرورت ہے تم نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور تم ان کی صحبتوں میں رہے ہو اور تم نے دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے نفسوں کو اپنے نفس پر ترجیح دی اور یہاں تک کہ ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دیئے ہوئے ان عطیات میں سے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو عطا فرمائے اور بچا ہوا اپنے اہل کو ہدیہ دیا کرتے تھے اور تم نے مجھے دیکھا اور میرے ساتھ رہے۔ میں نے تو اسی ذاتِ گرامی کے نقش قدم کی پیروی کی جو مجھ سے پہلے تھے۔ اللہ کی قسم! یہ باتیں میں سوتے میں نہیں کر رہا ہوں اور نہ ہی خواب دیکھ رہا ہوں اور میں کسی وہم کے طور پر یہ شہادت نہیں دے رہا اور بے شک میں ایک ایسے راستے پر ہوں جس میں کمی نہیں۔ اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بے شک اللہ عزوجل کے لئے کچھ حقوق ہیں رات میں جن کو وہ دن میں نہیں قبول فرماتا اور کچھ حقوق ہیں دن میں جن کو وہ رات میں قبول نہیں فرماتا اور بروزِ قیامت جس کسی کی بھی ترازوئے اعمال وزنی ہوگی اور ترازوئے اعمال کے لئے حق بھی یہی ہے کہ وہ وزنی اس وقت ہوگی جب اس میں حق کے سوا کچھ نہ ہو گا اور بروزِ قیامت جن لوگوں کے اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا وہ وہی ہوں گے جنہوں نے باطل کی پیروی کی ہوگی اور میزانِ عمل کے لئے حق ہے کہ بجز باطل کے اور کسی چیز سے اس کا پلہ ہلکا نہ ہو۔ بے شک سب سے پہلی وہ چیز جس سے میں تمہیں ڈراتا ہوں وہ تمہارا نفس ہے اور میں تم کو لوگوں سے بھی پرہیزگاری کا حکم دیتا ہوں۔ لوگوں کی نظریں بہت بلند و بالا دیکھنے لگی ہیں اور ان کی خواہشات کا مشکیزہ پھونکوں سے بھر گیا ہے اور لوگوں کے لئے لغزش سے خیریت ہو جائے گی پس تم لوگوں کو لغزشات میں پڑنے سے بچاؤ گے اس لئے کہ لوگوں کو ہمیشہ تمہاری جانب سے خوف رہے گا اور تم سے ڈرتے رہیں گے جب تک کہ تم اللہ سے ڈرتے رہو گے اور یہ میری وصیت ہے اور میں تمہیں سلام کرتا ہوں۔
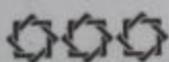
خلیفہ دوم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ۲۱ جمادی الثانی ۱۳ ہجری کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حسب وصیت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت سنبھالا اور تاریخ اسلام میں دوسرے خلیفہ بنے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بطورِ خلیفہ نامزدگی کی وصیت حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مجمع عام میں پڑھی۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بطورِ خلیفہ نامزد کیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کس کو خلیفہ نامزد کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا ہے۔ دونوں حضرات نے بیک وقت پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ فرمایا: کیا تم مجھے اللہ عزوجل سے ڈراتے ہو؟ بے شک میں اللہ اور عمر (رضی اللہ عنہ) کو تم دونوں سے زیادہ جانتا ہوں، میں کہوں گا کہ میں لوگوں میں سے بہترین کو خلیفہ مقرر کر کے آیا ہوں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ۲۳ جمادی الثانی ۱۳ ہجری کو منصب خلافت سنبھالا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک قریباً باون سال تھی۔
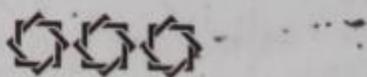
فتوحاتِ فاروقی

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب خلافت کا منصب سنبھالا تو سب سے پہلے فوجی معاملات اور عراق کی مہم کی جانب اپنی توجہ مبذول فرمائی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کمانڈر انچیف کے عہدے سے ہٹا کر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو کمانڈر انچیف مقرر کیا۔ تاریخ اسلام میں کوئی بھی شخص حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پایہ کا فاتح نہیں ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی فتوحات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں چھتیس سو (۳۶۰۰) علاقے فتح ہوئے ۹۰۰ جامع مساجد کی تعمیر ہوئیں اور ۴۰۰۰ عام مساجد تعمیر ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مفتوحہ علاقوں کا کل رقبہ بائیس لاکھ مربع میل ہے۔ ذیل میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہونے والی فتوحات کا تذکرہ علاقے کے حساب سے کیا جا رہا ہے۔

عراق کی فتح:

عراق پر ایران کے ساسانی خاندان کی حکمرانی تھی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عراق میں فتوحات کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا اور عراق کے تمام سرحدی علاقے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فتح ہو چکے تھے۔ پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ملک شام کی مہم پر بھیج دیا جس سے عراق میں فتوحات کا سلسلہ رُک گیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اپنی پہلی توجہ عراق کی مہم کی جانب مرکوز فرمائی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو چہار

جانب سے مسلمان جوق در جوق بیعت کے لئے حاضر ہونے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس موقع کو مناسب سمجھتے ہوئے لوگوں کو عراق جہاد کی ترغیب دی۔ حضرت مثنیٰ بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی تائید کرتے ہوئے تقریر کی کہ عراق پر اہل ایران کا قبضہ ہے اور میں نے ان مجوسیوں سے مقابلہ کر کے دیکھا ہے وہ میدانِ جنگ میں ثابت قدم نہیں رہتے اور تم سب جانتے ہو کہ عراق کے تمام سرحدی علاقے ہمارے قبضے میں ہیں۔ حضرت مثنیٰ بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی تقریر کے بعد لوگ جوق در جوق فوج میں شامل ہونے لگے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پانچ ہزار سپاہیوں کا ایک دستہ تیار کیا اور حضرت ابوعبیدہ ثقفی رضی اللہ عنہ کو اس دستے کا سالار مقرر کیا۔

ساسانی خاندان کی سربراہ ایک عورت پوران دخت تھی جو فارس کے متوقع کم سن حکمران کی وجہ سے تخت نشین تھی۔ اس عورت پوران دخت نے رستم کو وزیر دفاع مقرر کیا ہوا تھا جو اس وقت اہل عجم میں سب سے بہادر، دلیر اور جنگی معاملات میں صاحب تدبیر تھا۔ رستم کو جب لشکر اسلام کی آمد کی خبر ہوئی تو اس نے ایک بڑی فوج تیار کی اور اس پر جابان کو سپہ سالار مقرر کیا جو کہ عراق کا ایک نامور رئیس تھا اور عربوں کے مخالفین میں شمار ہوتا تھا۔ حق اور باطل کے درمیان پہلا ٹکراؤ نمارق کے مقام پر ہوا۔ اسلامی لشکر جو کہ تعداد میں ایرانی لشکر سے کم تھا مگر جہاد کے جذبہ سے سرشار تھا۔ لشکر اسلام نے کم تعداد میں ہونے کے باوجود ایرانیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور انہیں شکست فاش سے دوچار کیا۔

ایرانی افواج کی شکست کی خبر سن کر رستم پریشان ہو گیا اور اس نے فوری طور پر بہمن جادویہ کو تین ہزار فوج اور تین سو جنگی ہاتھیوں اور دیگر فوجی ساز و سامان کے ہمراہ روانہ ہوا۔ بہمن جادویہ اپنے اس لشکر کو لے کر مدائن سے روانہ ہوا اور راستے میں لوگوں کو عربوں کے خلاف بھڑکاتا ہوا اور اپنی فوج میں شامل کرتا ہوا دریائے فرات کے کنارے قسناطف کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔

حضرت ابوعبیدہ ثقفی رضی اللہ عنہ کا لشکر نمارق سے ہوتا ہوا سقاطیہ کے مقام پر پہنچا اور

وہاں ان کا مقابلہ نرسی کے لشکر سے مقابلہ ہوا۔ نرسی کا لشکر بھی لشکر اسلام سے تعداد میں زیادہ تھا مگر ایک گھمسان کے رن کے بعد لشکر اسلام نے نرسی کے لشکر کو بھی شکست فاش سے دوچار کیا۔

حضرت ابوعبیدہ ثقفی رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کو لے کر دریائے فرات کے دوسرے کنارے پر پہنچے۔ حضرت ابوعبیدہ ثقفی رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کے ہمراہ بے جگری اور دلیری سے لڑے یہاں تک کہ خود شہید ہو گئے۔ اس خونریز معرکہ میں چھ ہزار مجاہدین مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے جبکہ دشمن کے بھی چھ ہزار سپاہی جہنم واصل ہوئے۔ اس معرکہ میں مسلمانوں کو ہزیت کا سامنا کرنا پڑا۔

لشکر اسلام کی اس شکست کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ غضبناک ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایرانیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے تمام عرب قبائل میں اپنے قاصد روانہ کئے جنہوں نے عربوں کو ایرانی مجوسیوں کے خلاف لڑائی پر ابھارا۔ یوں مختلف قبائل سے سپاہی جوق در جوق مدینہ منورہ پہنچنے لگے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت جریر بجلی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر عظیم روانہ کیا۔ حضرت مثنیٰ بن حارثہ رضی اللہ عنہ جو کہ سرحدی علاقوں میں موجود تھے وہاں انہوں نے بھی سرحدی علاقوں سے ایک فوج ا وکرلی۔

ایرانیوں کو جب لشکر اسلام کی از سرنو حملہ جنگی تیاریوں کی خبر ملی تو انہوں نے بھی اپنے بارہ ہزار سپاہیوں پر مشتمل سپیشل فوج مہران بن مہرویہ کی کمان میں دیگر سرحدی فوج کی مدد کے لئے روانہ کی۔ دریائے فرات کے کنارے بویب کے مقام پر دونوں افواج کا آمنا سامنا ہوا۔ خونریز جنگ کے بعد لشکر اسلام کو فتح ہوئی اور مہران بن مہرویہ میدانِ جنگ میں مارا گیا۔ اس جنگ میں بہت سے مسلمان بھی شہید ہوئے جن میں حضرت مثنیٰ بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ ایرانیوں کے قریباً ایک لاکھ افراد اس جنگ میں مارے گئے جس سے سلطنت ایران کی کمر ٹوٹ گئی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب فتح کی خوشخبری ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے لشکر

اسلام کو ہدایت کی کہ وہ سرحدی علاقوں کی جانب لوٹ آئیں۔

ایرانیوں کی زبردست شکست اور عظیم جانی نقصان نے ایرانی زعماء کو ہلا کر رکھ دیا اور مسلمان عراق کے تمام علاقوں میں پھیل گئے۔ اس دوران یزدگرد تخت نشین ہوا۔ ایرانیوں نے مسلمانوں کے مفتوحہ علاقوں میں بغاوت پھیلانا شروع کر دی اور رفتہ رفتہ تمام علاقے پھر سے ایرانیوں کے ہاتھ چلے گئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حالات کا ازسرنو جائزہ کیا اور جہاد کی تیاریاں شروع کرنے کا حکم دیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لشکر کی تیاری کے بعد خود سپہ سالار کی حیثیت سے جانے کا فیصلہ کیا تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کو منع کیا کہ اس طرح آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کو چھوڑ کر نہ جائیں بلکہ کسی قابل شخص کو فوج کا سپہ سالار مقرر کریں۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی تجویز پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو لشکر اسلام کا سپہ سالار مقرر کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ لشکر اسلام لے کر مدینہ منورہ سے سرحدی علاقے سیراف پہنچے جہاں حضرت مثنیٰ بن حارثہ رضی اللہ عنہ آٹھ ہزار کے لشکر کے ساتھ موجود تھے۔ ابھی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا لشکر وہاں پہنچا ہی تھا کہ حضرت مثنیٰ بن حارثہ رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کا جائزہ لیا تو ان کی فوج تیس ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھی جن میں ستر اصحابِ بدر، تین سو صحابی وہ جنہیں بیعت رضوان کی سعادت حاصل ہوئی تھی شامل تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کو لے کر قادسیہ کے مقام پر پہنچے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم پر قادسیہ میں پڑاؤ ڈالا۔ قادسیہ کوفہ سے قریباً ساٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھا جہاں لشکر اسلام کو دو ماہ تک ایرانی لشکر کا انتظار کرنا پڑا۔

ایرانی لشکر کا سپہ سالار رستم ایک لاکھ بیس ہزار (۱۲۰۰۰۰) جنگجوؤں کا ایک عظیم الشان لشکر لے کر لشکر اسلام کے مقابلے کے لئے نکلا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

ایک تیز رفتار شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی جانب روانہ کیا اور انہیں ایرانیوں کے عظیم الشان لشکر کے بارے میں مطلع فرمایا اور ساتھ ہی انہیں حکم دیا کہ وہ جنگ شروع ہونے سے پہلے رستم کے پاس اپنا سفیر بھیجیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی فوج کے چودہ (۱۴) جانثاروں کو سفیر بنا کر بھیجا۔ ان سفیروں نے یزدگرد کے دربار میں اس کے ساتھ گفت وشنید کی لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ سفارت کاروں کی ناکامی کے بعد لشکر اسلام نے ایک مرتبہ پھر جوش وخروش سے جنگ کی تیاری شروع کر دی۔

ایرانی فوج کا سپہ سالار رستم نے اپنی فوج کے ہمراہ لشکر اسلام کے سامنے ڈیرے ڈال دیئے۔ رستم کی ابھی بھی کوشش تھی کہ معاملہ جنگ وجدل کے بغیر طے پا جائے اس مقصد کے لئے اس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صلح کا پیغام بھیجا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر رستم کے پاس بھیجا جنہوں نے رستم کو دعوتِ حق دی اور کہا کہ اگر وہ دعوتِ حق قبول نہیں کرتا تو جزیہ ادا کریں اور اگر وہ جزیہ بھی ادا نہیں کریں گے تو پھر قتال ہو گا۔ حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر رستم کی فوج میں سے کسی نے آپ رضی اللہ عنہ پر تیر چلایا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ڈھال سے روک دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے رستم کو مخاطب کرتے ہوئے پھر فرمایا: اے رستم! تم نے کھانے پینے اور لباس کو بڑی عزت دے رکھی ہے لیکن ہم ان چیزوں کو حقیر جانتے ہیں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ واپس چلے آئے۔

حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ نے واپس آ کر ساری صورتحال حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو بتائی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اس مرتبہ حضرت حذیفہ بن محصن رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا۔ حضرت حذیفہ بن محصن رضی اللہ عنہ بھی ایرانی لشکر کے جاہ وجلال سے مرعوب ہوئے بغیر رستم کے پاس پہنچے۔ رستم نے پوچھا کہ تم لوگوں کو کون سی چیز یہاں کھینچ لائی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنے دین کے ذریعہ بڑا احسان کیا ہے ہم کو اپنی آیاتِ کریمہ دکھائیں یہاں تک کہ ہم نے اسے پہچان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس

بات کا حکم دیا کہ ہم لوگوں کو تین باتوں کی دعوت دیں اور وہ ان تینوں میں سے جس کو پسند کریں اس مان لیں۔ ان تین باتوں میں سے پہلی بات اسلام کی دعوت ہے اگر تم اسلام قبول کرلو تو ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تم جزیہ ادا کرو اگر تم جزیہ ادا کرو گے تو ہم تمہاری حفاظت کے ضامن ہوں گے۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگر تم دونوں باتیں نہ مانو گے تو پھر ہم تمہارے خلاف جہاد کریں گے۔

رستم نے جب حضرت حذیفہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو ان سے کہا کہ مجھے تین دن کی مہلت دو میں تمہیں تین دن بعد کچھ جواب دوں گا۔ حضرت حذیفہ بن محصن رضی اللہ عنہ واپس لشکر اسلام میں آ گئے اور تمام ماجرا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کر دیا۔ تین دن کی مہلت کے بعد رستم نے اپنا ایک قاصد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ وہ اپنا کوئی سفیر اس کے پاس بھیجیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اس مرتبہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ جب رستم کے پاس پہنچے تو رستم تخت نشین تھا آپ رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے رستم کے پاس پہنچے اور اس کے ساتھ تخت پر بیٹھ گئے۔ رستم کے درباری یہ معاملہ دیکھ کر سٹپٹا گئے اور انہوں نے زبردستی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو تخت سے نیچے اتار دیا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے رستم کے درباریوں کی اس حرکت کے جواب میں فرمایا: ہم نے تمہاری عقلوں کی بربادی کے قصے سن رکھے تھے لیکن آج تمہاری کمینگی اور بے وقوفی بھی دیکھ لی۔ ہم مسلمان آپس میں برابر ہیں اور کوئی کسی دوسرے کا غلام نہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مساوات کا درس دیا ہے۔ میرے ساتھ اس سلوک سے بہتر تھا کہ تم مجھے بتا دیتے کہ تم میں سے بعض بعضوں کے رب ہیں۔ ہم اس طرح کام نہیں کرتے اور نہ ہی ہم تمہارے پاس آتے لیکن تم نے خود ہی ہمیں بلایا ہے۔ آج کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ تم مغلوب ہو کر رہو گے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر رستم کے درباری کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! اس عربی نے سچ کہا ہے اس کی اس بات سے ہمارے غلام اس کی طرف نکل جائیں گے۔

رستم جواب تک خاموشی سے تمام گفتگو سن رہا تھا اس نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی تمہیں دین اسلام کی دعوت دیتا ہوں اگر تمہیں اسلام کی دعوت قبول نہیں تو جزیہ ادا کرو اور اگر تم جزیہ بھی ادا نہ کرو گے تو پھر تمہارا فیصلہ ہماری تلوار کرے گی۔ رستم نے جب حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو کہا کہ تم لوگ اپنی واپسی کا ارادہ کرو ہم تمہیں انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے رستم کی بات سن کر فرمایا کہ ہم اپنے مطالبہ سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ رستم نے جب حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو طیش میں آ گیا اور کہنے لگا: آفتاب کی قسم! میں کل عرب کو برباد کر دوں گا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اس بات کے بعد واپس لشکر اسلام میں آ گئے اور اس کے بعد سفارت اور صلح کی تمام امیدیں دم توڑ گئیں اور جنگ ناگزیر ہو گئی۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی واپسی کے بعد رستم نے اپنی فوج کو فوری تیاری کا حکم دیا۔ رستم کی فوج کی تیاریوں کا سن کر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی فوج کو تیاری کا حکم دے دیا۔ لشکر اسلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور جنگ کا آغاز ہو گیا۔ انفرادی مقابلے کے بعد باقاعدہ جنگ شروع ہوئی اور گھمسان کا رن پڑا۔ لشکر اسلام سے مسلسل نعرہ تکبیر کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ تین روز تک میدانِ کارزار گرم رہا اور بالآخر رستم کے قتل کے بعد ایرانی افواج نے ہمت ہار دی۔ لشکر اسلام نے اپنے تابڑ توڑ حملے جاری رکھے اور بالآخر اللہ عزوجل کی نصرت آن پہنچی اور ایرانیوں نے شکست تسلیم کر لی۔ اس معرکہ میں بے شمار مالِ غنیمت لشکر اسلام کے ہاتھ لگا۔ اس معرکہ میں چھ ہزار مسلمان شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوئے جبکہ پچیس ہزار کے قریب ایرانی سپاہی جہنم واصل ہوئے۔

قادسیہ کے مقام پر جب سے حق و باطل کا معرکہ شروع ہوا تھا امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روزانہ مدینہ منورہ سے باہر نکل جاتے اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی جانب سے قاصد کا انتظار کرتے۔ جنگ میں فتح ہوتے ہی حضرت سعد بن

ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک تیز رفتار گھوڑ سوار کو فتح کی خوشخبری سنانے کے لئے مدینہ منورہ روانہ کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جس گھڑ سوار کو مدینہ منورہ روانہ کیا وہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ناواقف تھا۔ وہ جس وقت مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہیں پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی جانب سے کسی قاصد کی آمد کی انتظار کر رہے تھے جو انہیں جنگ کی صورتحال سے آگاہ کرتا۔ جس وقت وہ گھڑ سوار دھول اڑاتا ہوا مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوا حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کون ہے؟ اس نے گھوڑا دوڑاتے ہوئے جواب دیا کہ اسے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے گھوڑے کے ساتھ دوڑتے دوڑتے پوچھا کہ سعد (رضی اللہ عنہ) نے کیا پیغام بھیجا ہے؟ اس گھڑ سوار نے کہا کہ لشکر اسلام کو فتح ہوگئی اور ایرانی فوج شکست کھا کر میدانِ جنگ سے بھاگ گئی ہیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلسل اس گھڑ سوار کے ساتھ بھاگ رہے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس گھڑ سوار کے ساتھ شہر کی حدود میں داخل ہوئے تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین کہہ کر مخاطب کیا۔ اس گھڑ سوار نے جب لوگوں کی زبانی سنا تو گھوڑے سے اتر آیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے معافی کا طلب گار ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بات نہیں تم مجھے معرکہ کی تفصیل بتاؤ۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ قادسیہ کے میدان میں مسلمانوں کی فتح سے بے حد خوش تھے کیونکہ یہ کامیابی مسلمانوں کو تین زبردست خونی معرکوں کے بعد ملی تھی۔ جنگ قادسیہ کو عربی زبان میں ''یوم العماس'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

قادسیہ میں شکست کھانے اور میدانِ جنگ سے بھاگنے کے بعد ایرانی فوج بابل پہنچ گئی اور وہاں جا کر اپنے آپ کو دوبارہ منظم کرنا شروع کر دیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کو لے کر بابل روانہ ہو گئے۔ اس دوران حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو نئے احکامات جاری کر دیئے۔ لشکر اسلام جیسے ہی بابل کی حدود میں داخل ہوا ایرانی افواج وہاں

سے بھاگ کر مدائن چلی گئیں۔ لشکر اسلام نے بابل کو نہایت آسانی سے فتح کر لیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو جب ایرانی افواج کے مدائن پہنچنے کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ لشکر اسلام لے کر مدائن روانہ ہو گئے۔

لشکر اسلام کوثی کے راستے مدائن کے علاقے بہرہ شیر میں داخل ہوا جو کہ مدائن کے نواح میں ایک مضبوط قلعہ اور شہر تھا۔ لشکر اسلام جب کوثی پہنچا تو وہاں ان کا مقابلہ شہریار نے اپنی فوج کے ہمراہ کیا۔ ایک مختصر معرکے کے بعد شہریار قتل ہو گیا اور اس کی فوج میدانِ جنگ سے بھاگ گئی۔

لشکر اسلام کا پہلا مقابلہ ایرانی افواج کے ساتھ بہرہ شیر کے مقام پر ہوا جہاں ایک گھمسان کے رن کے بعد ایرانی افواج میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئیں۔ مسلمانوں نے بہرہ شیر کا قلعہ فتح کر لیا۔ بہرہ شیر کی فتح کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کو لے کر مدائن روانہ ہوئے۔ مدائن اس وقت ایرانی حکومت کا دارالخلافہ تھا۔ یزدگرد نے جب تمام صورتحال دیکھی تو وہ مدائن چھوڑ کر حلوان کی طرف بھاگ گیا۔ مدائن میں لشکر اسلام اور ایرانی افواج کے درمیان ایک اور زبردست معرکہ ہوا۔ لشکر اسلام کو روکنا ایرانی سپاہیوں کے بس سے باہر ہو گیا اور وہ میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ شاہی محل میں داخل ہوئے۔ ایوانِ شاہی کی جگہ منبر نصب کیا گیا اور نمازِ جمعہ ادا کی گئی۔ مدائن کی فتح کے ساتھ ہی مالِ غنیمت کے ڈھیر لگ گئے۔ شاہی خزانہ سے ایسے ایسے نوادرات بھی برآمد ہوئے جو خود ایرانیوں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ ان نوادرات میں سونے کا ایک دیو قامت گھوڑا' چاندی کی اونٹنی اور ایک عجیب و غریب فرش تھا جو کہ جواہرات سے مزین تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ مدینہ منورہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا جبکہ باقی تمام مال اپنی فوج میں برابر تقسیم کر دیا۔

ایرانی شہنشاہ یزدگار جو کہ حلوان میں پناہ گزین تھا اس کی فوج بھی شکست کھا کر

حلوان پہنچ گئی جہاں اس نے ایک مرتبہ پھر اپنی فوج کو اکٹھا کیا اور جنگ کی تیاریاں شروع کردیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی تو انہوں نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جنگ کا نقشہ تیار کیا کیونکہ حلوان کا قلعہ ایران کے سب سے مضبوط قلعوں میں سے تھا اور اس کے گرد کافی چوڑی خندق تھی جسے عبور کرنا خاصا مشکل تھا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تیاری اور دیگر احکامات کے ساتھ ایک خط حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا جس کی روشنی میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کو بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ جلولا روانہ کیا۔ حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ لشکر لے کر قلعہ کے دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ ایرانیوں نے جب لشکر اسلام کو دیکھا تو وہ قلعہ بند ہو گئے۔

ایرانی فوج دو ماہ تک قلعہ بند رہی۔ بالآخر ایرانی افواج نے اپنے سالارِ اعلیٰ مہران کو کہا کہ اس طرح نظر بند رہنے سے تو بہتر ہے کہ میدان میں جا کر لڑا جائے۔ چنانچہ مہران اپنی فوج کو جو کہ کم و بیش ایک لاکھ سے زیادہ تھی لے کر قلعہ سے باہر آ گیا۔ حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی امداد کے لئے حضرت قعقاع بن عمرو رضی اللہ عنہ جو کہ ایک اور بارہ ہزار کے لشکر کے سالار مقرر کئے گئے تھے پہنچ گئے اور نعرہ تکبیر بلند کیا۔ ایرانیوں نے قلعہ میں بہت سا جنگی ساز و سامان اکٹھا کر رکھا تھا لیکن وہ سامان بھی ان کے کسی کام نہ آیا اور مسلمانوں نے نہایت دلیری سے اور ڈٹ کر مقابلہ کیا جس سے ایرانی فوجوں کے قدم اکھڑ گئے اور انہوں نے میدانِ جنگ سے بھاگنے کی کوشش کی۔ لشکر اسلام نے ایرانی سپاہیوں کو چن چن کر قتل کرنا شروع کر دیا۔ ایرانی لشکر پسپا ہو گیا اور لشکر اسلام قلعہ میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ قلعہ پر اسلامی پرچم لہرا دیا گیا۔ یزدگرد جو کہ حلوان میں موجود تھا وہ حلوان سے بھی فرار ہو کر رے چلا گیا۔ معرکہ جلولا میں ایرانی افواج کا بے پناہ نقصان ہوا اور قریباً ایک لاکھ فوجی مارے گئے اور قریباً تین کروڑ مالیت کا مالِ غنیمت لشکر اسلام کے ہاتھ آیا جس میں سے پانچواں حصہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ بھجوا دیا گیا۔

جلولا کی فتح کے بعد لشکر اسلام حلوان پہنچا اور ایک مختصر سے معرکہ کے بعد حلوان پر بھی مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ عراق مکمل طور پر فتح ہو گیا اور یزدگرد عراقی سلطنت کھونے کے بعد ایران کے شہر رے میں جا کر چھپ گیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو عراق کا گورنر نامزد کیا گیا اور انہیں مدائن میں ہی رہنے کا حکم دیا گیا۔

ملک شام کی فتح:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب منصب خلافت سنبھالا تو لشکر اسلام دمشق شہر کا محاصرہ کر چکا تھا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو شام کی مہم میں سپہ سالار بنا کر بھیجا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کئی ماہ تک دمشق کا محاصرہ کئے رکھا لیکن رومی افواج قلعہ سے باہر نہ نکلیں۔ بالآخر ایک رات حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قلعہ کی دیوار پر کمند ڈالی اور اس پر چڑھ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قلعہ کی دیوار پر چڑھ کر رسی کی سیڑھی اندر کی جانب لٹکائی اور نیچے اتر کر قلعے کے دربانوں کو قتل کر دیا اور قلعے کے دروازوں کو کھول دیا۔ لشکر اسلام قلعہ کے اندر داخل ہو گیا۔ لشکر اسلام کو دیکھ کر رومی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور صلح کی درخواست کی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کی درخواست قبول کر لی اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ جو کہ لشکر اسلام کے سپریم کمانڈر مقرر کئے جا چکے تھے ان کی خدمت میں تمام معاملہ پیش کر دیا۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دمشق کے عیسائیوں کو امان دے دی اور یوں دمشق شہر پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دمشق فتح ہونے کی اطلاع پہنچائی اور حضرت یزید بن ابی سفیان کو مناسب جنگی لشکر کے ہمراہ دمشق میں چھوڑ کر فحل کی جانب روانہ ہو گئے۔ فحل کے مقام پر ہرقل کے مشہور سردار سقلار بن مخراق نے اپنی لاکھوں کی فوج کے ساتھ لشکر اسلام سے مقابلہ کیا مگر گھمسان کی لڑائی کے بعد مارا گیا۔ اس معرکہ میں اسی ہزار رومی فوجی ہلاک ہوئے اور لشکر اسلام نے فحل فتح کر لیا۔

فحل کی فتح کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن الجراح لشکر اسلام کو لے کر بیسان روانہ ہوئے جہاں کے حاکم نے جزیہ ادا کر کے امان طلب کی اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اسے امان دے دی۔ بیسان کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کو لے کر حمص روانہ ہوئے۔ قیصر روم ہرقل کو جب لشکر اسلام کی حمص کی جانب پیش قدمی کی خبر ہوئی تو اس نے ذربطریق کو ایک لشکر دے کر بھیجا۔ لشکر اسلام اور رومی لشکر کے درمیان معرکہ ذوالکلاع کے مقام پر ہوا جہاں ایک زبردست معرکے کے بعد ذربطریق مارا گیا اور رومی فوج پسپا ہو گئی۔ ہرقل کو لشکر اسلامی کی فتح کا پتہ چلا تو وہ حمص چھوڑ کر بھاگ گیا اور لشکر اسلامی باآسانی حمص شہر میں داخل ہو گیا۔

لشکر اسلامی کی ان مسلسل فتوحات نے قیصر روم ہرقل کو غضبناک کر دیا۔ اس نے لشکر اسلامی سے فیصلہ کن معرکہ کی تیاری شروع کر دی۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے تمام حالات و واقعات کی اطلاع حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو ایک ہزار لشکر کے ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی مدد کے لئے روانہ کیا۔ لشکر اسلام اور رومی افواج کے درمیان یرموک کے میدان میں معرکہ حق و باطل ہوا۔ رومی افواج کی تعداد دو لاکھ سے بھی زیادہ تھی جب کہ لشکر اسلام کی تعداد پینتیس ہزار (۳۵۰۰۰) تھی۔ لشکر اسلام نے رومی افواج کو اس فیصلہ کن معرکہ میں شکست فاش سے دوچار کیا اور ان کے ایک لاکھ سپاہی جہنم واصل ہو گئے۔ رومی افواج میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئیں اور قسطنطنیہ میں جا کر دم لیا۔ معرکہ یرموک میں قریباً تین ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ معرکہ یرموک کے بعد ملک شام پر مسلمانوں کا کنٹرول ہو گیا۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس عظیم الشان فتح کی اطلاع دی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فتح کی اطلاع ملتے ہی سجدہ ریز ہو گئے۔

یرموک کی فتح کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ہمراہ قنسرین روانہ کیا اور خود حلب پر چڑھائی کر دی۔ مختصر سے معرکوں

کے بعد قنسرین اور حلب دونوں فتح ہو گئے اور اس کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کئی چھوٹے چھوٹے گروہ بنا کر مختلف علاقوں کی جانب روانہ کیا جنہوں نے بتدریج کامیابیاں حاصل کیں اور ملک شام میں اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھ دی۔

بیت المقدس کی فتح:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بیت المقدس کی مہم پر بھیجے گئے تھے انہوں نے فلسطین کے بعض شہروں لدٗ عمواس' بیت جبرین اور نابلوس کو فتح کر لیا تھا اور بیت المقدس کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جنگ یرموک میں رومیوں کو عبرتناک شکست سے دوچار کرنے کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بیت المقدس پہنچنے کا حکم دیا کہ وہ وہاں پہنچ کر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی مدد کریں۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ جب لشکر اسلام کو لے کر بیت المقدس پہنچے تو عیسائیوں نے اتنی بڑی تعداد میں لشکر اسلامی دیکھ کر ہتھیار ڈال دیئے اور صلح کی درخواست کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ معاہدہ امن امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہاں آ کر خود تحریر فرمائیں۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساری صورتحال حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی۔ جس پر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ' حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں حاکم مقرر کر کے خود بیت المقدس روانہ ہوئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام کے ہمراہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کے ساتھ یہ طے کیا کہ کچھ راستہ وہ اونٹ پر سوار ہوں گے اور وہ پیدل چلے گا اور کچھ راستہ وہ اونٹ پر سوار ہوگا اور وہ پیدل چلیں گے۔ چنانچہ اس طرح قریہ بہ قریہ سفر کرتا ہوا یہ قافلہ بیت المقدس پہنچ گیا۔ جس وقت یہ دونوں حضرات بیت المقدس میں داخل ہوئے تو اس وقت اونٹ پر غلام سوار تھا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی مہار تھام رکھی تھی۔ عیسائیوں نے سمجھا کہ شاید اونٹ سوار ہی امیر المومنین ہیں

اس لئے انہوں نے بڑی خاطر مدارت کی اور شاندار استقبال کیا۔ اس دوران حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہوں نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے لباس پر بے شمار پیوند لگے ہوئے تھے اور ان حضرات نے قیمتی لباس پہن رکھے تھے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا تو نہایت غضبناک انداز میں ان سے فرمایا کہ تم لوگوں نے اتنی جلدی عجمیوں کی سی صورت بنا لی۔ انہوں نے عرض کیا کہ امیر المومنین! ہمارے ان لباسوں کے نیچے ہتھیار ہیں اور ہم اب بھی عربی اخلاق پر قائم ہیں جس سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تسلی ہوئی۔

جس وقت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روساء بیت المقدس سے ملنے کے لئے روانہ ہونے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ کو قیمتی لباس پہننے کے لئے دیا گیا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہماری عزت اسلام سے ہے نہ کہ لباس سے۔ پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور روساء بیت المقدس کے درمیان امن معاہدہ طے پایا گیا جس پر دونوں جانب سے اکابرین نے دستخط کئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شام کی مہم میں شامل تھے ان کو اذان دینے کی درخواست کی۔ حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فرمائش پر اذان دی جس سے زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو گئی اور روتے روتے اہل اسلام کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کچھ عرصہ بیت المقدس میں قیام فرمانے کے بعد دوبارہ مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد ان علاقوں میں طاعون کی وبا پھیل گئی جس سے بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وصال پا گئے جن میں حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو قیساریہ کی مہم میں ستر ہزار کے اسلامی لشکر

کے ساتھ جانے کا حکم دیا۔

حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کے ہمراہ قیساریہ روانہ ہو گئے اور وہاں پہنچ کر قیساریہ کا محاصرہ کرلیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت خراب ہوگئی اور آپ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو وہاں قائم مقام مقرر کر کے دمشق چلے گئے جہاں آپ رضی اللہ عنہ وصال پا گئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کافی عرصہ تک قیساریہ کا محاصرہ جاری رکھا۔ قیساریہ کی افواج اس طویل محاصرے سے تنگ آ کر قلعہ سے باہر نکل آئیں اور بالآخر گھمسان کی لڑائی کے بعد قیساریہ فتح ہو گیا۔ اس جنگ میں تمیں ہزار عیسائی مارے گئے۔

ایران کی فتح:

عراق کی فتح کے بعد یزدگرد جو کہ بھاگ کر رے چلا گیا تھا وہ وہاں سے اصفہان اور کرمان سے ہوتا ہوا خراسان چلا گیا اور مرو میں قیام پذیر ہو گیا۔ ۱۷ ہجری میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا۔ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گورنر کے منصب پر بیٹھے تو اہواز نے جزیہ دینا بند کر دیا جس پر آپ رضی اللہ عنہ نے اہواز پر فوج کشی کی اور اس کو فتح کرلیا۔ اہواز کی فتح کے بعد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مناذر پر فوج کشی کی اور اسے فتح کیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ خوزستان میں ہرمزان لشکر اسلام سے مقابلے کے لئے فوج تیار کر رہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس اطلاع کے ملنے کے بعد خوزستان روانہ ہو گئے۔ کچھ دنوں کے مقابلے کے ہرمزان نے شکست تسلیم کر لی اور اس شرط پر گرفتاری دی کہ اس کا فیصلہ امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کریں گے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہرمزان کی شرط منظور کر لی اور اسے مدینہ منورہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ ہرمزان کی بدعہدی کی وجہ سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کا سر قلم کرنے کا حکم دیا۔ ہرمزان نے کہا کہ پہلے مجھے پانی پلا دو۔ جب اس کے لئے پانی لایا گیا تو اس نے پانی پینے سے انکار

کر دیا اور کہا کہ میں پانی نہیں پیوں گا کیونکہ تم مجھے پانی پیتے ہوئے قتل کر دو گے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب اس سے یہ عہد کیا کہ اسے پانی پیتے ہوئے قتل نہیں کیا جائے گا تو اس نے پانی کا پیالہ زمین پر گرا دیا اور کہا کہ اب آپ رضی اللہ عنہ مجھے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ وہ پانی ہی نہ رہا جس کے پینے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ مجھے قتل کراتے۔ اس کے بعد ہرمزان نے کلمہ پڑھ لیا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں پہلے ہی ایمان لا چکا تھا لیکن اس وجہ سے اقرار نہیں کیا کہ کہیں آپ رضی اللہ عنہ یہ نہ سمجھیں کہ میں جان بچانے کی غرض سے ایمان لایا ہوں۔ ہرمزان نے اسلام قبول کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کا دو ہزار سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایران کی مہمات کے بارے میں اسی سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

یزدگرد جو کہ مرو میں اپنی بادشاہت قائم کئے بیٹھا تھا اسے جب ہرمزان کی شکست اور اس کے اسلام قبول کرنے کی خبر ملی تو اس نے ایک زبردست لشکر تیار کیا جس کا سپہ سالار مردان شاہ کو مقرر کیا اور اسے نہاوند کی طرف روانہ کیا۔ کوفہ کے گورنر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تمام حالات سے آگاہ کیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو تیس ہزار مجاہدین کے لشکر کے ہمراہ نہاوند روانہ کیا۔ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر مردان شاہ کے پاس بھیجا لیکن کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہوا اور نوبت جنگ تک آن پہنچی۔ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور ایک حصے کی قیادت حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ کے سپرد کی جنہوں نے نہاوند کے قلعے پر حملہ کر دیا۔ مردان شاہ نے جب دیکھا کہ لشکر اسلامی نے حملہ کر دیا ہے تو وہ اپنی فوج لے کر قلعے سے باہر نکل آیا۔ جس وقت مردان شاہ اپنی فوج لے کر قلعے سے باہر نکلا حضرت قعقاع نے منصوبے کے مطابق پیچھے ہٹنا شروع کر دیا جس سے مردان شاہ کی فوج مزید آگے بڑھتی چلی گئی۔ جب مردان شاہ اپنی فوج کے ہمراہ ایک مخصوص مقام پر پہنچ گیا تو حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ

نے دوسرے لشکر کے ساتھ اس کے اوپر حملہ کر دیا جس سے مردان شاہ اور اس کی فوج سنبھل نہ سکی اور پسپا ہو کر میدانِ جنگ سے بھاگنا شروع کر دیا۔ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے ان کا پیچھا کیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ گھوڑے سے گر پڑے اور شدید زخمی ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت نعیم بن مقرن رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر علم سنبھالا۔ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور نہاوند قلعہ فتح ہو گیا۔ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ جن کی سانسیں ابھی اکھڑ رہی تھیں انہوں نے جب لشکر اسلام کی فتح کا اعلان سنا تو کلمہ پڑھتے ہوئے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ حق و باطل کے اس معرکہ میں تیس ہزار ایرانی سپاہی جہنم واصل ہوئے۔ عربی تاریخ میں اس معرکہ کو فتح الفتوح کا نام دیا گیا ہے۔

قلعہ نہاوند کی فتح کے بعد لشکر اسلام آگے بڑھتا چلا گیا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مضبوط جنگی حکمت عملی کی بدولت لشکر اسلام نے پہلے آذربائیجان فتح کیا اس کے بعد طبرستان، پھر آرمینیہ، سبستان اور مکران بھی فتح کر لیا۔ مکران کی فتح کے بعد سندھ کے علاقے تک مسلمانوں کی رسائی آسان ہو چکی تھی لیکن حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سمت میں مزید آگے بڑھنے سے فی الحال منع فرما دیا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کو خراسان کی جانب بھیجا جنہوں نے پہلے ہرات فتح کیا۔ یزدگرد نے سنا تو وہ بلخ بھاگ گیا۔ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے ہرات کے بعد بلخ پر حملہ کر دیا جو کہ معمولی جنگ کے بعد فتح ہو گیا۔ یزدگرد نے جب دیکھا کہ اسلامی افواج نے بلخ پر حملہ کر دیا ہے تو وہ بھاگ کر دریا عبور کر گیا اور چین پہنچ گیا جہاں خاقانِ چین نے اس کی خوب تواضع کی اور ایک بہت بڑی فوج کے ہمراہ خود یزدگرد کے ہمراہ روانہ ہوا۔ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو آپ رضی اللہ عنہ لشکر اسلامی لے کر ان پر چڑھ دوڑے جس سے خاقانِ چین گھبرا کر فرار ہو گیا۔ یزدگرد کو جب خاقانِ چین کے فرار ہونے کی اطلاع ملی تو بھی میدانِ جنگ سے فرار ہو گیا اور خاقان کے دارالسلطنت فرغانہ جا پہنچا۔ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایران کی

فتح کی خوشخبری سنائی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایران کی فتح کا سنا تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آج فارس (ایران) کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچ ثابت ہو گئی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خسرو پرویز شاہِ فارس کو اسلام کی دعوت دی تھی تو اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط جس پر اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا تھا چاک کر دیا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ خسرو پرویز نے میرا خط نہیں اپنی سلطنت کو چاک چاک کر دیا ہے اور عنقریب ملک فارس کا نام دنیا سے مٹ جائے گا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حاضرین محفل کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ عزوجل نے کئی سو سالہ قدیم مضبوط مجوسی حکومت کو تباہ و برباد کر دیا اگر ہم نے بھی راہِ راست کو چھوڑ دیا تو ہمارا انجام بھی ان جیسا ہی ہو گا۔

مصر کی فتح:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب بیت المقدس تشریف لے گئے تھے تو اس وقت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے مصر پر لشکر کشی کی اجازت حاصل کی تھی اور چار ہزار مجاہدین کے ہمراہ مصر پر حملہ کر دیا تھا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی مدد کے لئے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی قیادت میں دس ہزار مجاہدین کا لشکر روانہ کر دیا تھا۔ جس وقت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مصر پر حملہ کیا اس وقت مصر کا حاکم مقوقس تھا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مصر پر حملہ کرنے سے پہلے ایک سفیر مقوقس کے دربار میں روانہ کیا جس نے مقوقس کو اسلام کی دعوت دی اور اگر اسلام قبول نہیں کرتے تو جزیہ ادا کریں اور اگر جزیہ بھی ادا نہ کریں گے تو پھر جنگ کی جائے گی۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا تھا جن کا رنگ سیاہ تھا۔ مقوقس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی باتیں سننے کے بعد ان کا تمسخر اڑایا تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مقوقس سے فرمایا کہ اللہ کی قسم! ہمیں تمہاری کچھ پرواہ نہیں بلکہ ان باتوں سے ہمارا شوقِ جہاد مزید بڑھتا ہے۔ جہاد کرنے سے ہمیں دو میں سے ایک نعمت حاصل ہوتی ہے

یا تو ہم شہید ہو جاتے ہیں یا پھر ہمیں مالِ غنیمت حاصل ہوتا ہے۔ اے مقوقس! یہ بات یاد رکھو کہ ہم میں سے کوئی مسلمان ایسا نہیں جو صبح وشام اللہ عزوجل سے شہادت کی موت نہ مانگتا ہو۔ مقوقس نے جب حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی تقریر سنی تو وہ حیران رہ گیا لیکن اپنی فوج کے زعم میں اس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی شرائط ماننے سے انکار کر دیا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مقوقس کے انکار کے بعد مصر پر حملہ کر دیا۔ اس دوران حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بھی دس ہزار مجاہدین کا لشکر لے کر پہنچ گئے۔ مقوقس نے جب لشکر اسلامی دیکھا تو قلعہ بند ہو گیا۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ قلعہ کی دیوار پر چڑھ کر اندر چلے گئے اور قلعہ کے دروازے کھول دیئے۔ لشکر اسلامی قلعہ میں داخل ہو گیا۔ مقوقس نے جب لشکر اسلامی کا غلبہ دیکھا تو اس نے صلح کی درخواست کی جو منظور کر لی گئی۔

اسکندریہ کی فتح:

شاہِ مصر مقوقس نے اگرچہ سارے مصر کے حوالہ سے صلح کی تھی لیکن قیصر روم ہرقل نے انکار کر دیا اور اس مقوقس کو لکھا کہ اگر قبطیوں میں لشکر اسلام سے لڑنے کی ہمت نہ تھی تو وہ رومیوں کو کہتا ہم ایک بڑی فوج لشکر اسلام کے مقابلے کے لئے بھیج دیتے۔ ہرقل نے مقوقس کی طرف سے صاف جواب کے بعد اسکندریہ میں اپنی فوج اکٹھی کی۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو جب ہرقل کی اس پیش قدمی کا پتہ چلا تو آپ رضی اللہ عنہ بھی لشکر اسلامی لے کر اسکندریہ پہنچ گئے۔ لشکر اسلام کی قوت دیکھ کر ہرقل کی فوج قلعہ بند ہو گئی۔ لشکر اسلام نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ محاصرے کے دوران کبھی کبھی رومی فوج کے کچھ سپاہی قلعے سے باہر آ کر لڑتے لیکن وہ لشکر اسلامی کے ہاتھوں ہزیمت اٹھا کر واپس بھاگ جاتے۔ اس دوران رومی فوج کا کافی جانی نقصان بھی ہوا۔ بالآخر رومی فوج قلعے سے باہر نکل آئی اور زبردست لڑائی کے بعد لشکر اسلام کامیاب رہا اور رومی افواج کو ایک ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جانب ایک تیز رفتار شتر سوار کو مدینہ منورہ روانہ کیا کیونکہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسکندریہ کے طویل

محاصرہ کی وجہ سے پریشان تھے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جس وقت اسکندریہ کی فتح اور رومیوں کی ذلت آمیز شکست کے بارے میں پتہ چلا آپ رضی اللہ عنہ اسی وقت سجدہ ریز ہو گئے۔

فتوحات کا طائرانہ جائزہ:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساڑھے دس سالہ دورِ حکومت میں کئی بڑے علاقے اور ملک فتح ہوئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہترین جنگی حکمت عملی کے باعث مسلمان ملک عرب سے باہر نکل کر ایک بڑے حصے پر قابض ہوئے اور اسلام کا جھنڈا لہرایا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں لشکر اسلام نے عراق، ایران، شام، فلسطین اور دیگر علاقوں کے بہترین جنگجوؤں کو شکست فاش سے دوچار کیا۔ ذیل میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہونے والی فتوحات کا جائزہ تاریخی لحاظ سے پیش کیا جا رہا ہے۔

نمبر شمار	علاقے کا نام	جس سن میں فتح ہوا	سپہ سالار کا نام
۱۔	نمارق کی فتح	۱۳ ہجری	حضرت ابو عبیدہ ثقفی رضی اللہ عنہ
۲۔	سقاطیہ کی فتح	۱۳ ہجری	حضرت ابو عبیدہ ثقفی رضی اللہ عنہ
۳۔	مروجہ کی جنگ	۱۳ ہجری	حضرت ابو عبیدہ ثقفی رضی اللہ عنہ
۴۔	قادسیہ کی جنگ	۱۴ ہجری	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۵۔	دمشق کی فتح	۱۴ ہجری	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
۶۔	فحل کی جنگ	۱۴ ہجری	حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
۷۔	حمص کی فتح	۱۴ ہجری	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
۸۔	یرموک کی جنگ	۱۵ ہجری	حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
۹۔	جلولہ کی جنگ	۱۶ ہجری	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۱۰۔	جزیرہ کی فتح	۱۶ ہجری	حضرت عبداللہ بن المعتم رضی اللہ عنہ
۱۱۔	اہواز کی جنگ	۱۶ ہجری	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۱۲۔	بیت المقدس کی فتح	۱۶ ہجری	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
۱۳۔	حمص کا دفاع	۱۷ ہجری	حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
۱۴۔	قیساریہ کی جنگ	۱۹ ہجری	حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ
۱۵۔	مصر کی فتح	۲۰ ہجری	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
۱۶۔	اسکندریہ کی فتح	۲۱ ہجری	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
۱۷۔	نہاوند کی فتح	۲۱ ہجری	حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ
۱۸۔	آذربائیجان	۲۲ ہجری	حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ
۱۹۔	طبرستان کی فتح	۲۲ ہجری	حضرت سوید رضی اللہ عنہ
۲۰۔	آرمینیہ کی فتح	۲۲ ہجری	حضرت بکیر رضی اللہ عنہ
۲۱۔	کرمان کی فتح	۲۳ ہجری	حضرت سہیل بن عدی رضی اللہ عنہ
۲۲۔	سبستان کی فتح	۲۳ ہجری	حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ
۲۳۔	خراسان کی فتح	۲۳ ہجری	حضرت احنف رضی اللہ عنہ

نوٹ: ۱۸ ہجری میں طاعون کی وبا کی وجہ سے جہاد ممکن نہ ہو سکا۔
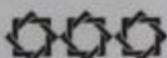
حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نظامِ خلافت

خلافت کا آغاز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بنتے ہی شروع ہو گیا تھا مگر انتظامی امور جن کے لئے محکموں کا قیام ضروری تھا وہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں معرضِ وجود میں نہ آ سکے' اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو اس وقت مختلف فتنے برپا ہو گئے جن میں نبوت کے جھوٹے دعویدار' منکرین زکوٰۃ وغیرہ جس کی وجہ سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُمت کی یکجہتی کے لئے ان کے خلاف جہاد شروع کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے مختصر دورِ خلافت میں ان تمام فتنوں کا سدباب کیا گیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب منصب خلافت سنبھالا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ نظامِ حکومت چلانے کے لئے محکموں کا قیام ضروری ہے۔

مجلس شوریٰ کا قیام:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مجلس شوریٰ قائم کی گئی جس میں جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شامل کیا گیا۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ' حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ مجلس شوریٰ کا کام تھا کہ وہ روزمرہ کے معمولی اور اہم نوعیت کے تمام معاملات کو نبٹائے۔ جب کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا تو مجلس شوریٰ کے ارکان اکابر مہاجر و انصار کا اجلاس طلب کرتے جس میں سب کی رائے معلوم کرنے کے بعد فیصلہ کیا جاتا۔

صوبوں کی بنیاد:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ملک کو آٹھ صوبوں میں تقسیم فرمایا جن کے نام یہ ہیں۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، شام، جزیرہ، بصرہ، کوفہ، مصر اور فلسطین۔ صوبوں کے انتظامی اُمور چلانے کے لئے گورنر مقرر کئے گئے اور گورنر کی مدد کے لئے دیگر عہدیدار مقرر کئے گئے جن کی تفصیل ذیل ہے۔

۱۔ صاحب بیت المال یعنی وزیر خزانہ
۲۔ قاضی جس کا کام ہر قسم کے مقدمات کا فیصلہ کرنا تھا
۳۔ صاحب احداث یعنی پولیس کا اعلیٰ افسر
۴۔ صاحب الخراج جو کہ محکمہ زکوٰۃ کا انچارج تھا
۵۔ کاتب دیوان یعنی فوجی دفتر کا منشی
۶۔ کاتب جو کہ گورنر کی خط و کتابت کرتا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جانب سے حکومت کے تمام عہدیداروں کو تنخواہ دی جاتی تھی تا کہ وہ حکومتی کام کے علاوہ اور کوئی کام نہ کریں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے تنخواہ دار ملازمین نہیں ہوتے تھے اور وہ اپنی گزراوقات کے لئے مختلف کام بھی کیا کرتے تھے۔

عمال کی تقرری:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عمال کی تقرریوں میں اپنے فطری جوہر شناشی سے کام لیا اور وہ لوگ جو اپنی کسی خوبی میں خاص شہرت رکھتے تھے مثلاً حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جو کہ سیاسی اُمور کے ماہر تھے یا پھر حضرت طلحہ بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ جو کہ جنگی معاملات کو خوب سمجھتے تھے اور ان کو کوئی بھی عہدہ دینے سے پہلے آزمائش کی ضرورت نہ تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے ایسے افراد کو عہدوں پر تعینات کیا جو ان عہدوں کے لئے نہایت موزوں تھے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہر عامل کا تقرر کرتے وقت اس سے یہ عہد لیتے کہ وہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہو گا' باریک کپڑا نہیں پہنے گا' دروازے پر دربان ہرگز نہ رکھے گا' اپنی حکومت کا دروازہ ہر سوالی کے لئے کھلا رکھے گا اور چھنا ہو آٹا نہ کھائے گا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہر عامل سے اس عہدنامے پر سختی سے عمل درآمد کرواتے اور اگر کسی عامل میں کچھ کوتاہی پاتے تو اس کا سختی سے احتساب کرتے۔ ایک مرتبہ مصر کے گورنر حضرت عیاض رضی اللہ عنہ کو باریک لباس پہننے کے جرم میں آپ رضی اللہ عنہ نے کمبل کا لباس پہنا دیا تھا۔ ایامِ حج میں تمام عمال کی حاضری لازمی تھی اور اس موقع پر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کی شکایات سنا کرتے تھے اور ایک مرتبہ مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو ایک قبطی سے زیادتی پر اس قبطی کے ہاتھوں ہی کوڑے لگوائے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمیشہ عمال کی تقرری میں اس بات کی احتیاط کرتے کہ اول وہ نظم وضبط کا ماہر ہو اور انتظامی اُمور احسن طریقے سے چلانا جانتا ہو اس کے علاوہ وہ تندرست اور صحت مند ہو۔ ذیل میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جانب سے مقرر کردہ گورنروں کی فہرست بیان کی جارہی ہے۔

صوبے یا علاقے کا نام	گورنر کا نام
شام	حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
	حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ
	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
مصر	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
کوفہ	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
بصرہ	حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ
	حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
طائف	حضرت عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ

مکہ معظمہ	حضرت نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ
	حضرت خالد بن العاص رضی اللہ عنہ
یمن	حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ
مدائن	حضرت حذیفہ بن الیمان
جزیرہ	حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ
حمص	حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ
رملہ	حضرت علقمہ بن مجزز رضی اللہ عنہ
ایلیا	حضرت علقمہ بن حاکم رضی اللہ عنہ

عمال چونکہ ملکی خدمات میں اپنا وقت بسر کرتے تھے اس لئے ان کی تنخواہ مقرر کی گئی۔ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ حمص کے گورنر تھے ان کو روزانہ ایک اشرفی اور ایک بکری ملتی تھی، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ شام کے گورنر تھے انہیں ایک ہزار دینار ماہور تنخواہ ملتی تھی۔ الغرض ہر ایک کو اس کی قابلیت اور علاقے کے حساب سے تنخواہ دی جاتی جس میں ان کا گزر بسر با آسانی ہو سکے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فی سبیل اللہ کام کرتے تھے اور اپنے اہل وعیال کے اخراجات کے لئے تجارت یا مزدوری کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں تنخواہ کا نظام رائج کیا تو بیشتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تنخواہ لینے سے انکار کر دیا لیکن حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مستقبل قریب میں بڑھتی ہوئی اسلامی سلطنت اور اس کی ضروریات کے پیش نظر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو کہ کسی بھی عہدے پر کام کر رہے تھے ان کو تنخواہ لینے پر قائل کیا تاکہ وہ ملکی معاملات کو احسن طریقے سے چلا سکیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب بھی کسی شخص کو عامل مقرر کرتے تو سب سے پہلے اس کی منقولہ اور غیر منقولہ تمام جائیداد کی تفصیل حاصل کرتے جسے سرکاری ریکارڈ میں

محفوظ رکھا جاتا اور وقتاً فوقتاً ان کا جائزہ لیا جاتا کہ کہیں اس عامل نے غیر قانونی طور پر اپنے عہدے کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے کوئی جائیداد تو نہیں بنائی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عمال کی تحقیقات کا طریقہ بالکل صاف اور شفاف رکھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو عمال کا تحقیقاتی افسر تعینات کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جب بھی کسی عامل کے بارے میں کوئی شکایت موصول ہوتی تو آپ رضی اللہ عنہ اس پر فوری کاروائی کرتے اور اگر تحقیق کے بعد اس عامل کے خلاف موصول ہوئی شکایت درست ہوتی تو اس کا ازالہ کیا جاتا۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرصہ دراز تک رہے تھے اس لئے ان کے کردار کے بارے میں کسی کو کوئی شک نہ تھا اور یہی وجہ تھی کہ جب وہ کوئی رپورٹ پیش کرتے تو وہ مکمل اور درست ہوتی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو مصر کا گورنر بنایا تو کچھ عرصہ کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے ذرائع سے بے شمار دولت ا کرلی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے جواب طلبی فرمائی تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جواباً آپ رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا کہ امیر المومنین! جس مال کا آپ رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا ہے تو وہ میرے پاس اس لئے جمع ہو گیا ہے کہ ہم ایسی سرزمین میں موجود ہیں جہاں چیزیں بہت ارزاں ہیں اور دشمنوں سے لڑائیاں بھی کثرت سے ہوتی ہیں جس کی وجہ سے میرے پاس مال و دولت کی کثرت ہو گئی ہے' اللہ عزوجل کی قسم! اگر آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خیانت کرنا حلال بھی ہوتا تو میں کبھی نہ کرتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میرے ذمہ امانت لگائی ہے اور میرا نسب بھی ایسا ہے کہ میں خیانت کا سوچ بھی نہیں سکتا اگر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ایسا شخص ہے جو مجھ سے بہتر مصر کا گورنر ثابت ہو سکتا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو تعینات کر سکتے ہیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ اے عمرو (رضی اللہ عنہ)! میں نے تم سے جو پوچھ کی ہے اس میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے میں تمہارے پاس حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو

بھیج رہا ہوں تم اپنا آدھا مال اس کے حوالے کر دو۔

بیت المال کا قیام:

بیت المال کا قیام بھی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں معرضِ وجود میں آیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آٹھ لاکھ درہم لے کر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اتنی کثیر رقم چونکہ فوری طور پر خرچ نہیں کی جا سکتی تھی اس لئے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس رقم کو اپنے پاس رکھ لیا۔ اس رات حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ رات بھر سو نہ سکے اور یہی سوچتے رہے کہ اتنی بڑی رقم کا کیا مصرف ہونا چاہئے۔ فجر کی نماز کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا وجہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ رات بھر سو نہ سکے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس لوگوں کی امانت موجود تھی اور اتنا مال دین اسلام کے بعد کبھی بھی ہمارے پاس نہیں آیا۔ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں میں مرجاؤں اور یہ مال میرے پاس رہ جائے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے صبح تمام اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اکٹھا کیا اور ان سے رائے طلب فرمائی کہ انہیں اس رقم کا کیا کرنا چاہئے؟ کیا میں لوگوں کو ناپ تول کر ساری رقم تقسیم کر دوں۔ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیک زبان ہو کر کہا کہ ایسے مت کیجئے لوگ اسلام میں داخل ہوتے رہیں گے اور مال کثیر ہوتا رہے گا آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لکھ دیجئے پس جب بھی لوگ زیادہ ہوں اور مال زیادہ ہو تو آپ رضی اللہ عنہ اسی تحریر کے مطابق ان کو دیتے رہئے گا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں اس کی تقسیم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے شروع کروں گا اور اس کے بعد حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خاندان اور پھر ترتیب سے۔ چنانچہ رجسٹر تیار کیا گیا جس میں بنی ہاشم پہلے، بنی مطلب دوسرے، بنی عبد شمس تیسرے، بنی نوفل، چوتھے، بنی عبد مناف پانچویں، بنی عبد شمس چھٹے اور اسی طرح باقی ترتیب بنائی گئی۔

بیت المال کا قیام ۱۵ ہجری میں ہوا۔ روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیّدنا عثمان

غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ملک شام کی طرح بیت المال کے قیام کا مشورہ دیا۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المال کے قیام کے بعد حضرت عبداللہ ابن ارقم رضی اللہ عنہ کو اس کا انچارج مقرر فرمایا کیونکہ وہ حساب کتاب کے ماہر تھے۔

حضرت جبیر بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رجسٹر اور عملہ کے مقرر کئے جانے میں مشورہ کیا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر سال آپ رضی اللہ عنہ کے پاس مال جمع ہو تو اسے تقسیم کر دیا کیجئے گا۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تمام لوگوں کے لئے مالِ کثیر کی ضرورت ہوگی اور اگر لوگوں کا شمار نہ ہوگا تو کیسے پتہ چلے گا کہ کس کو مال مل چکا ہے اور کس کو نہیں ملا۔ اس دوران حضرت ولید بن ہشام بن مغیرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: امیر المومنین! میں نے ملک شام میں بادشاہوں کو دیکھا تھا انہوں نے رجسٹر اور کارندے مقرر کر رکھے تھے جو تمام مال کا حساب و کتاب رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس تجویز پر عمل کرتے ہوئے حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کو بلوایا جو کہ قریش کے نسب سے واقفیت رکھتے تھے اور ان کو حکم دیا کہ تم مراتب کے حساب سے ابتداء کرو۔ چنانچہ ان حضرات نے بنی ہاشم سے ابتداء کی اور اس کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ اور پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کا اندراج کیا اور اس کے بعد دیگر لوگوں کا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی تحریر کو پسند فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں بھی یہی چاہتا تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان عمر (رضی اللہ عنہ) سے اوپر ہو یہاں تک کہ تم مجھے اس ترتیب سے رکھو جہاں اللہ نے رکھا ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المال کے قیام کے بعد تمام صوبوں کے گورنروں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے مصارف کے لئے رقم نکال کر بقایا رقم اور مال مرکزی بیت المال کو روانہ کر دیا کریں۔ چنانچہ مختلف ذرائع سے جو رقوم اور مال و اسباب بیت المال میں اکٹھا ہوتا اس کا حساب کتاب رکھا جاتا۔ ایک مرتبہ صدقے کے کچھ اونٹ بیت المال میں

آئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا تاکہ ان کے کوائف تیار کیے جائیں۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ خود دھوپ میں کھڑے ہو کر ان اونٹوں کے رنگ، عمر اور حلیہ لکھواتے رہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المال کے لئے عمارات تعمیر کروائیں جن کو مسجدوں سے ملحقہ رکھا گیا تاکہ مسجدوں میں ہر وقت لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے چوری کا امکان نہ رہے۔ بیت المال میں آمدنی کے ذرائع وضع کیے گئے جن کا مختصر اذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

۱۔ خراج:

بیت المال میں آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ خراج تھا کیونکہ جب اللہ عزوجل نے اسلام کو ملک عرب سے باہر فتح دینی شروع کی تو لشکر اسلام کے سپاہیوں نے تقاضا کیا کہ مفتوحہ علاقوں کی زمینیں ان میں تقسیم کر دی جائیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی اس تجویز کو رد کر دیا اور حکم جاری کیا کہ زمینیں ان کے سابقہ مالکوں کے پاس ہی رہیں گی اور ان پر ایک ٹیکس کا نظام نافذ کیا جائے گا جس پر زمینوں کے مالک سالانہ رقم کی ادائیگی کریں گے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے عراق کی قابل کاشت زمینوں کی پیمائش کی گئی تو ان کا رقبہ تین کروڑ ساٹھ لاکھ نکلا جس پر ٹیکس نافذ کیا گیا۔ عراقی زمینوں پر نافذ ٹیکس کی سالانہ رقم آٹھ کروڑ ساٹھ لاکھ درہم تھی۔

عراق کے علاوہ دوسرے مفتوحہ علاقوں کی پیمائش نہیں کی گئی اور ان علاقوں کی قابل کاشت زمینوں کا پرانا ریکارڈ ہی قبول کیا گیا۔ مصر کا کل خراج ایک کروڑ ساٹھ لاکھ دینار ٹھہرا۔

۲۔ جزیہ:

لشکر اسلامی جن علاقوں پر حملہ آور ہوتا تو ان کے ساتھ جنگ کرنے سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دیتا۔ جو لوگ دعوتِ اسلام قبول کر لیتے ان کو امان دی جاتی۔ اس کے

بعد جو لوگ دعوتِ اسلام قبول نہ کرتے ان سے جزیہ کا مطالبہ کیا جاتا تا کہ انہیں امان دی جائے۔ چنانچہ بیت المال کی آمدنی کا ایک اور ذریعہ جزیہ تھا جو لشکر اسلام لوگوں کو امان دینے کے سلسلے میں وصول کرتا تھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے لشکر اسلام نے ان لوگوں کو امان دینے کا فیصلہ واپس لیا تو ان کی ادا کردہ رقم بھی ان کو واپس لوٹا دی۔

۳۔ عشر:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو زمینیں مسلمانوں کی ملکیت تھیں ان پر خراج کی بجائے عشر کا نظام رائج کیا جس کے مطابق وہ اپنی پیداوار کا دسواں حصہ بیت المال میں جمع کروانے کے پابند تھے۔

۴۔ عشور:

عشور کا نظام خالص حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایجاد تھی جس کے مطابق جب بھی کوئی مسلمان تاجر اپنا سامانِ تجارت دوسرے ملک لے کر جائے گا تو وہ پہلے اپنے مال کا دس فیصد ٹیکس بیت المال میں جمع کروائے گا اور اسی طرح دوسرے ممالک سے اپنے سامانِ تجارت فروخت کرنے والے تاجر بھی اپنے مال کا دس فیصد ٹیکس بیت المال میں جمع کروائیں گے۔

۵۔ زکوٰۃ:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کا نظام بھی بیت المال سے منسلک کر دیا اور مسلمانوں کے اموال پر سالانہ اڑھائی فیصد جو زکوٰۃ وصول کی جاتی تھی وہ بیت المال میں جمع کی جاتی اور بوقت ضرورت اسے مختلف مصارف پر خرچ کیا جاتا۔

۶۔ صدقات:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اپنے صدقات وخیرات بھی بیت المال میں جمع کروانے کی ہدایت کی تا کہ بوقت ضرورت ان کا بہترین استعمال کیا جا سکے۔

۷۔مالِ غنیمت:

بیت المال کی آمدنی کا ایک اور بڑا ذریعہ مالِ غنیمت تھا جو لشکر اسلام جنگ کی صورت میں مخالفین کی شکست کے بعد حاصل کرتے تھے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ہر سپہ سالار پر یہ واضح کیا تھا کہ وہ مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کروائیں جبکہ باقی چار حصے اپنی فوج میں برابر تقسیم فرمائیں۔

بیت المال کے اخراجات:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المال کے اخراجات کے لئے مدارج مقرر فرمائے جن کے تحت بیت المال کی رقوم کو خرچ کیا جاتا رہا۔ ذیل میں اخراجات کے مصارف کا مختصراً ذکر کیا جا رہا ہے۔

ا۔وظائف:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور کی طرح وظائف کا سلسلہ جاری رکھا جس کے تحت مساکین اور فقراء کو بیت المال سے ماہانہ خرچ دیا جاتا رہے۔ اس کے علاوہ مالِ غنیمت اور دیگر اموال کی تقسیم اور ان کا پیمانہ بھی مقرر کیا گیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ کے اراکین کی مدد سے ایک فہرست مرتب کی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

بنو ہاشم کے ہر فرد کے لئے سالانہ	پندرہ ہزار درہم
حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے لئے سالانہ	چودہ ہزار درہم
اصحاب بدر کے لئے سالانہ	پانچ ہزار درہم
ہر انصاری کے لئے سالانہ	چار ہزار درہم
مہاجرین حبشہ کے لئے سالانہ	چار ہزار درہم
اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لئے سالانہ	چار ہزار درہم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے سالانہ	تین ہزار درہم
ازواجِ مہاجرین وانصار کے لئے سالانہ	دو ہزار چھ سو درہم
اہل مکہ کے لئے سالانہ	آٹھ سو درہم
حضرت صفیہ بن عبدالمطلب کے لئے سالانہ	چھ ہزار درہم
ہر معصوم بچے کا سالانہ وظیفہ	سو درہم
بچے کا بالغ ہونے پر سالانہ وظیفہ	پانچ سو درہم

اس کے علاوہ تمام وہ لوگ جو کسی نہ کسی طرح حکومتی کام میں مددگار تھے اور حکومت کے ملازم تھے ان کی تنخواہیں بھی ان کے کام کے حساب سے مقرر کی گئیں۔

۲۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وظیفہ:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہونے سے پہلے تجارت کیا کرتے تھے جس کے ذریعے وہ اپنے اہل وعیال کے گزر بسر کا انتظام کرتے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر خلافت کا بوجھ آیا تو تجارت کو مزید جاری رکھنا ممکن نہ رہا۔ چنانچہ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح بیت المال سے وظیفہ لینے کی تجویز پیش کی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے وہی وظیفہ مقرر کیا جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے مقرر تھا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد یہ وظیفہ آپ رضی اللہ عنہ کے لئے ناگزیر ہو گیا اور گزر بسر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے وظیفہ میں اضافہ کی درخواست دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے کی جس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے متفقہ طور پر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وظیفہ میں اضافہ کی منظوری دے دی۔

۳۔ غیر مسلموں کے وظائف:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایسے غیر مسلم جو کہ مفلس اور نادار تھے ان کے لئے بیت المال سے وظائف مقرر کئے اور بیت المال میں ہدایت کی کہ جب یہ لوگ خوشحال

ہوتے ہیں تو ہم ان سے جزیہ لیتے ہیں اور جب یہ لوگ معذور اور بے سہارا ہوتے ہیں تو ہم انہیں کیوں بھول جائیں۔

۴۔تعمیرات:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کا ایک سنہری پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے بیت المال کی اضافی رقم سے بہت سی تعمیرات بھی کروائیں جن میں سب سے اہم سڑکوں کی تعمیر ہے تاکہ لوگوں کو آمدورفت میں آسانی ہو۔اس مقصد کے لئے سڑکوں کا جال بچھایا گیا' پل تعمیر کئے گئے اور چوکیاں قائم کی گئیں۔ ۱۷ہجری میں حرمین شریفین کے درمیان سڑک کا کام مکمل ہوا جہاں ہر منزل پر ایک فوجی چوکی قائم کی گئی' سرائے بنائی گئیں' ہر منزل پر پانی کا انتظام کیا گیا جس کے لئے کئی کنویں اور چشمے تعمیر کئے گئے۔حجاج کرام کو حج کی بہترین سہولیات میسر کرنے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کئی نئے شہر بھی آباد کئے گئے جن کا مقصد دفاعِ اسلامی کو مضبوط کرنا تھا۔ان شہروں میں کوفہ' بصرہ' فسطاط' موصل اور جیزہ جیسے بڑے شہر بھی شامل تھے۔ان شہروں کی تعمیر سے اسلامی حکومت مزید مضبوط اور پائیدار ہوئی اور ان شہروں کی تعمیر میں بھی اس بات کا دھیان رکھا گیا کہ ان شہروں کی تعمیر دفاعی نقطہ نظر سے ہوتا کہ جنگ کے دنوں میں انہیں بطورِ قلعہ اور رسد گاہ کے استعمال کیا جا سکے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک اور سنہرا کام نہروں کی تعمیر کا ہوا۔آپ رضی اللہ عنہ نے تمام مفتوحہ علاقوں کی زمینوں کی پیمائش اور ریکارڈ کے بعد ان زمینوں پر باقاعدہ کاشت کاری کے لئے نہری نظام وضع کیا جس کی بدولت لاکھوں ایکڑ بنجر زمینیں بھی سیراب ہوئیں اور کاشت کاری میں اضافہ ہوا۔حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کا نہری نظام دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام تھا جس کے لئے دریائے نیل سے فسطاط شہر کے لئے ایک نہر نکالی گئی جس کی لمبائی ۶۹ میل تھی جس میں سے جہاز گزر کر مدینہ منورہ کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوتے تھے۔اس کے علاوہ دریائے دجلہ سے ۹ میل لمبی ایک نہر

نکالی گئی جو بصرہ شہر کو سیراب کرتی تھی۔ اس کے علاوہ بے شمار نہریں بنائیں گئیں جن کی وسعت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ جب نہروں کی تعمیرات ہو رہی تھیں اس وقت صرف صوبہ مصر میں ایک لاکھ بیس ہزار مزدور سالانہ کام کر رہے تھے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالنے کے بعد اس امر پر بھی توجہ دی کہ مختلف شعبوں کے لئے عمارتوں کا قیام ضروری ہے۔ جس کے لئے آپ رضی اللہ عنہ نے مذہبی شعبہ قائم کیا جس کے تحت چار ہزار کے قریب مساجد تعمیر کی گئیں۔ اس کے علاوہ بیت المال کی عمارات اور دیگر عمارات جن میں فوجی چھاؤنیاں، جیلیں اور مہمان خانے شامل ہیں تعمیر کی گئیں۔

۵۔ بیت اللہ کی توسیع:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا اور لوگ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے تو ہر سال حج کرنے والے زائرین کی تعداد میں بھی اضافہ ہونے لگا جس کے باعث بیت اللہ شریف کی توسیع ناگزیر ہو گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ۱۷ ہجری میں بیت اللہ شریف کے گرد و پیش کے مکانات خرید کر گرا دیئے اور اس جگہ کو بیت اللہ شریف کے صحن میں شامل کر کے چار دیواری تعمیر کروا دی۔ اس کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ شریف کی آرائش و زیبائش پر بھی بھرپور توجہ دی۔

۶۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع:

۱۷ ہجری میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع کا بھی حکم دیا کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب اس شہر کی آبادی روز بروز بڑھ رہی تھی اور باہر سے بھی لوگ صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی خاطر مدینہ منورہ میں آباد ہو رہے تھے اور ان سب کی خواہش ہوتی تھی کہ وہ نماز مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کریں جس کی وجہ سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کے لئے کم پڑ رہی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ازواجِ مطہرات کے حجروں کو جوں کا توں رہنے دیا اور ان کے علاوہ گرد و پیش کے مکانات کو خرید کر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحن

میں شامل کر لیا گیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے طول میں ۴۰ گز کا اضافہ کیا گیا جبکہ عرض میں ۲۰ گز کا اضافہ کیا گیا۔

۷۔ غلہ کے گودام:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غلہ کو محفوظ رکھنے کے لئے تاکہ قحط سالی میں کسی بھی قسم کی کوئی پریشانی نہ ہو غلہ کے گودام تعمیر کروائے جس میں سرکاری غلہ کو محفوظ رکھا جاتا۔

۸۔ دریاؤں پر بند کی تعمیر:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریاؤں پر بند تعمیر کروائے تاکہ سیلاب کے دنوں میں جو پانی شہروں میں داخل ہو کر تباہی مچاتا تھا اس سے شہر محفوظ رہ سکیں۔ اس مقصد کے لئے آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے مکہ مکرمہ کے نواح میں بند تعمیر کروایا تاکہ بیت اللہ شریف اور اس کی حدود جو کہ عموماً سیلاب کے دنوں میں پانی سے بھر جاتی تھی اس کی روک تھام ہو سکے۔

۹۔ مہمان خانوں کی تعمیر:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مہمان خانوں کی بھی تعمیر فرمائی تاکہ دوسرے شہروں سے آئے ہوئے مسافروں کو کسی بھی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ اس مقصد کے لئے سب سے پہلے کوفہ میں ایک مہمان خانہ تعمیر کیا گیا۔

فوج کا محکمہ:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی زمانہ خلافت میں فوج کا باقاعدہ محکمہ موجود نہ تھا اور نہ ہی تنخواہ دار فوج موجود تھی۔ جب بھی کبھی جہاد کا موقع ہوتا تو اعلان کیا جاتا جس پر ہزاروں مسلمان رضا کارانہ طور پر جہاد کے لئے تیار ہو جاتے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رفتہ رفتہ پھیلتی ہوئی اسلامی حکومت کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے فوج کا محکمہ قائم کیا جس میں باقاعدہ لوگوں کو بھرتی کیا گیا اور ان کی تنخواہیں مقرر کی گئیں تاکہ بوقت ضرورت اس بات کا انتظار نہ کرنا پڑے کہ

لوگ ا م ہوں اور جہاد شروع کیا جا سکے۔ محکمہ فوج کے قیام کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ، فلسطین، اردن، حمص، دمشق، مصر، فسطاط، موصل، بصرہ اور کوفہ میں فوجی مراکز قائم کیے۔ اس کے علاوہ اسلامی مملکت کے مختلف حصوں میں چھاؤنیوں کی تعمیر کی گئی، بیرکوں کی تعمیر کی گئی اور اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ فوج کی باقاعدہ تربیت کی جائے اور انہیں ہر قسم کی سہولیات میسر کی جائیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فوج کی آسانی کے لئے بہت سے انتظامات کیے جن میں کوچ کی حالت میں فوج کو حکم تھا کہ وہ جمعہ کے روز قیام کریں تا کہ تازہ دم ہونے کے بعد اپنا سفر جاری رکھ سکیں۔ فوج کو دوسرے علاقوں میں بھجواتے وقت اس بات کا خیال رکھا جاتا کہ فوج کو وہاں کس قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ فوجی لشکر کے ساتھ قاضی، محاسب، طبیب، جراح، مترجم اور افسر خزانہ کا تقرر کیا جاتا تا کہ دورانِ جنگ کسی بھی قسم کی مشکل کا سامنا نہ ہو۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فوج کے حساب کتاب کے لئے ایک علیحدہ فوجی دفتر قائم کیا جہاں ہر فوجی کا حساب کتاب رکھا جاتا، شہید ہونے والے فوجی کے لواحقین کی بھرپور مالی امداد کی جاتی، نادار ہونے والے فوجیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظائف دیئے جاتے۔ فوجیوں کی چھٹیوں اور دیگر معاملات کا حساب کتاب بھی اس محکمہ کے ذمہ تھا۔ اس محکمہ کے ذمہ یہ بھی کام تھا کہ وہ ہر سال فوج میں نئی بھرتیاں بھی کریں تا کہ بوقت ضرورت فوج کی کثیر تعداد موجود ہو۔

جنگ کی تیاریوں کے لئے باقاعدہ اصطبل قائم کیا گیا تھا جس میں ہر وقت چار سے پانچ ہزار گھوڑے موجود ہوتے تھے جن کی دیکھ بھال بھی فوجی ناظم الامور کے ذمہ تھی۔ اس کے علاوہ دورانِ جنگ رسد کی فراہمی کے لئے فوجی دفتر کا ایک ذیلی محکمہ قائم کیا گیا جس کے ذمہ دورانِ جنگ فوجیوں کو بوقتِ ضرورت رسد کی فراہمی تھی۔ فوج کے لئے خوراک اور لباس کا بھی انتظام کیا گیا تھا اور اس مقصد کے لئے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ فوج صرف عربی

لباس استعمال کرے اور عمامہ سر پر باندھنا ضروری تھا۔ فوج کے لئے ایک ضابطہ اخلاق تیار کیا گیا تھا جس کی پابندی ہر فوجی پر ضروری تھی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فوج کو اس طرح ترتیب دیا جاتا تھا۔

قلب	سپہ سالار اس حصے میں موجود رہتا تھا
مقدمہ	قلب کے آگے قدرے فاصلے پر چلتا تھا
میمنہ	قلب کے دائیں جانب رہتا تھا
میسرہ	قلب کے بائیں جانب رہتا تھا
ساقہ	قلب کے پیچھے چلتا تھا
طلیعہ	جس کا کام دشمنوں کی فوج کی نقل وحرکت پر نظر رکھنا تھا.
رد	ساقہ سے بھی پیچھے فوج کو عقب سے تحفظ دیتا تھا
رائد	فوج کے لئے کھانے پینے کا انتظام کرتا تھا
رکبان	شتر سوار دستہ تھا
فرسان	گھڑ سوار دستہ تھا
راجل	پیدل دستہ تھا
رماۃ	تیر اندازوں کا دستہ تھا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قلعوں پر سنگ باری کے لئے منجنیقیں اور دبابے تیار کروائے تا کہ قلعوں پر حملہ کرنے میں آسانی رہے۔ اس کے علاوہ خبر رسانی اور جاسوسی کا شعبہ بھی قائم کیا گیا تا کہ حملہ سے پہلے دشمنوں کی فوج کے بارے میں اطلاعات بروقت ملتی رہیں۔ اس کے علاوہ ہر لشکر کے ہمراہ پرچہ نویس کا انتظام کیا جو جنگ کے تمام احوال بروقت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہنچانے کا ذمہ دار تھا۔ اس کے علاوہ فوج کے راستے کو صاف کرنے اور ان کے گزرنے کے لئے دریاؤں پر پل بنانے کے لئے ایک

علیحدہ محکمہ قائم کیا گیا تا کہ فوج کی نقل وحرکت میں کسی بھی قسم کی کوئی رکاوٹ کھڑی نہ ہو۔

تعلیم کا نظام:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا شمار ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا تھا جو دورِ جہالت میں بھی پڑھے لکھے تھے اور ایمان لانے کے بعد اپنی تعلیم سے دوسرے لوگوں کو بھی مستفیض کیا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں تعلیم کے لئے بھی باقاعدہ ایک محکمہ قائم کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نصابِ تعلیم میں قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم اور حفظ قرآن پاک، عربی لغت اور عربی ادب کی تعلیم کو نصابِ تعلیم کا جزو بنایا اور اس مقصد کے لئے اساتذہ کا بندوبست بھی کیا جو ان شعبوں کے ماہر تھے۔ رفتہ رفتہ جب نظام تعلیم چل پڑا تو آپ رضی اللہ عنہ نے نظامِ تعلیم میں حدیث وفقہ کی تعلیم اور فن کتابت کو بھی اس نصاب کا حصہ بنا دیا۔ اس کے علاوہ ہر طالب علم کو نیزہ بازی، شمشیر زنی، تیر اندازی، نشانہ بازی اور شہسواری کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نظامِ تعلیم کو روانی سے چلانے کے لئے ان اساتذہ کا بندوبست کیا جو کہ حفاظ تھے، مفسر تھے، محدث تھے، فقیہہ تھے، ادیب تھے، مجاہد تھے اور خاص کر بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ التحصیل تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اساتذہ کی معقول تنخواہیں مقرر کیں تا کہ وہ دلجمعی سے طلباء کو تعلیم دے سکیں۔

حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نظامِ تعلیم کو روانی سے چلانے کے لئے مدارس تعمیر کروائے اور ہر مسجد کے ساتھ مدرسہ کی تعمیر پر بھی بھرپور توجہ دی۔ الغرض آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ماحول کے مطابق اور وقت کے تقاضوں کے مطابق شعبہ تعلیم پر بھرپور توجہ دی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نزدیک تعلیم کا پہلا مقصد یہ تھا کہ توحید کے دیوانے تیار کئے جائیں جو کہ راہِ حق کے متلاشی ہوں اور ان کا مقصد حیات صرف توحید ہو۔ لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اجاگر کیا جائے اور ان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ

پر زندگی گزارنے کی تعلیم دی جائے۔ لوگوں کو رشتہ اخوت میں باندھا جائے اور انہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد سے آگاہی دی جائے۔ لوگوں کو مفید شہری بنایا جائے تاکہ وہ معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جائیں۔

عدلیہ کا قیام:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کا بلاشبہ سب سے بڑا کارنامہ آزاد عدلیہ کا قیام تھا تاکہ لوگوں کو فوری اور ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر انصاف مہیا کیا جائے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس مقصد کے لئے مجلس شوریٰ کے اراکین کو ہی قاضی کے فرائض سونپے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قاضیوں کی تقرری کے بعد ان کے لئے ذیل کا ضابطہ اخلاق تیار کیا۔

۱۔ قاضی کا سلوک سب لوگوں کے ساتھ یکساں ہونا چاہئے۔

۲۔ مقدمہ کی پیشی کی ایک تاریخ مقرر کی جائے۔

۳۔ اگر مقررہ تاریخ پر مدعا علیہ حاضر نہ ہو تو مقدمہ کا فیصلہ اس کے خلاف کیا جائے۔

۴۔ ثبوت کی فراہمی مدعی کے ذمہ ہے۔

۵۔ اگر مدعا علیہ کے پاس کوئی ثبوت یا گواہی موجود نہ ہو تو اس سے قسم لی جائے۔

۶۔ ہر مسلمان گواہی دینے کے قابل ہے مگر جو سزا یافتہ یا جھوٹا ہو اس کی گواہی تسلیم نہ کی جائے۔

۷۔ اخلاق کا تقاضا یہ ہے قاضی غصے میں نہ آئے۔

۸۔ امورِ قانونی کے علاوہ فریقین کو ہر حال میں صلح کی اجازت دی جائے۔

۹۔ قاضی اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔

۱۰۔ قاتل مقتول کی جائیداد کا وارث قرار نہ دیا جائے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کر دیا تاکہ عدلیہ ہر حال میں آزاد رہے اور انصاف سے مبنی فیصلے کر سکے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عدلیہ میں رشوت کے

خاتمے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جس کے لئے قاضیوں کی تنخواں میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا تا کہ وہ رشوت کی طرف راغب نہ ہوں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تعزیر و حدود کی سزاؤں کا تعین کیا۔ شراب نوشی کرنے والوں کی سزا چالیس کوڑوں سے اسی کوڑے کر دی گئی۔ اشتہاری ملزموں کی گرفتاری کے لئے اعلانات کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پھانسی کی سزا رائج کی گئی۔ مجرموں کو قید میں رکھنے کے لئے باقاعدہ جیلیں بنائی گئیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے کسی بھی قانون کو نافذ کرنے سے پہلے تمام اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس سلسلے میں مشورہ کیا اور جب تمام اکابر کا کسی امر میں اتفاق ہوا اس کو قانونی حیثیت دی گئی۔

ہجری سال کا آغاز:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں باقاعدہ ہجری سال کا آغاز کیا اور اس مقصد کے لئے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے نئے سال کا آغاز کیا اور سال کا آغاز محرم الحرام سے کیا گیا۔

اشاعت اسلام:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں دین کی اشاعت کے لئے بڑھ چڑھ کر کام کیا اور دین اسلام کی تبلیغ کے لئے دور دراز علاقوں میں وفود بھیجے۔ مفتوحہ علاقوں میں لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے معلمین کا انتظام کیا جو ان علاقوں میں جا کر لوگوں کو اسلامی تعلیمات اور توحید کا درس دیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں اپنی فوج کو ہدایت کر رکھی تھی کہ وہ کسی کو زبردستی اسلام قبول کرنے پر مجبور نہ کریں بلکہ انہیں اپنے اخلاق سے متاثر کریں تا کہ یہ مشہور نہ ہو کہ اسلام تلوار کی زور پر پھیلا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دین میں زبردستی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بے شمار فتوحات کے علاوہ لاکھوں لوگ دائرہ اسلام میں بھی داخل ہوئے اور دین اسلام کی اشاعت میں آگے آگے رہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دور اندیشی

کی بدولت لوگوں کے دلوں میں اسلام کی حقانیت واضح ہوئی اور دین اسلام کی بہتر طریقے سے اشاعت ممکن ہوئی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولیات:

ذیل میں حضرت سیّدنا فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہونے والی اولیات جن میں بہتری اور بھلائی تھی ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

۱۔ ہجری سال کا آغاز
۲۔ انتظامی اُمور کے لئے دفاتر کا قیام
۳۔ بیت المال کا قیام
۴۔ مجلس شوریٰ کا قیام
۵۔ محکمہ پولیس کا قیام
۶۔ محکمہ فوج کا قیام
۷۔ اسلامی امور میں صدقہ کا مال خرچ کرنے کی ممانعت
۸۔ رعایا کے حالات سے آگاہی کے لئے رات کا گشت
۹۔ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں پڑھنے کا حکم
۱۰۔ نمازِ تراویح باجماعت پڑھنے کا حکم
۱۱۔ تجارت کے گھوڑوں پر زکوٰۃ کی وصولی
۱۲۔ عدالتی نظام کا قیام
۱۳۔ جیل خانوں کا قیام
۱۴۔ مساجد کا قیام
۱۵۔ مدرسوں کا قیام
۱۶۔ محکمہ تعلیم کا قیام
۱۷۔ نہری نظام کا اجراء

۱۸۔ فوجی چھاؤنیوں کا قیام

۱۹۔ مقبوضہ ممالک کو صوبوں میں تقسیم کرنا

۲۰۔ فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ

۲۱۔ مسافروں کی سہولت کے لئے مہمان خانوں کا قیام

۲۲۔ فوجی دفاتر کا قیام

۲۳۔ بیت المال سے غیر مسلموں کے وظائف کا اجراء

۲۴۔ لاوارث بچوں کی پرورش کے لئے روزینوں کا اجراء

۲۵۔ فوجی اصطبل کا قیام

۲۶۔ غلہ کے گودام کی تعمیر

۲۷۔ عمال کی تقرریاں اوران کے محاسبہ کا قانون

۲۸۔ زمینوں کی پیمائش اوران کا ریکارڈ رکھنا

۲۹۔ دریائی پیداوار پر محصول لگانا

۳۰۔ ایک ساتھ دی جانے والی طلاقوں کو طلاقِ بائن قرار دینا
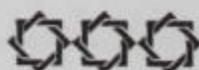
عدلِ فاروقی

کسی بھی معاشرے کے استحکام کی علامت عدل وانصاف ہے اور جس معاشرے میں عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا جاتا وہ معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ جس دورِ حکومت میں انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا جاتا اس حکومت کے عوام کبھی خوشحال نہیں ہوتے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت عدل وانصاف کے تقاضے پورے کرنے اور اس پر عمل درآمد کرنے کے حوالے سے رہتی دنیا تک ہر معاشرے اور حکومت کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قانون ہر ایک کے لئے یکساں تھا خواہ وہ امیر ہو یا غریب' خواہ وہ آپ رضی اللہ عنہ خود ہوں یا کوئی مظلوم' انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے کسی میں کوئی تمیز نہیں کی جاتی تھی۔

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تنازع پیدا ہو گیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنے اور میرے درمیان فیصلے کے لئے کوئی منصف مقرر کر لو۔ چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس وقت کے قاضی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فیصلے کے لئے مقرر کیا۔ جب دونوں حضرات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر اپنی جگہ چھوڑ دی اور ان سے بیٹھنے کی درخواست کی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں یہاں اس وقت اپنے اور ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) کے فیصلے کے لئے آیا ہوں اس لئے اس جگہ نہیں بیٹھ سکتا۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ دونوں حضرات

کے مابین فیصلہ فرمایا۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع کا ارادہ کیا تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد مکانات خرید کرانہیں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل کرنے کا ارادہ کیا۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملحقہ مکانوں میں ایک مکان حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو بیچنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ دونوں حضرات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلے کے چلے گئے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فیصلہ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں کرتے ہوئے کہا کہ کسی حاکم کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی رعایا کی ملکیت کو زبردستی خرید فرمائے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ان کا یہ فیصلہ قرآن کی روشنی میں ہے یا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میرا فیصلہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو تسلیم کر لیا۔ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اس فیصلے کے بعد اپنا مکان فی سبیل اللہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دے دیا تاکہ وہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع فرما سکیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میرے بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اور ان کے ساتھ ابوسروعہ رضی اللہ عنہ نے شراب پی اور بدمست ہو گئے۔ اس وقت یہ دونوں مصر میں تھے۔ میرے والد محترم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جو کہ مصر کے گورنر تھے ان کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو انہوں نے ان دونوں حضرات کو بلایا اور ان کے سر منڈوا دیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہلوا بھیجا کہ عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) کو اونٹ کے کجاوے پر بٹھا کر میرے پاس بھیجو۔ چنانچہ جس وقت عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں اسی کوڑے لگائے۔ اس واقعہ کے ایک ماہ بعد عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) وصال فرما گئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصر کے باشندوں میں سے ایک حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایامِ حج کے دوران حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ امیر المومنین! مجھے پناہ دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے امان دی تو اس نے عرض کیا کہ میرا مقابلہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن عمرو سے دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ میں اس سے دوڑ جیت گیا تو اس نے مجھے کوڑے مارنا شروع کر دیئے اور کہتا گیا کہ میں بڑے آدمی کا بیٹا ہوں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور پھر اس مصری کو کوڑا دیتے ہوئے حکم دیا کہ وہ ان کو مارنا شروع کر دے۔ اس مصری نے کوڑے مارنا شروع کئے تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ فرماتے جاتے: مار ملامت کئے گئے ہوئے کے بیٹے کو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس مصری نے عرض کیا کہ امیر المومنین! انہوں نے نہیں ان کے بیٹے نے مجھے مارا ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نے کب سے لوگوں کو غلام بنا لیا حالانکہ ان کی ماؤں نے ان کو آزاد پیدا کیا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ امیر المومنین! مجھے اس بات کا کچھ علم نہیں اور نہ ہی یہ مصری کبھی میرے پاس آیا۔

حضرت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی نے اپنی انگلی سے مشرک کو بلانے کے لئے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر وہ مشرک اس اشارہ پر مسلمان کی طرف اتر آیا اور اس مسلمان نے اس مشرک کو مار دیا تو میں اس مسلمان کو قتل کر دوں گا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے جھگڑے کے فیصلے کے لئے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں طرف کا مؤقف سننے کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ یہودی نے جب آپ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ سنا تو کہنے لگا: خدا کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ نے حق بات کا فیصلہ کیا۔ حضرت سیّدنا

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے سے ٹوکتے ہوئے فرمایا: تجھے کیسے پتہ کہ میں نے حق فیصلہ کیا ہے؟ یہودی نے کہا: میں نے توریت میں لکھا دیکھا ہے کہ جو قاضی حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اس کے دائیں اور بائیں جانب دو دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کو راہِ راست پر قائم رہنے کی توفیق دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی مسلمان سپاہی نے ملک شام میں ایک ذمی کو قتل کر دیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے شام کے گورنر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ اس مسلمان کے بارے میں معلوم کریں کہ کیا اس مسلمان کو ذمیوں کو قتل کرنے کی عادت پڑ چکی ہے اگر ایسا ہے تو اس کی گردن اڑا دو اور اگر اس نے ایسا غلطی سے کیا ہے تو اس سے دیت کی رقم چار ہزار دینار بطورِ تاوان وصول کرو۔

حضرت عیاض رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ وہ باریک لباس استعمال کرتے ہیں حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ نے سختی سے منع کر رکھا تھا کہ کوئی شخص باریک لباس استعمال نہ کرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو تحقیقات کے لئے مصر بھیجا اور جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ باریک لباس استعمال کرتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں کمبل کا لباس پہنا دیا۔

حضرت عطار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے عمال کو حکم دیتے تھے کہ حج کے موقع پر سب آپس میں ملیں پس جب آپ رضی اللہ عنہ کے عمال جمع ہو جاتے تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے: اے لوگو! میں نے اپنے عاملوں کو تم لوگوں پر اس لئے مقرر نہیں کیا کہ وہ تمہاری کھالیں اور تمہارا اموال لیں بلکہ اس لئے ان کو بھیجا ہے تاکہ تمہارے آپس کے جھگڑوں کی روک تھام کریں اور تمہارے مالِ غنیمت کو تمہارے درمیان تقسیم کریں اور وہ آدمی جس کے ساتھ اس کے علاوہ کچھ اور کیا گیا ہو وہ کھڑا ہو جائے۔ چنانچہ اگر کسی شخص کو شکایت ہوتی تو وہ کھڑا ہو جاتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک جاریہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ میرے آقا نے مجھ پر الزام لگایا اور مجھے آگ پر بٹھایا یہاں تک کہ میری پیشاب گاہ جل گئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تیرے آقا نے وہ عیب خود دیکھا جس کا اس نے الزام لگایا۔ اس جاریہ نے کہا: نہیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو طلب کیا اور اس شخص سے دریافت کیا کہ کیا تو نے اس عورت میں وہ عیب دیکھا جس کا تو نے اس پر الزام لگایا؟ اس شخص نے کہا: نہیں! میں نے اس میں عیب نہیں دیکھا بس مجھے اس کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو گئی تھی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ غلام اپنے آقا سے اور بچہ اپنے والد سے قصاص نہ لے اور اگر میں نے یہ نہ سنا ہوتا تو میں تجھ سے اس کا بدلہ ضرور لیتا۔ اس کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو سو کوڑے لگائے اور اس عورت کو آزاد کر دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس کی صورت بگاڑی گئی یا جو آگ میں جلایا گیا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت بلاشبہ ایک بے مثال دور تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عدل وانصاف کے ہر تقاضے کو پورا کیا اور ہر ایک سے یکساں سلوک روا رکھا۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ بازار میں جا رہے تھے کہ ایک بوڑھے ذمی شخص کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم بھیک کیوں مانگ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ مجھ پر جزیہ لگایا گیا ہے جبکہ میں غریب اور تنگدست ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسی وقت بیت المال کے ذریعے اس بوڑھے ذمی کا وظیفہ مقرر کرتے ہوئے فرمایا: واللہ! یہ ہرگز انصاف نہیں کہ جب یہ جوان ہوں تو ہم ان سے فائدہ لیں اور جب یہ بوڑھے ہو جائیں تو ہم ان کا خیال نہ کریں۔
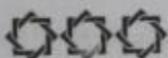
سیرتِ مبارکہ

امر (خلافت):

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ایک دن حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک آپ رضی اللہ عنہ نے سانس لیا۔ مجھے گمان ہوا کہ شاید آپ رضی اللہ عنہ کی پسلیاں ہٹ گئی ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ کا یہ سانس کسی شر کے خوف سے نکلا ہے؟ فرمایا: ہاں! شر کی وجہ سے میں نہیں جانتا کہ کس طرح اپنے بعد اس امر (خلافت) کس کے سپرد کر کے جاؤں۔ پھر فرمایا: شاید تم اپنے ساتھی کو اس کا اہل سمجھتے ہو؟ میں نے کہا: بیشک وہ اپنی سبقت فی الاسلام اور فضیلت کی وجہ سے اس کے اہل ہیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک وہ ایسے ہی ہیں لیکن وہ ایسے آدمی ہیں کہ ان میں مزاح کی عادت ہے۔ امر اس کے لئے ہے جو قوی ہو مگر اس میں اکڑ نہ ہو نرم ہو مگر اس میں کمزوری نہ ہو سخی ہو مگر فضول خرچ نہ ہو مال روکنے والا ہو مگر بخیل نہ ہو۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ تمام اوصاف بیک وقت حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں موجود تھے۔

خلیفہ اور بادشاہ کا فرق:

حضرت سفیان بن ابی عوجا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نہیں جانتا کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ؟ محفل میں سے ایک شخص نے اٹھ کر کہا کہ امیر المومنین! خلیفہ اور بادشاہ میں بہت فرق ہے خلیفہ بجز حق کے کچھ نہیں لیتا اور جو کچھ لیتا ہے اسے سوائے حق کے

کہیں خرچ نہیں کرتا اور آپ رضی اللہ عنہ الحمدللہ خلیفہ ہیں' بادشاہ تو عوام پر ظلم ڈھاتے ہیں۔
حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: اگر آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی زمین سے ایک درہم یا اس سے کم و بیش وصول کیا پھر اس کو غیر حق میں استعمال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ بادشاہ ہیں خلیفہ نہیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر:

حضرت سعید بن مسیتب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ عزوجل کی حمد و ثناء بیان کی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے بعد فرمایا:

"لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم لوگ مجھ میں سختی دیکھتے ہو اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہا۔ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت مہربان اور رحم دل تھے جبکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلوار کی مانند تھا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میان میں رکھا اور مجھے جس کام سے منع فرمایا میں اس کام سے باز رہا یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصال کے وقت مجھ سے راضی ہو کر گئے۔ اس کے بعد میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رہا جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے اور تمہیں معلوم ہے کہ وہ بھی کس قدر نرم دل اور رحم کرنے والے تھے۔ میں ان کا بھی خادم تھا اور اپنی سختی کو ان کی نرمی کے ساتھ ملا دیتا تھا۔ اگر وہ مجھے کسی بات سے رکنے کا حکم دیتے تو میں رک جاتا تھا یہاں تک کہ ان کا وصال ہوا اور بوقت وصال مجھ سے راضی تھے۔ اب جبکہ خلافت میرے ناتواں کندھوں پر آ گئی ہے تو تم

مجھے خوب جانتے ہو اور میرا تجربہ کر چکے ہو اور تم لوگوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو خوب جانتے ہو۔ میں کمزور کا حق قوی سے لینے والا ہوں۔ پس اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو اور اپنے نفوس کے خلاف میری اعانت کرو اور اپنے نفوس کو میری سزا سے روکو اور میرے نفس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر کے میری اعانت کرو اور تمہارے امر سے مجھے جس چیز کا اللہ پاک نے والی بنایا ہے اس کے بارے میں مجھے نصیحت کرنے سے درگزر نہ کرو۔"

اہل رائے سے مشورہ:

حضرت یعقوب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب کسی مشکل میں درپیش ہوتے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے کہ اے غوطہ خور! غوطہ کھاؤ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے زیادہ حاضر دماغ اور عقل مند نہیں دیکھا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مشکل اوقات میں انہی سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

ظاہری اعمال کا حساب:

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگ وحی پر عمل کرتے تھے اور وحی کا سلسلہ اب منقطع ہو چکا ہے اس لئے اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم لوگوں سے ان کے ظاہری اعمال کا حساب لیں جبکہ باطنی اعمال اللہ عزوجل کے ذمہ ہیں اور وہ ان کا حساب لینے والا ہے اور جس نے بظاہر کوئی بھی شرارت کی ہم اس کو امن نہیں دیں گے خواہ وہ باطنی طور پر کتنا ہی نیک اور پرہیزگار کیوں نہ ہو۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا وصال:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب ملک شام میں طاعون کی وبا کے متعلق سنا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے تمہاری کچھ ضرورت درپیش ہے اس لئے تم میرا خط ملتے ہی فوراً واپس چلے آؤ۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب خط پڑھا تو جواباً حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی ضرورت سمجھ چکا ہوں اس وقت میں اپنے لشکر میں موجود ہوں اور میں خود کو لشکر پر ترجیح نہیں دینا چاہتا' آپ رضی اللہ عنہ اس کو باقی رکھنا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں۔ میرا خط آپ رضی اللہ عنہ کو ملے تو میری معذرت قبول فرمالیں اور مجھے میرے لشکر میں رہنے دیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب خط ملا تو آپ رضی اللہ عنہ رو دیئے۔ حاضرین محفل نے پوچھا کہ کیا حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! گویا کہ وہ قریب ہی ہیں۔

قلیل الرحم:

حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بنی اسدی کو کسی عمل پر عامل بنایا۔ وہ اسدی آیا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے عہد لینے لگے کہ اس دوران ایک بچہ آ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بچے کو گود میں اٹھالیا اور اس کا بوسہ لیا۔ اس اسدی نے یہ دیکھ کر کہا: امیر المومنین! اللہ کی قسم میں نے تو کبھی کسی بچے کا بوسہ نہیں لیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس اسدی کی بات سن کر فرمایا: پس تو اللہ کی قسم لوگوں میں سب سے زیادہ قلیل الرحم ہے اس لئے میں تجھ سے اپنا دیا ہوا عہدہ واپس لیتا ہوں۔

قطع رحم:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بچے کے رونے کی آواز سنائی دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے

بریدہ (رضی اللہ عنہ)! جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ بچہ کیوں رو رہا ہے؟ میں باہر آیا اور آ کر آپ رضی اللہ عنہ کو مطلع کیا کہ قریش کی ایک جاریہ ہے جس کی ماں بیچی جا رہی ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی وقت مہاجرین اور انصار کو بلایا۔ کچھ ہی دیر میں تمام لوگ ا م ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کی حمد وثناء اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کے بعد فرمایا:

''اے لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے جو چیز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اس میں قطع رحم کا بھی ذکر ہے۔''

لوگوں نے کہا: ہمیں علم نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سورۂ محمد کی آیت ذیل پڑھی:

تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ.

''سو اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم دنیا میں فساد مچا دو اور آپس میں قطع قرابت کر دو۔''

پھر فرمایا:

''اس سے بڑھ کر کوئی قطع رحمی نہیں کہ ایک آدمی کی ماں تم میں سے بیچی جا رہی ہے حالانکہ اللہ عزوجل نے تم لوگوں کو بہت وسعت دے رکھی ہے۔''

اس کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ فتویٰ جاری کر دیا کہ کسی آزاد شخص کی ماں نہ بیچی جائے گی۔

زمین کو صدقہ کرنا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر کے فتح ہونے کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایک قطعہ زمین ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے زمین کا ایک قطعہ ملا ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرتا ہوں کہ میرے لئے کیا حکم ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے مالک رہو اور اس کے منافع کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو اس

شرط پر صدقہ کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت کی جائے گی' نہ ہبہ کی جائے گی اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔ یہ فقرای اور رشتہ داروں اور غلاموں کے آزاد کرنے کے لئے اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے' اس زمین کے والی پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ اس میں شرعی لحاظ کے مطابق کھائے یا کسی دوست کو کھلائے اور اس سے دولت مندی حاصل کرنے کی نیت نہ کرے۔

محبوب چیز کا راہِ خدا میں خرچ کرنا:

روایات میں موجود ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک جاریہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو آزاد کرتے ہوئے فرمایا: اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ تم ہرگز بھلائی نہیں کر سکتے جب تک تم اپنی محبوب چیز کو راہِ خدا میں خرچ نہیں کر دیتے۔

حق کی ادائیگی:

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا۔ بازار میں ایک نوجوان عورت حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملی۔ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: امیر المومنین! میرا شوہر وفات پا چکا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے' خدا کی قسم! مجھے ان کے لئے بکری کے پائے تک پکانے کو میسر نہیں' نہ ہی ان کے لئے کھیتی باڑی کرنے کو کوئی زمین ہے' ان کے لئے دودھ کا جانور نہیں' مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ اس قحط کا شکار نہ ہو جائیں۔ میں حفاف رضی اللہ عنہ بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے باپ صلح حدیبیہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے فرمایا کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ قریب کا ہی نسب نکل آیا اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنے اونٹ پر دو بڑے بڑے تھیلے کھانے سے بھرے لادے اور ان دونوں کے بیچ میں سامانِ خرچ اور کپڑا رکھا۔ پھر اس عورت کی

جانب گئے اور اس اونٹ کی نکیل اس کے ہاتھ میں پکڑا دی اور فرمایا کہ اسے لے لو اور اسے کھینچ کر لے جاؤ یہاں تک کہ اللہ پاک اور مال عطا فرمائے گا۔ ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بہت دے دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تیری ماں گم کرے اس کا باپ حدیبیہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا' اللہ کی قسم میں نے اس کے بھائی اور باپ کو دیکھا ہے جنہوں نے ایک عرصہ تک قلعہ کا محاصرہ کیا اور پھر اللہ عزوجل نے ہمیں فتح نصیب فرمائی اور ہمارے حصے بہت سامالِ غنیمت آیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کھانا کھلانا:

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جزیہ کے کچھ اونٹ آئے جس میں ایک اندھی اونٹنی بھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس اندھی اونٹنی کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ جب اونٹنی ذبح ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا گوشت ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو بھیجا۔ اس کے بعد جو گوشت بچ گیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پکوا کر اس گوشت سے مہاجرین اور انصار کی دعوت کی۔

آخرت کا خوف:

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روزانہ رات کو گشت کیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ کا گزر ایک جگہ سے ہوا جہاں آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھر میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو روتے ہوئے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان بچوں کی ماں سے دریافت کیا: اے اللہ کی بندی! تیرے بچے کیوں رو رہے ہیں؟ اس عورت نے کہا: یہ بھوک سے روتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو اس ہانڈی میں کیا ہے جو تو نے چولہے پر چڑھا رکھی ہے؟ اس عورت نے کہا: گھر میں پکانے کو کچھ نہیں اور میں نے بچوں کو تسلی دینے کی خاطر ہانڈی میں پانی ڈال کر اسے چولہے پر چڑھا رکھا ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس عورت کی بجات سن کر رو دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اسی وقت دارِ صدقہ میں گئے اور وہاں سے آٹا' گھی' کھانے کا سامان' کھجوریں' کپڑے اور درہم ایک تھیلے میں ڈالے اور مجھ سے کہا

کہ اے اسلم (رضی اللہ عنہ)! یہ تھیلا مجھ پر لاد دے۔ میں نے عرض کیا: امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ یہ تھیلا میرے کندھے پر رکھ دیں میں اس تھیلے کو اس عورت کے گھر پہنچا دیتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے اسلم (رضی اللہ عنہ)! اس کو میں ہی لے کر جاؤں گا کیونکہ اس عورت کے متعلق آخرت میں مجھ سے سوال کیا جائے گا۔ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ تھیلا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر لاد دیا اور وہ اس تھیلے کو لے کر اس عورت کے گھر چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے گھر جانے کے بعد وہ سامان اتارا اور اپنے ہاتھوں سے خود کھانا تیار کر کے اس عورت کے بچوں کو کھلایا۔ جب ان بچوں کا پیٹ بھر گیا تو آپ رضی اللہ عنہ اس عورت کے مکان سے نکلے اور اس عورت کے مکان کے باہر یوں بیٹھ گئے جیسے کوئی درندہ بیٹھتا ہے۔ اس دوران میں آپ رضی اللہ عنہ سے بات کرنے میں خوف محسوس کر رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کچھ دیر اس عورت کے مکان کے باہر بیٹھے رہے یہاں تک کہ اس عورت کے بچے ہنسنے کھیلنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے اسلم (رضی اللہ عنہ)! تجھے پتہ ہے کہ میں اس عورت کے مکان کے باہر کیوں بیٹھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جب پہلے دیکھا تو یہ بچے رو رہے تھے اور اب جب میں نے انہیں کھانا کھلا دیا تو میں نے ارادہ کیا کہ میں اس وقت تک اس مکان سے نہ جاؤں گا جب تک میں ان بچوں کو ہنستا ہوا نہ دیکھ لوں۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو یمنی چادریں عطا کرنا:

حضرت محمد بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس یمن سے دو چادریں آئیں۔ لوگوں نے وہ چادریں آپ رضی اللہ عنہ کو پہنا دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ وہ چادریں پہن کر منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس دوران دیکھا کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اپنی والدہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے اور ان کے کندھوں پر اس وقت کچھ نہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے رونے کی

وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس بات پر رونا آرہا ہے کہ میرے پاس دو چادریں ہیں جبکہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے پاس ایک بھی چادر نہیں۔ میرے پاس جو چادریں ہیں وہ ان کے لئے بڑی ہیں۔اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے یمن خط لکھا اور دو چادریں حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے لئے منگوائیں۔ جب دونوں چادریں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے خود حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے پاس جا کر انہیں وہ دونوں چادریں پہنائیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کو ترجیح دینا:

حضرت محمد بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت شفاء بنت عبداللہ عدویہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک آدمی بھیجا کہ وہ صبح ان کے پاس آئیں۔ حضرت شفاء بنت عبداللہ عدویہ رضی اللہ عنہا آئیں تو حضرت عاتکہ بنت اسید بن ابی العیص رضی اللہ عنہا اس وقت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دو یمنی چادریں منگوائیں جس میں سے قیمتی چادر انہوں نے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور کم درجہ چادر حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کو دی۔ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے اسلام لانے میں عاتکہ (رضی اللہ عنہا) سے جلدی کی اور میں تمہاری چچیری بہن بھی ہوں، تم نے میرے پاس آدمی بھیجا جبکہ عاتکہ (رضی اللہ عنہا) تمہارے پاس خود چل کر آئی ہیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ چادر میں نے تمہارے لئے ہی رکھی تھی لیکن جب تم دونوں جمع ہو گئیں تو مجھے یاد آیا کہ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا تمہاری نسبت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہیں اس لئے میں نے اپنی قرابت پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کو ترجیح دیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے کو فوقیت دینا:

روایات میں موجود ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن نکلے اور اللہ عزوجل کی حمد وثناء اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے بعد فرمایا کہ مجھے تمہاری جانب سے بات پہنچی ہے کہ اگر عمر (رضی اللہ عنہ) مر جائے تو ہم فلاں کو ان کی جگہ قائم کر کے اس سے بیعت

کریں گے، اللہ کی قسم! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اچانک واقع ہوئی اور ہم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثال کیسے ہو سکتے ہیں؟ بے شک حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رائے قائم کی کہ مال برابر تقسیم کیا جائے اور میری رائے یہ ہوئی کہ میں تقسیم مال میں فضیلت کا لحاظ رکھوں، اگر میں اس سال زندہ رہ گیا تو میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف رجوع کروں گا اس لئے کہ ان کی رائے میری رائے سے بہتر ہے۔

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی توقیر:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیت المال میں لوگوں کو مال تقسیم کر رہے تھے کہ کچھ مال بچ گیا۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اگر موسیٰ علیہ السلام کے چچا زندہ ہوتے تو کیا تم لوگ ان کی عزت نہ کرتے؟ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر حاضرین نے بیک زبان ہو کر کہا کہ ہاں ہم ان کی عزت کرتے۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کیا میں تمہارے نزدیک اس بچے ہوئے مال کا زیادہ حق دار نہیں کیونکہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہوں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں سے پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ بچا ہوا مال حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت:

حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کو ہر ماہ میں ایک مرتبہ تقسیم کر دیا کرو۔ پھر کچھ عرصہ بعد فرمایا کہ تم بیت المال کو ہر جمعہ تقسیم کیا کرو۔ پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد فرمایا کہ تم بیت المال کو ہر دن میں ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو۔ کسی نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بیت المال میں سے کچھ مال کو باقی بھی رہنے دیں تاکہ بوقت ضرورت کام آ سکے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک نے مجھے اس امر کی دلیل کی تلقین کی، اور اس امر کی شرارت سے مجھے بچا لیا۔ میں اس کے لئے اسی طرح تیاری کروں گا جس طرح مجھ سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی تھی اور وہ اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے۔

بیت المال سے خرچ کرنے میں احتیاط:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے مال کو اپنی طرف سے یتیم کے مال کا مرتبہ دے رکھا ہے۔ اگر مجھے اس سے بے پروائی ہوتی ہے تو میں اس سے بچاؤ حاصل کرتا ہوں اور اگر مجھے ضرورت ہوتی ہے تو بھلائی کے طریقہ پر اسے کھاتا ہوں۔

بیت المال سے ادھار لینا:

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب بھی کوئی ضرورت درپیش ہوتی تو آپ رضی اللہ عنہ بیت المال کے خزانچی کے پاس جاتے اور اس سے ادھار لے لیتے۔ کئی مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کو ادھار واپس کرنے میں دشواری ہوتی۔ بیت المال کا خزانچی آتا اور وہ آپ رضی اللہ عنہ سے ادھار کی واپسی کا تقاضا کرتا۔ اس دوران اگر کہیں سے کوئی عطیہ آتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس سے ادھار چکا دیتے۔

لوگوں کی اجازت سے بیت المال سے شہد لینا:

حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن منبر پر تشریف لائے۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت ناساز تھی اور حکیم نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہد تجویز کیا تھا۔ اس وقت بیت المال میں شہد کی ایک کپی موجود تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ مجھے اجازت دو تو میں اسے لے لوں ورنہ وہ میرے لئے حرام ہے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی جس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے شہد کی وہ کپی حاصل کی۔

مرغوب چیزوں کی محبت:

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو دیکھا

کہ وہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! ہمارے پاس جلولا کے زیوروں میں سے کچھ زیور آئے ہیں اور ان میں چاندی کا ایک برتن بھی ہے اگر آپ رضی اللہ عنہ کو کسی دن فرصت ہو تو انہیں آ کر دیکھ لیجئے گا اور اس کے بارے میں جو چاہیں ہم حکم دیجئے گا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مجھے فارغ دیکھو مجھے اطلاع دے دینا۔ چنانچہ ایک دن حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فارغ دیکھا تو کہا کہ آج میں آپ رضی اللہ عنہ کو فارغ دیکھ رہا ہوں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! تم میرے لئے چمڑے کا بستر بچھاؤ میں آ رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ بیت المال تشریف لے گئے اور مال کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: اللہ عزوجل نے سورۂ آل عمران میں فرمایا ہے: اکثر لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی ہوتی ہے (مثلاً) عورتیں ہوئیں، بیٹے ہوئے، سونے چاندی کے ڈھیر ہوئے، نمبر لگے ہوئے گھوڑے، مویشی ہوئے، زراعت ہوئی، یہ سب چیزیں دنیوی استعمال کی ہیں اور انجام کار کی خوبی اللہ عزوجل کے پاس ہے۔ پھر فرمایا: اللہ عزوجل سورۂ الحدید میں ارشاد فرماتا ہے: جو چیز تم سے جاتی رہے اس پر رنج نہ کرو اور جو چیز تم کو عطا کی جائے اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ تعالیٰ کی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا: اے میرے اللہ! تو ہم کو ان لوگوں میں کر دے جو اسے حق میں خرچ کریں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی شرارت سے۔ راوی کہتے ہیں کہ اتنے میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) آ گئے، انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ ایک انگوٹھی مجھے ہبہ کر دیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی ماں کے پاس جاو وہ تجھے ستو پلائے۔ راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو کچھ نہ دیا۔

قیامت کے دن اللہ عزوجل کی پکڑ کا خوف:

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تجارت کرتے

تھے اور خلیفہ بننے کے بعد بھی اکثر و بیشتر اپنا تجارتی سامان کسی تجارتی قافلے کے ہاتھ بھیجا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے ملک شام اپنا تجارتی سامان بھیجنے کے لئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے چار ہزار دینار بطورِ قرض لینے کے لئے ان کے پاس آدمی بھیجا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا کہ ان سے کہا کہ وہ بیت المال سے قرضہ لے لیں اور بعد میں بیت المال کو لوٹا دیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ قول گراں گزرا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ بات کہی تھی۔ پس اگر میں اس مال کے لوٹانے سے پہلے مرجاتا تو تم لوگ کہتے کہ امیر المومنین نے مال لیا تھا اور میں اس مال کے عوض قیامت کے روز پکڑا جاتا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں وہ مال تم سے لیتا کیونکہ اگر میں مر بھی جاتا تو تم وہ مال میرے سے وصول کر لیتے۔

بیت المال میں مال جمع کرانا:

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بادشاہ روم کا ایلچی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے کسی سے ایک دینار ادھار لے کر اس سے عطر خریدا اور اس کو شیشے کے برتنوں میں بند کر کے اس ایلچی کے ہاتھ روم کی ملکہ کو بھیج دیا۔ جب قاصد واپس پہنچا تو اس نے ملکہ روم کو وہ تحفہ پیش کیا۔ ملکہ روم نے ان برتنوں کو خالی کروانے کے بعد ان برتنوں کو جواہرات سے بھر کر اس ایلچی کو دیا کہ وہ اسے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ کے پاس لے جائے۔ جب اس ایلچی نے وہ جواہرات سے بھرے برتن حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ کو دیئے تو انہوں نے وہ برتن بستر پر الٹ دیئے۔ اتنے میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے بیوی سے ان جواہرات کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ جواہرات فروخت کر دیئے اور ایک دینار اپنی بیوی کو دیا اور باقی مال بیت المال میں جمع کروا دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سرزنش:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے ایک اونٹ خریدا اور اسے چراگاہ میں لے گیا۔ جب وہ اونٹ موٹا ہو گیا تو میں اسے بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے گیا۔ اس دوران حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بازار میں تشریف لے آئے۔ انہوں نے جب موٹا تازہ اونٹ دیکھا تو دریافت کیا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ اونٹ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میرا نام سن کر فرمایا: واہ واہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کے کیا کہنے وہ امیر المومنین کا بیٹا ہے۔ اس دوران میں بھاگتا ہوا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ یہ اونٹ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے اونٹ خریدا اور اسے چراگاہ میں چھوڑ دیا جب وہ صحت مند ہو گیا تو میں اسے فروخت کرنے کے لئے بازار میں لے آیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اونٹ کو چراگاہ میں چھوڑ دیا اور لوگوں نے اس ڈر سے اس کا خیال رکھا کہ یہ امیر المومنین کے بیٹے کا اونٹ ہے اس کا خیال رکھو۔ اب تم اس اونٹ کو فروخت کرنے کے بعد اپنی اصل رقم خود رکھو اور باقی رقم بیت المال میں جمع کرواؤ۔

مال کو رد کرنا:

حضرت عطار بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ عطیہ بھیجا جسے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے واپس کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے مال کو واپس کیوں کیا؟ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک کے لئے بھلائی اس میں ہے کہ کسی سے کوئی چیز نہ لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات میں نے سوال کرنے کو کہی تھی لیکن جو کچھ بلا سوال کے ملے وہ رزق ہے جو اللہ عزوجل نے تمہیں دیا ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات

کی جس کے قبضہ میری جان ہے میں کبھی کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کروں گا اور جب کبھی کوئی چیز میرے پاس بغیر مانگے آئے گی میں اسے ضرور لے لوں گا۔

وسعت دنیا پر خوف:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قادسیہ کے مالِ غنیمت میں سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ غنیمتیں آئیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کو پلٹ رہے تھے اور دیکھ رہے تھے اور ساتھ ساتھ روتے جا رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آج تو خوشی کا دن ہے اور آپ رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں؟ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ)! بے شک آج خوشی کا دن ہے لیکن میں اس بات پر رو رہا ہوں کہ اللہ عزوجل نے جس قوم کو بھی مال و دولت سے نوازا وہ عداوت اور بغض کا شکار ہوگئی۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسریٰ کے خزانے لائے گئے تو حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ یہ مال بیت المال میں رکھ دیا جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے بیت المال میں نہ رکھو میں اسے تقسیم کروں گا۔ پھر یہ فرما کر آپ رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے پوچھا: اے امیر المومنین! آج تو خوشی کا دن ہے اور آپ رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں؟ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک آج خوشی کا دن ہے مگر اللہ عزوجل نے جس قوم کو بھی مال و دولت سے نوازا ہے تو ان کے درمیان عداوت اور بغض کو ڈال دیا ہے۔

معاملہ خلافت:

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوتے تو لوگوں کے لئے بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو کچھ ضرورت نہ ہوتی تو چلے

جاتے۔ اس دوران حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چند نمازیں پڑھائیں لیکن نماز کے بعد نہ بیٹھے۔ میں نے حضرت یرفاء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا کچھ معاملہ ہے؟ اس دوران حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور ہم سب مل کر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ ہوئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مالِ کثیر سامنے رکھا اور حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت یرفاء رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ مال تم لے لو کیونکہ تم دونوں اہل مدینہ میں سب سے زیادہ مالِ کثیر رکھتے ہو تم دونوں یہ مال آپس میں تقسیم کرلو اور جو بچ جائے وہ مجھے لوٹا دو۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہ مال اس وقت اللہ کے پاس نہیں تھا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کھال بھون کر کھاتے تھے۔ میں نے عرض کیا: بے شک یہ مال تب بھی اللہ کے پاس تھا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حیات تھے اور یہ مال اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتح کے بعد حاصل ہوتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ کرتے جو تم کر رہے ہو۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مال کو کھاتے اور دوسروں کو کھلاتے۔ میری بات سن کر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس درد کے ساتھ روئے کہ ان کی پسلیاں ایک دوسرے کے اوپر چڑھ گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے فرمایا: مجھے پسند ہے کہ میں معاملہ خلافت سے سراسر چھوٹ جاؤں اور نہ مجھے کچھ نفع ہو نہ خسارہ۔

مال کا خوف:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا اور جب میں آپ رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچا تو میں نے اندر سے آپ رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی۔ میں پریشان ہو گیا کہ شاید کچھ سانحہ پیش آ گیا ہے۔ جب میں گھر کے اندر داخل ہوا تو میں نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے رونے کی وجہ دریافت کی تو وہ مجھے لے کر ایک کوٹھڑی میں داخل ہو گئے جس کے اندر بڑے بڑے گٹھر رکھے تھے۔ حضرت

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: آج آلِ خطاب اللہ کے نزدیک ذلیل ہوگئی' اگر اللہ عزوجل چاہتا تو یہ مال مجھ سے پہلے دونوں حضرات (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو عطا کرتا تاکہ وہ میرے لئے اس کے خرچ کا کوئی طریقہ مقرر کرتے۔ میں نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بیٹھیں' ہم سوچتے ہیں پھر ہم لوگوں نے باہم مشورہ سے طے کیا کہ امہات المومنین کے لئے چار چار ہزار درہم' مہاجرین کے لئے بھی چار ہزار درہم' انصار کے لئے تین ہزار درہم اور باقی سب کے لئے دو دو ہزار درہم تجویز کئے گئے۔ اس طرح ہم نے وہ سارا مال تقسیم کر دیا۔

نفوس کو حقیر کرنا:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بصرہ کی جامع مسجد میں ایک محفل میں موجود تھا۔ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زہد کا تذکرہ کر رہے تھے اور وہ ان چیزوں کا تذکرہ کر رہے تھے جو اللہ عزوجل نے ان دونوں کے سینے کو اسلام کے لئے کھولا اور ان دونوں حضرات کی حسن سیرت کا بیان کر رہے تھے۔ چنانچہ میں ان لوگوں کی محفل میں بیٹھ گیا۔ اس محفل میں حضرت احنف رضی اللہ عنہ بن قیس تمیمی بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگوں کو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک معرکہ کے لئے عراق کی جانب روانہ کیا۔ اللہ عزوجل نے ہمارے ہاتھوں عراق اور فارس کے متعدد شہر فتح کروائے۔ ہم نے وہاں سے چاندی پائی اور اس سے اپنے لباس بنوائے۔ پس جب ہم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں دیکھ کر اپنے منہ پھیر لیا۔ ہمیں یہ بات گراں گزری تو ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس ناراضگی کا سبب دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایسا لباس استعمال کرتے دیکھا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ استعمال کرتے ہوں۔ چنانچہ ہم گھر واپس گئے اور وہ لباس تبدیل کر کے آئے

اور جس لباس میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھا کرتے تھے اسی لباس میں ہم ان کے پاس گئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور ہم میں سے ہر ایک سے سلام کیا۔ ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے مالِ غنیمت پیش کیا جو آپ رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں میں برابر تقسیم کر دیا۔ اس دوران مالِ غنیمت میں سے چھوہارے اور گھی کا حلوہ بھی نکلا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی خوشبو سونگھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! اے مہاجرین اور انصار کی جماعت! تم میں سے بیٹا باپ سے اور بھائی بھائی سے اس کھانے پر لڑے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کھانے کو ان لوگوں کی اولادوں کے پاس پہنچا دیا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں شہید ہو چکے تھے۔ اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ واپس ہو لئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے ان کے جانے کے بعد فرمایا کہ اس شخص کے زہد کو اور اس کے حلیہ کو دیکھو اس شخص نے ہمارے نفوس کو بھی حقیر کر دیا ہے۔ اللہ عزوجل نے ہمارے ہاتھوں قیصر و کسریٰ کے شہر فتح کروائے، مشرق و مغرب میں اپنے دین کی سربلندی کے لئے ہمیں چنا اور جب ہم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں تو ان کے لباس پر جا بجا پیوند ہوتے ہیں۔

متاعِ دنیا:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں چاہوں تو میں تم سے اچھا کھانا کھاؤں اور تم سے نرم کپڑے پہنوں لیکن میں اپنے طیبات کو باقی رکھنا چاہتا ہوں اور آخرت میں طیبات کا خواہشمند ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ملک شام تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے ایسا کھانا پیش کیا گیا جو انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یہ میرے لئے ہے اور جو فقراء و مساکین وصال پا چکے ہیں انہوں نے کبھی جو کی روٹی سے بھی اپنا پیٹ نہ بھرا۔ ان کے لئے جنت ہے۔ یہ فرما کر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ زار و قطار رونے لگے اور فرمانے لگے: اگر ہمارا حصہ اس متاعِ دنیا سے ہے اور وہ لوگ جنت میں ہیں تو ان کے اور

ہمارے درمیان فاصلہ زیادہ ہو گیا ہے۔

دو چیزوں کا جمع ہونا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور میں اس وقت دستر خوان پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو صدر مجلس میں جگہ دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بسم اللہ شریف پڑھی اور لقمہ اٹھایا۔ پھر مجھے فرمایا: مجھے چکنائی والے کھانے کا مزہ محسوس ہوتا ہے لیکن وہ چکنائی گوشت کی نہیں۔ میں نے عرض کیا: میں بازار موٹے گوشت کی تلاش میں گیا تھا تا کہ خرید لاؤں۔ میں نے موٹا گوشت گراں دیکھا تو ایک درہم کا بودا گوشت خرید لیا اور ایک درہم کا گھی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب دو چیزیں جمع ہو جاتیں تو وہ ایک کو کھایا کرتے اور دوسری کو صدقہ کر دیتے۔ میں نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ آج کھا لیجئے آئندہ میں کبھی دو چیزیں جمع نہیں کروں گا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں کھا سکتا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خوراک:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان دنوں دیکھا جب وہ امیر المومنین تھے آپ رضی اللہ عنہ کے آگے ایک صاع کھجوریں پیش کی جاتیں تو آپ رضی اللہ عنہ ان کو کھا لیتے حتیٰ کہ ان میں موجود خراب کھجوروں کو بھی کھاتے۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اکثر اوقات شام کا کھانا حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھاتا' وہ گوشت اور روٹی کھاتے پھر اپنا ہاتھ اپنے پیر میں پونچھتے اور کہتے کہ یہ عمر (رضی اللہ عنہ) اور آل عمر (رضی اللہ عنہ) کا رومال ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ عراقی آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان لوگوں نے کھانا کم کھایا ہے تو ان سے فرمایا: اے اہل عراق! سنو! اگر میں چاہوں تو میرے لئے بھی نرم کھانا تیار ہو سکتا ہے جیسا کہ

تمہارے لئے تیار کیا جاتا ہے لیکن ہم دنیا کو چھوڑ چکے ہیں اور ہم اس کو آخرت میں پائیں گے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پانی طلب فرمایا تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شہد پیش کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے شہد دیکھ کر فرمایا: خدا کی قسم! اسے اس چیز میں نہیں ہونا چاہئے جن چیزوں کے متعلق مجھ سے روزِ محشر سوال کیا جائے گا۔

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حلوے کے کئی ٹوکرے لے کر آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ اس میں کیا ہے؟ میں نے کہا کہ کھانا ہے جو میں آپ رضی اللہ عنہ کے لئے لایا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ صبح ہوتے ہی لوگوں کے کاموں میں لگ جاتے ہیں، میں نے بہتر جانا کہ جب آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے فارغ ہوں تو اس میں سے تھوڑا سا کھا لیا کریں تاکہ آپ رضی اللہ عنہ کو تقویت پہنچے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میری بات سن کر فرمایا: اے عتبہ (رضی اللہ عنہ)! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ کیا تو نے ہر مسلمان آدمی کو ایسا ٹوکرا دیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ امیر المومنین! اگر میں قیس کے تمام مال کو بھی خرچ کر دوں تو تب بھی مجھ میں اتنی گنجائش نہیں کہ میں تمام مسلمانوں کو ایسا ٹوکرا بھجوا سکوں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر مجھے بھی اس کی کوئی حاجت نہیں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے ایک پیالہ ثرید منگوایا جس میں موٹی روٹیاں اور سخت گوشت تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کو کھانے لگے اور مجھے بھی کھانے کی دعوت دی۔ میں سفید بوٹی کی طرف مائل ہوا اور گمان کیا کہ یہ چربی ہوگی۔ پس وہ پٹھا تھا اور بوٹیوں کا یہ حال تھا کہ میں انہیں چباتا مگر نگل نہ سکتا تھا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نظر مجھ سے چوکتی تو میں اس بوٹی کو پیالہ کے بیچ میں سرکا دیتا۔ کھانے کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبیذ کا پیالہ منگوایا جو سرکہ ہوتے ہوئے بچ گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے پی لو۔ میں نے اس پیالے کو منہ سے لگایا مگر پی نہ سکا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس پیالے کو پی گئے اور پھر مجھ سے فرمایا: اے عتبہ (رضی اللہ عنہ)! سنو میں روزانہ ایک اونٹ ذبح کرتا ہوں لیکن اس کی چربی اور پٹھے

کا گوشت ان لوگوں کے لئے ہوتا ہے جو اطراف سے مسلمان آتے ہیں اور اس کی گردن کا گوشت عمر (رضی اللہ عنہ) کے گھر والوں کے لئے ہوتا ہے جبکہ عمر (رضی اللہ عنہ) خود یہ موٹا گوشت کھاتا ہے اور یہ سخت نبیذ پیتا ہے جو کہ ہمارے پیٹوں میں پہنچ کر مضرت رساں ہوتا ہے۔

بروزِ قیامت نیکیوں کا خوف:

حضرت حمید بن بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حفص بن ابی العاص رضی اللہ عنہ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کھانے کے اوقات میں حاضر ہوتے تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا نہ کھاتے۔ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ تمہیں کس چیز نے میرے ساتھ کھانا کھانے سے روکا ہے۔ حضرت حفص بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ کا کھانا موٹا جھوٹا ہوتا ہے اور میں ایسے کھانے کی طرف واپس لوٹوں گا جو نرم ہوگا اور میرے لئے پکایا گیا ہوگا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارا میرے متعلق یہ خیال ہے کہ یہ میرے بس کی بات نہیں، میں ایک بکری کے لئے حکم دوں اس سے بال صاف کئے جائیں اور آٹے کے لئے حکم دوں کہ وہ ایک کپڑے میں چھانا جائے اور اس میں میدہ کے لئے حکم دوں کہ اس سے چپاتیاں پکائی جائیں، میں ایک صاع منقے کے لئے حکم دوں کہ وہ گھی میں بھنا جائے اور پھر اس کے اوپر پانی ڈالا جائے کہ وہ ہرن کے خون کی طرح ہو جائے۔ اگر مجھے بروزِ قیامت نیکیوں میں کمی کا خوف نہ ہوتا تو میں تم لوگوں سے بھی زیادہ اچھے طریقے سے کھاتا اور اس معاملے میں تمہارا شریک ہوتا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا لباس:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں اون کا جبہ پہنتے تھے اور اس جبہ پر جابجا چمڑے کے پیوند ہوتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اسی حالت میں بازاروں میں بھی گھومتے اور آپ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر درہ ہوتا جس سے آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو ادب دیتے۔ گوڈر اور گٹھلیوں پر گزر ہوتا تو انہیں اٹھا کر لوگوں کے گھروں میں ڈالتے تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان خطبہ دیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے اور آپ رضی اللہ عنہ ایک تہبند باندھے ہوئے تھے جس میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایلہ تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مہاجرین وانصار کی ایک جماعت تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسقف کو اپنا کرتہ دیا جس میں جابجا کھدر کے پیوند لگے ہوئے تھے اور جو پیچھے سے اس وجہ سے پھٹ چکا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ سواری پر ایک لمبے سفر میں بیٹھے رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اسقف سے فرمایا کہ اس میں پیوند لگا دو۔ اسقف نے آپ رضی اللہ عنہ کا کرتہ لیا اور اس جیسا ایک کرتہ سی کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اسقف نے کہا: یہ آپ رضی اللہ عنہ کا کرتہ ہے جس میں نے پیوند لگا دیا اور یہ کرتہ میرے پاس سے آپ رضی اللہ عنہ کے پہننے کے لئے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کرتوں کو دیکھا اور پھر اپنے ہی کرتے کو دوبارہ پہنتے ہوئے فرمایا کہ اس کا کپڑا پسینہ جذب کرنے کے لئے اچھا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گھر والوں کے لئے روزینہ مقرر کر رکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ گرمیوں میں نیا کپڑا بدلتے اور بسا اوقات تہبند پھٹ جاتا تو اس پر پیوند لگا لیتے اور جب تک اس کے تبدیل کرنے کا وقت نہ آ جاتا اسے پہنتے رہتے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کوئی سال ایسا نہ تھا جب فتوحات زیادہ نہ ہوئی ہوں مگر آپ رضی اللہ عنہ کا لباس ہر سال کی نسبت گھٹیا ہی ہوتا گیا۔

دنیوی زندگی سے لذت اٹھانا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی کہ میرے ہاتھ میں ایک درہم کا گوشت تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ گھر والوں کی فرمائش پر ایک درہم کا گوشت خریدا ہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک اس بات کا ارادہ

کیوں نہیں کرتا کہ اپنے پیٹ کو اپنے پڑوسی اور اپنے چچیرے بھائیوں کے لئے بھوکا رکھے۔ کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہیں سنا کہ تم اپنی لذت کی چیزیں دنیوی زندگی میں حاصل کر چکو ہو اور ان کو خوب برت چکے ہو۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش یہ ایک درہم مجھ سے گر گیا ہوتا یا پھر میری ملاقات حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نہ ہوئی ہوتی۔

اسراف:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس وقت گوشت کھا رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ یہ کیسا گوشت ہے؟ عرض کیا کہ مجھے گوشت کی خواہش ہوئی اس لئے میں اسے خرید لایا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں جس چیز کی خواہش ہوتی ہے تم وہ کھاتے ہو۔ آدمی کے اسراف کے لئے یہ بات ہی کافی ہے وہ جس چیز کی خواہش کرے اسے حاصل بھی کرے۔

یہی تمہاری دنیا ہے:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ہمراہ ایک کوڑی پر گزر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کوڑی کے پاس رک گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کوڑی کی گندگی سے گھن آنے لگی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی تمہاری دنیا ہے جس پر تم اعتماد کرتے ہو۔

اہل فارس و روم سے عبرت:

حضرت سلمیٰ بن کلثوم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے دمشق میں ایک اونچی عمارت بنائی۔ اس کی اطلاع جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا کہ اے ابوالدرداء (رضی اللہ عنہ)! کیا

تمہیں اہل فارس وروم سے عبرت حاصل نہیں ہوئی جو تم نے بلند و بالا عمارتیں بنانا شروع کر دیں۔ تم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے امام اور سردار ہو جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔

آخرت کی تیاری:

حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جب کوفہ کے گورنر مقرر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط بھیجا جس میں گھر بنانے کی اجازت طلب کی گئی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں جواباً خط بھیجا جس میں تحریر تھا کہ تم اتنا بڑا مکان بناؤ جو تمہیں دھوپ اور بارش سے بچائے اس لئے کہ دنیا ایسا گھر ہے جہاں رہ کر تم نے آخرت کے لئے تیاری کرنی ہے۔

مسلمانوں کی پردہ پوشی:

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری ایک بیٹی تھی جسے میں نے زمانہ جاہلیت میں زندہ درگور کر دیا تھا مگر مرنے سے پہلے اسے قبر سے نکال لایا اور اس نے ہمارے ساتھ زمانہ اسلامی پالیا اور اب اسلام لے آئی۔ جب وہ اسلام لے آئی تو اس نے ایک ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس سے اس پر حدود اللہ عائد ہوتی تھی۔ اس لڑکی نے چھری اٹھائی تا کہ اپنے آپ کو ذبح کر دے۔ اتنے میں ہم نے اس کو پکڑ لیا اور وہ اپنی گردن کی بعض رگیں تراش بھی چکی تھی، ہم لوگوں نے اس کا علاج کیا یہاں تک کہ وہ اچھی ہو گئی اس کے بعد پھر وہ توبہ کی طرف متوجہ ہوئی اور بڑی بڑھیا توبہ کی۔ جب قوم میں سے اس کا رشتہ آیا تو میں نے ان کو اس کی وہ حالت جس پر وہ (پہلے) تھی بتا دی۔ یہ سن کر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس چیز کی اللہ پاک نے پردہ پوشی کی ہو تو اس کے ظاہر کرنے کا قصد کرتا ہے؟ خدا کی قسم! اگر تو نے کسی شخص سے بھی اس حالت کا اظہار کیا تو میں تجھے وہ سزا دوں گا جو تمام شہر والوں کے لئے باعث عبرت ہو جائے۔ جا اس کا نکاح کر جس طرح کہ ایک پاک دامن مسلمان عورت کا نکاح کیا جاتا ہے۔

جاریہ کی شادی:

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک جاریہ گناہ میں مبتلا ہوئی اور اس پر حد لگائی گئی۔ پھر یہ لوگ مدینہ منورہ سے چلے گئے۔ اس جاریہ نے گناہ سے توبہ کی اور اس کی توبہ اچھی رہی۔ لوگ اس کے چچا سے اس کے رشتہ کے بارے میں گفتگو کرتے۔ اس کے چچا نے اس بات کو پسند نہ کیا کہ وہ اس کی شادی پچھلی باتوں کو بتائے بغیر کر دے چنانچہ جو شخص بھی اس جاریہ کے رشتے کے لئے آتا اس کا چچا ان کو اس جاریہ کے ماضی کے بارے میں بتاتا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے اس جاریہ کا تذکرہ کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے چچا کو بلا کر اس سے فرمایا کہ تم اس کی شادی اس طرح کرو جس طرح تم اپنی نوجوان بھلی لڑکیوں کی کرتے ہو۔

کسی کا پردہ ظاہر نہ کرنا:

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اس نے کہا: امیر المومنین! میں نے ایک بچہ پایا اس پر ایک مصری سفید کپڑا تھا جس میں سو دینار تھے۔ میں نے اس بچہ کو لیا اور اس کے لئے ایک دودھ پلانے والی اجرت پر لی۔ اب چار عورتیں میرے پاس آئی ہیں اور اس کو پیار کرتی ہیں کہ یہ ان کا بچہ ہے۔ میں یہ نہیں جان پا رہی کہ اس بچے کی ماں کون ہے؟ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے کہا کہ جب وہ آئیں تو تم مجھے بلا لینا۔ چنانچہ اس عورت نے آپ رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں میں سے ایک عورت سے پوچھا کہ تم میں سے اس بچے کی ماں کون ہے؟ اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تم نے کوئی بہتر کام نہیں کیا جس عورت کی اللہ عزوجل نے پردہ پوشی فرمائی ہے آپ رضی اللہ عنہ اس کا پردہ ظاہر کر رہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے کہا جس کے پاس بچہ تھا کہ جب یہ عورتیں تیرے پاس آیا کریں تو تم ان سے پوچھ گچھ نہ کیا کرو بلکہ ان کو بچے کے ساتھ احسان کرنے دو یہاں تک

کہ یہ واپس چلی جائیں۔

کسی مسلمان کی حاجت کے لئے کھڑا ہونا:

حضرت ابی یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس عورت سے ملے جس کا نام خولہ (رضی اللہ عنہا) ہے۔ یہ لوگوں کے ساتھ چلی جا رہی تھیں انہوں نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قافلے کو ٹھہرایا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی بات سنی اور ان کی جو حاجت تھی اسے پورا کیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کے قافلے میں سے ایک شخص نے کہا کہ امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ ایک بوڑھی عورت کے روکنے پر رک گئے؟ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تجھ پر افسوس ہے' کیا تو جانتا ہے کہ یہ عورت کون تھی؟ اس آدمی نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اللہ عزوجل نے ان کی شکایت ساتویں آسمان سے بھی اوپر سنی تھی۔ اللہ کی قسم! اگر یہ میرے پاس تمام رات بھی کھڑی رہتیں میں ان کی بات سنتا۔

مہمان کی عزت افزائی کرنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس وقت تکیہ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنا تکیہ ان کے آگے کر دیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ان کا یہ فعل دیکھ کر فرمایا: بے شک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ اس بارے میں دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ' نے وہ تکیہ میرے آگے رکھ دیا اور مجھ سے فرمایا: اے سلمان (رضی اللہ عنہ)! کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی ہے اور اس کی عزت افزائی کرے یہاں تک کہ اس کے لئے تکیہ ڈال

دے مگر اللہ عزوجل اس کی مغفرت کر دے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف:

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر چلے گئے اور اس شخص سے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ روضہ کس کا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ یہ روضہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو تو جس شخص کے بارے میں بُرا بھلا کہتا ہے وہ ان کے خاندان کا فرد ہے ان کا چچا زاد بھائی ہے اور ان کا داماد ہے اگر تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اچھے الفاظ میں نہیں کرتا تو تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ ان کو بھی تکلیف پہنچاتا ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر ہیں:

حضرت زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کہہ رہا تھا کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سب سے بہترین ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو کوڑے مارنا شروع کر دیئے اور کہتے گئے کہ تو جھوٹ کہتا ہے بے شک حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میرے باپ سے اور تجھ سے اور تیرے باپ سے بہتر ہیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا غصہ ختم کرنے کا راز:

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غصے کا تذکرہ کیا کہ جب انہیں غصہ آتا ہے تو وہ نہایت جلال میں ہوتا ہیں۔ حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم ان کے پاس ہو اور انہیں غصہ آ جائے تو ان کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو ان کا غصہ ختم ہو جائے گا۔

حضرت مالک الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اسے عطا کیا ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ نعمت سے نوازوں گا۔

قافلے کی رکھوالی:

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک قافلے نے مدینہ منورہ سے باہر پڑاؤ ڈالا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو رات کے وقت آپ رضی اللہ عنہ اس قافلے کی حفاظت کے لئے چلے گئے تاکہ ان کا کوئی سامان چوری نہ ہو جائے۔ راستے میں آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اتنی رات گئے آپ رضی اللہ عنہ کہاں جا رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ فلاں قافلے نے مدینہ منورہ سے باہر پڑاؤ ڈالا ہے میں اس کی حفاظت کے لئے جا رہا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہو لئے۔ آپ دونوں حضرات رات بھر قافلے کی حفاظت کرتے رہے یہاں تک کہ فجر کا وقت ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قافلے والوں کو پکارا کہ اٹھو! نمازِ فجر کا وقت ہو گیا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ہمراہ واپس مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔

منافق کا فیصلہ:

ایک مرتبہ ایک منافق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی فیصلے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ اس کے خلاف سنا دیا۔ وہ منافق حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کرنے کو کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فیصلے کے لئے نہیں گیا۔ اس نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ میرے خلاف سنایا ہے اس لئے میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس منافق کی یہ بات سنی تو تلوار نکال کر اس کا سر قلم کر دیا اور فرمایا کہ تو نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تیرا فیصلہ میری تلوار نے کر دیا۔

نے فرمایا کہ اس طرح میں سوار نہ ہوں گا' پہلے تو سوار ہو پھر میں سوار ہوں گا۔ اللہ کی قسم! تیرا ارادہ ہے کہ میں نرم جگہ پر بیٹھوں اور تو کھردری جگہ پر بیٹھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پہلے گدھے پر سوار ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے بیٹھے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھ رہے تھے۔

اللہ باقی رہے گا:

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمارے پاس اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے روئی کا لباس پہن رکھا تھا۔ ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کی اس حالت پر تعجب کا اظہار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو چیز دیکھی جا رہی ہے اس میں سوائے بشاشت کے کچھ نہیں' اللہ باقی رہے گا اور باقی سب کچھ فنا ہونے والا ہے۔

اللہ کا انعام:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گزر ایسے شخص پر ہوا جو کہ اندھا' گونگا' بہرا اور کوڑھی تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہمراہ لوگوں سے فرمایا کہ تم اس شخص پر اللہ عزوجل کا کچھ انعام دیکھتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس پر اللہ کا کچھ فضل نہیں پاتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس پر اللہ عزوجل کا انعام ہے کہ کیا تم نہیں دیکھتے یہ پیشاب خود کرتا ہے اور اسے پیشاب کے لئے خود کو بھینچنا نہیں پڑتا۔

رزق پر قناعت:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ دنیا سے اپنے رزق پر قناعت کرو اس لئے اللہ نے اپنے بعض بندوں کو بعض پر رزق میں فضیلت دی ہے یہ ایک آزمائش ہے جس سے ہر بندے کو آزمایا جاتا ہے' جس کو اس نے وسعت دی اس کی آزمائش یہ ہے کہ وہ اللہ کا شکر کس طرح ادا کرتا ہے' اللہ کا شکر کرنا اس کے حق کی ادائیگی ہے جو اللہ عزوجل نے رزق کے معاملہ میں

نہیں اور نہ ہی میرے پاس کچھ سامان موجود ہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس شخص کی بات سن کر گھر تشریف لے گئے اور اپنی زوجہ حضرت اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کو ہمراہ لیا اور ساتھ ہی کھانے پینے کا سامان اور دوسرا کچھ سامان لیا اور اس شخص کے پاس پہنچے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ خیمے کے اندر چلی گئیں اور آپ رضی اللہ عنہ باہر اس شخص کے پاس موجود رہے۔ جب بچے کی ولادت ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ تم پریشان مت ہونا صبح میرے پاس آنا میں تمہاری مالی مدد بھی کروں گا اور تمہارے بچے کا وظیفہ بھی مقرر کروں گا۔ اس شخص نے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عوام کا خادم عمر (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ اس شخص نے جب آپ رضی اللہ عنہ کا نام سنا تو اسے معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ تو امیر المومنین ہیں، وہ پریشان ہوا اور معذرت کرنے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں عوام کا خادم ہوں۔

حقوق کی ادائیگی:

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دورانِ گشت ایک بوڑھی اور نادار عورت سے ملاقات ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے خیریت دریافت کی تو اس نے امیر المومنین کو کوسنا شروع کر دیا۔ وہ بوڑھی عورت یہ نہ جانتی تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ ہی امیر المومنین ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے امیر المومنین کو کوسنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ جب سے وہ امیر المومنین بنے ہیں انہوں نے میری کوئی مدد نہیں کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھی عورت سے معذرت کی اور اس کی بھرپور مالی امداد کی۔ جب اس بوڑھی عورت کو پتہ چلا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہی امیر المومنین ہیں تو وہ اپنے رویہ پر نادم ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھی عورت سے فرمایا کہ اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں، غلطی میری تھی جو میں نے تم پر توجہ نہ کی۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے ایک تحریر لکھوائی کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میرے حقوق کی ادائیگی میں جو کوتاہی کی تھی میں نے اس پر انہیں معاف کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر اپنے بیٹے کو دی اور اس سے فرمایا کہ جب میں وصال پا جاؤں تو

صدقے کا دودھ قے کر کے نکال دیا:

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کو پسند آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دودھ پلانے والے سے پوچھا کہ اس کے پاس یہ دودھ کہاں سے آیا؟ اس شخص نے کہا کہ میرا گزر ایک جگہ سے ہوا جہاں پانی کے کنارے لوگ صدقہ کے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے انہوں نے مجھے ان جانوروں کا دودھ دیا جس سے میں نے اپنے مشکیزے کو بھر لیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سنی تو حلق میں انگلی مار کر سارا دودھ قے کر کے باہر نکال دیا۔

عجز:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عاجزی و انکساری کا یہ عالم تھا کہ ایک دن صدقہ کے اونٹوں کے جسم پر تیل مل رہے تھے کہ کسی نے دیکھا تو عرض کیا کہ امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ کسی غلام سے کہہ دیتے وہ اونٹوں کو تیل مل دیتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے بڑھ کر غلام کون ہوگا جو شخص مسلمانوں کا والی ہے اس کو ان کا غلام بھی ہونا چاہئے۔

خدمت خلق:

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ معمول کے مطابق مدینہ منورہ کی گلیوں میں گشت فرما رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ دورانِ گشت شہر سے باہر نکل گئے۔ شہر سے باہر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک خیمہ لگا دیکھا جس کے دروازے پر ایک اجنبی شخص نہایت پریشانی کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے پاس جا کر اس شخص کی پریشانی دریافت کی تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے بے رخی برتتے ہوئے کہا کہ میاں! جاؤ تم اپنا کام کرو تم کون ہوتے ہو مجھ سے پوچھنے والے؟ اس دوران حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی عورت کے کراہنے کی آواز سنی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا کہ تم مجھے بتاؤ تو سہی کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میری بیوی حاملہ ہے اور اس وقت اس کے پاس کوئی عورت موجود

خدمت کے لیے مقرر کیا تھا وہ لوگ صبح فجر کے بعد ہانڈیاں چڑھا دیتے جس میں دلیہ پکتا جو مریضوں کو کھلایا جاتا اور حریرہ پکایا جاتا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روغن زیتون کے متعلق حکم دیتے جو بڑی ہانڈیوں میں آگ پر رکھ کر جوش دیتے اور جب اس کی گرمی اور حرارت ختم ہو جاتی تو پھر روٹی چوری جاتی پھر اس تیل سے اس میں سالن ملایا جاتا' اس تیل سے عرب گرمائی حاصل کرتے تھے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس تمام عرصہ میں اپنے گھر والوں اور خود کے لئے ایک لقمہ بھی نہ چکھا اور بس اسی پر اکتفا کیا جو لوگوں کے ساتھ کھا لیتے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے ان لوگوں کو نئی زندگی دی۔

مسلمانوں کا مال:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بہت سا مالِ غنیمت آیا۔ اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع ملی تو آپ رضی اللہ عنہا حاضر خدمت ہوئیں اور کہا کہ والد بزرگوار اس مال میں آپ رضی اللہ عنہ کے اقرباء کا بھی حق ہے اور اللہ عزوجل نے رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری پیاری بیٹی! اقرباء کا حق میرے مال میں ہے جبکہ یہ مسلمانوں کا مال ہے۔

خوفِ الٰہی:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں جانوروں کی کفالت بھی اپنے ذمہ واجب رکھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اکثر فرماتے تھے کہ اگر دریائے فرات کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی پیاسا مر گیا تو روزِ محشر اللہ عزوجل مجھ سے اس بارے میں پوچھے گا کہ میری حکومت میں ایک بکری کا بچہ پیاسا کیوں مر گیا؟

علم الانساب کے ماہر:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ علم الانساب میں بھی مہارت رکھتے تھے اور اس علم

یہ تحریر میرے ساتھ قبر میں رکھ دینا۔

قحط سالی میں لوگوں کی مدد کرنا:

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رِماط کے سال لوگ قحط سالی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو مقرر کیا جو ان کی نگہداشت کریں اور ان پر کھانا اور ترکاری تقسیم کریں چنانچہ اس کام کے لئے یزید بن اخت النمر، مسور بن مخرمہ، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری، عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہم مقرر کئے گئے۔ جب شام ہوتی تو یہ لوگ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوتے اور آپ رضی اللہ عنہ کو ہر چیز کی اطلاع دیتے جس چیز کی ضرورت ہوتی۔ ان حضرات میں سے ہر ایک مدینہ منورہ کی ہر سمت میں مقرر تھا اور آنے والے اعراب ثنیہ کے سرے سے رائج تک، بنی حارثہ تک اور بنی عبدالاشہل تک اور بقیع تک اور بنی قریظہ تک پڑے ہوئے تھے اور ان کی بعض جماعتیں بنی سلمہ کے اطراف تک تھیں اور یہ لوگ چاروں طرف مدینہ کے پڑے رہتے تھے۔ میں نے ایک رات حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ لوگ ان کے پاس عشاء کا کھانا کھا رہے تھے کہ جن لوگوں نے ہمارے پاس کھانا کھایا ان کا شمار کرو۔ چنانچہ اگلی رات ان کا شمار کیا گیا تو یہ سات ہزار نفر تھے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ خاندان والے لوگ جو ہمارے پاس نہیں آئے اور مریض اور بچے ان کو بھی شمار کرو۔ چنانچہ ان کا شمار کیا گیا تو ان کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ پھر کچھ دنوں تک لوگوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آنے والوں کے لئے حکم دیا کہ ان کی دیکھ بھال بھی اسی طریقے سے کی جائے جس طرح پہلے والوں کی ہو رہی ہے۔ پھر اللہ عزوجل کے فضل سے بارش ہوئی اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو واپس جانے کا حکم دیا اور وہ لوگ اپنے اپنے علاقوں کو روانہ ہو گئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو واپسی کے لئے زادِ راہ اور دیگر سامان دیا۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو

کرے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیاں اپنی کانوں کے بالوں کے پاس لگائیں اور اس کے ذریعہ اپنی گردن پر ہاتھ پھیرے۔ پس تجھے مسلمانوں سے کچھ زیادہ مل جائے۔

عداوت اور بغض:

حضرت ابوسنان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس مہاجرین اولین کی ایک جماعت تشریف فرما تھی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بھیج کر ایک سفط طلب کیا جو کہ ایک برتن تھا جو عراقی قلعہ سے لایا گیا تھا۔ اس میں ایک انگوٹھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود ایک بچے نے اس انگوٹھی کو منہ میں ڈال لیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بچے کے منہ سے وہ انگوٹھی نکالی اور اس کے بعد رونا شروع کر دیا۔ مہاجرین نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس رونے کی وجہ دریافت کی اور کہا کہ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہ کو دشمنوں پر غالب کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے دین اسلام کو تقویت بخشی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کسی قوم پر دنیا فتح کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت تک ان میں عداوت اور بغض ڈال دیتا ہے اور میں اسی ڈر سے روتا ہوں۔

بیت المال سے مال لینا:

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرصہ دراز تک اس حال میں رہے کہ بیت المال سے کچھ نہ لیتے تھے جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ نہایت تنگدست ہو گئے اور گھر میں فاقہ کی نوبت پیش آ گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملہ میں دریافت کیا کہ ان کے لئے بیت المال سے کتنا مال لینا جائز ہے؟ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اتنا مال لینا جائز ہے جس سے آپ رضی اللہ عنہ کھائیں اور کھلائیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صبح اور شام کا کھانا۔ چنانچہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی رائے کو فوقیت دی اور اسی پر عمل پیرا رہے۔

کے ماہرین میں آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ہوتا تھا۔ روایات میں آتا ہے کہ جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا اس وقت قریش میں صرف سترہ افراد ایسے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے جن میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ علم الانساب کے ماہر تھے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے علم الانساب کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی تھی۔

اولاد پر وسعت:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بچی کو دیکھا جو بہت ہی نازک تھی اور نہایت دبلی پتلی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یہ بچی کس کی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کی ہی بیٹی ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یہ میری کون سی بیٹی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ میری بیٹی ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ اس کی یہ حالت کیسی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے عامل اس پر خرچ نہیں کرتے؟ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! خدا کی قسم یہی بات ہے تجھے تیرا بچہ کس قدر پیارا ہے تو اپنی اولاد پر خود وسعت کر۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ڈر:

حضرت اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بحرین سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عنبر اور مشک آیا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں کوئی ایسی عورت پاتا جو اچھا تولتی اور میرے لئے اس خوشبو کو تولتی یہاں تک کہ میں اسے مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرما دیتا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اچھا تولتی ہوں آپ رضی اللہ عنہ مجھے دیجئے میں اسے تول دوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! مجھے ڈر ہے کہ تو اسے لے اور اس طرح

کشف و کرامت

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ صاحب کشف و کرامت تھے۔ روایات میں آپ رضی اللہ عنہ کی بہت سی کرامات کا تذکرہ موجود ہے۔ ذیل میں آپ رضی اللہ عنہ کی چند کرامات مختصراً بیان کی جارہی ہیں۔

آگ بجھ گئی:

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک پہاڑ کے غار سے آگ نمودار ہوگئی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے آس پاس کی متعدد چیزوں کو جلا کر راکھ کردیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جب پتہ چلا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر دے کر فرمایا کہ تم میری یہ چادر لے جاؤ اور اس آگ کو دکھاؤ۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے وہ چادر لے جا کر اس آگ کو دکھائی تو وہ آگ پھیلنا بند ہوگئی اور کچھ دیر کے بعد بجھ گئی۔

غیبی شیر:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے بادشاہ روم نے اپنا ایک کارندہ بھیجا۔ وہ کارندہ جب مدینہ منورہ آیا تو اسے معلوم ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ شہر سے باہر کھجوروں کے باغ میں قیلولہ فرمارہے ہیں۔ وہ کارندہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور نیام سے تلوار نکال کر آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھا اچانک اس کی جانب دو شیر منہ پھاڑے چنگاڑتے ہوئے آتے بڑھے جس سے وہ ڈر کر چیخنے چلانے لگا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی آواز سن کر بیدار ہوگئے اور اس سے چیخنے چلانے کی وجہ دریافت کی۔ اس شخص نے سارا ماجرا آپ رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کردیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے

دسترخوان پر دو سالن جمع ہونا:

حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ کے آگے دو باسی سالن اور روٹی پیش کیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو سالن اور ایک برتن میں؟ میں انہیں کبھی نہیں چکھوں گا یہاں تک کہ اللہ عزوجل سے مل جاؤں۔

زندگی کی لذتیں:

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم! مجھے زندگی کی لذتوں کی کچھ پرواہ نہیں، اگر میں اس بات کا حکم دوں کہ ایک بکری بھونی جائے اور اعلیٰ درجے کا گیہوں لایا جائے جس سے روٹیاں پکائی جائیں اور کٹے ہوئے مشکیزوں میں نبیذ بنایا جائے اور اس کا رنگ اس طرح ہو جائے جیسے چکور کی آنکھ ہوتی ہے اور میں اسے کھاؤں اور پیوں لیکن میں نے ارادہ کیا ہے کہ میرے لئے بہترین مال آخرت کا ہے کیونکہ سورۃ الاحقاف میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے: تم اپنی لذت کی چیزیں دنیوی زندگی میں حاصل کر چکے ہو اور ان کو خوب برت چکے ہو اب تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس وجہ سے کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کرتے تھے اور اسی تکبر کی وجہ سے نافرمانیاں کیا کرتے تھے۔
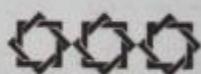
مارتے ہوئے باآواز بلند فرمایا: اے زمین! ساکن ہو جا کیا میں تیرے اوپر عدل سے کام نہیں لیتا؟ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا تھا کہ زمین ساکن ہوگئی اور زلزلہ ختم ہوگیا۔

صالح قبر والے سے گفتگو:

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گزر ایک صالح نوجوان کی قبر سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قبر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے فلاں! اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوا؟ کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ اس نوجوان نے قبر میں سے جواب دیا: اے عمر (رضی اللہ عنہ)! بے شک اللہ عزوجل نے اپنے وعدے کے مطابق مجھے دونوں جنتیں عطا فرما دیں۔

حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو خبردار کرنا:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک لشکر نہاوند پر حملہ آور ہوا۔ اس لشکر کے سپہ سالار حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نہاوند میں دشمن فوج سے لڑائی میں مصروف تھے کہ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز سنائی دی جو آپ رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے کہ اے ساریہ (رضی اللہ عنہ)! پہاڑ کی طرف پیٹھ پھیر لو۔ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ پہلے تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر حیران ہوئے کہ وہ تو مدینہ منورہ میں ہیں لیکن جب انہوں نے اپنی پیٹھ پہاڑ کی جانب پھیری تو وہاں سے دشمن فوج کے ایک لشکر کو حملہ کے لئے تیار کھڑا دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی فوج کو اس جانب متوجہ کیا اور یوں دشمن افواج ایک گھمسان کے رن کے بعد پسپا ہوگئیں۔

دریا کا جاری ہونا:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک مرتبہ دریائے نیل کا پانی خشک ہوگیا۔ مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ دریائے نیل کا پانی خشک ہوگیا جبکہ مصر کی زیادہ تر کاشت کا دارومدار دریائے نیل کے پانی پر

معافی کا طلبگار ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے معافی کر دیا اور اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کے دست حق پر اسلام قبول کر لیا۔

پکار کا جواب دینا:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں رومی افواج کے خلاف لڑائی کے لئے لشکر بھیجا۔ لشکر بھیجنے کے کچھ دنوں کے بعد آپ رضی اللہ عنہ منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف فرما تھے کہ اچانک آپ رضی اللہ عنہ نے با آواز بلند کہنا شروع کر دیا: اے شخص میں تیری پکار پر حاضر ہوں۔ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی اس کیفیت پر حیران و پریشان تھے کہ انہیں وہ شخص دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ جس کی فریاد کے پکار میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جواب دے رہے تھے۔ کچھ دنوں کے بعد جب لشکر واپس آیا تو لشکر کہ سپہ سالار نے اپنی فتوحات کے واقعات حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سنانے شروع کر دیئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے دریافت کیا کہ اس سپاہی کا کیا حال ہے جو مجھے پکار رہا تھا۔ سپہ سالار نے بتایا کہ اس نے اپنی فوج کو دریا کے پار اتارنا چاہا۔ میں نے دریا کی گہرائی دیکھنے کے لئے اس سپاہی کو دریا میں اتروایا۔ چونکہ موسم بہت سرد تھا اور زوردار ہوائیں چل رہی تھیں اس لئے اس کو سردی لگ گئی اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کو با آوازِ بلند پکارنے لگا۔ پھر اس کی روح قفس عصری سے پرواز کر گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سپہ سالار کو غصیلے لہجے میں فرمایا کہ تمہیں اسے ایسا حکم نہیں دینا چاہئے تھا اب تمہاری وجہ سے وہ شہید ہوا ہے اس لئے اس کے وارثوں کو خون بہا تم ادا کرو گے اور خبردار آئندہ کبھی ایسی غلطی نہ کرنا۔ لوگ اس سپہ سالار کی زبان سے کہ اس کے ایک سپاہی نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پکارا تھا' ساری بات سمجھ گئے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کس سے فرما رہے تھے کہ میں تیری پکار پر حاضر ہوں۔

زلزلہ ختم ہونا:

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں شدید زلزلہ آ گیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زمین پر اپنا درہ

فضائل فاروق اعظم قرآن وحدیث کی روشنی میں

خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل وخصائل بے شمار ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہ کی تائید میں کئی موقعوں پر آیات نازل فرمائیں۔ اللہ عزوجل نے غزوہ بدر میں قیدی بنائے گئے مشرکین کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ کی رائے کی تائید فرماتے ہوئے آیت مبارکہ نازل فرمائی:

لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ.

اسی طرح جب آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ازواج مطہرات کے پردے کے بارے میں کہا تو اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہ کی تائید میں آیت ذیل نازل فرمائی:

فَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا.

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کے حضور دعا فرمائی تھی جو اللہ عزوجل نے قبول فرمائی اور آپ رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کے بعد تبلیغ اسلام کھلم کھلا ہونے لگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمر (رضی اللہ عنہ) کے اسلام لانے کی خوشیاں آسمان پر بھی منائی جا رہی ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ یقیناً عمر (رضی اللہ عنہ) ہوتا۔

ہے۔ یہاں کے دستور کے مطابق اگر دریا میں زندہ لڑکی دفن کی جائے تو دریا جاری ہو جاتا ہے۔ اب آپ رضی اللہ عنہ مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قاصد کے ہاتھ ایک رقعہ دے کر بھیجا جس میں تحریر تھا کہ اے دریائے نیل! اگر تو خود بخود چلتا ہے تو ہمیں تیری ضرورت نہیں اور اگر تو اللہ عزوجل کے حکم سے چلتا ہے تو اللہ عزوجل کے حکم سے پھر سے جاری ہو جا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد کو حکم دیا کہ وہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہے کہ وہ یہ خط دریائے نیل میں دفن کر دیں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے وہ خط دریائے نیل میں دفن کر دیا۔ خط دفن کرتے ہی دریائے نیل پھر جاری ہو گیا اور اس کے بعد آج تک کبھی خشک نہیں ہوا۔

گستاخ کے گھر کو آگ لگ گئی:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ملاقات مدینہ منورہ کے نواح میں ایک نوجوان سے ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس نوجوان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے نہایت گستاخانہ انداز میں کہا: میرا نام جمرہ (چنگاری) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تمہارے باپ کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: میرے باپ کا نام شہاب (شعلہ) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے؟ اس نے کہا: میرا تعلق حرقۃ (آگ) سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم رہتے کہاں ہو؟ اس نے کہا: میرا گھر حرہ (گرمی) میں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بے ہودہ جوابات سننے کے بعد فرمایا کہ تم اپنے گھر والوں کا پتہ کرو وہ یقیناً جل کر مر گئے ہوں گے۔ چنانچہ جب وہ بدبخت اپنے گھر گیا تو اس کے گھر کو آگ لگ چکی تھی اور اس کے گھر والے سب جل کر مر چکے تھے۔
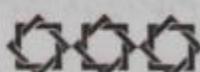
حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں اپنے خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں خواب کی حالت میں جنت کا مشاہدہ کر رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے باہر وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ محل عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی اس لئے میں وہیں سے لوٹ آیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی بات سنی تو رو پڑے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ سے غیرت کروں گا؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عمر (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے عمر (رضی اللہ عنہ) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

صحیح بخاری شریف میں منقول ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے جتنی بھی امتیں گزر چکی ہیں ان میں محدث ہوتے تھے اور میری امت کا محدث بلاشبہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو شہادت کی بہت آرزو تھی اور آپ رضی اللہ عنہ اس کے لئے اکثر و بیشتر دعا بھی کیا کرتے تھے اور اپنی اس خواہش کا اظہار حضور نبی کریم ﷺ سے بھی کیا کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ احد پہاڑ نے کانپنا شروع کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے احد پہاڑ کو ٹھوکر لگائی اور فرمایا: اے احد پہاڑ! ٹھہر جا! اس وقت تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا

شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اور وہ ہر انسان کو مکر و فریب میں مبتلا کرتا ہے لیکن یہی شیطان جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو ڈر کر دور بھاگ جاتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ عزوجل کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے شیطان ابلیس جس راستہ پر عمر (رضی اللہ عنہ) کو چلتا دیکھ لیتا ہے وہ اس راستے سے ہٹ جاتا ہے۔"

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اکثر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ڈر کی وجہ سے شیطان قید ہے اور جب آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا شیطان آزاد ہو گیا۔

ایک اور موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ عزوجل نے عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان پر حق کو جاری کر دیا ہے اور اللہ عزوجل نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے ذریعے حق و باطل میں تفریق پیدا کر دی ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جا رہا تھا کہ راستے میں ایک نوجوان آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا۔ اس نوجوان نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بڑا نیک شخص ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس نوجوان کے پیچھے گیا اور اس سے کہا کہ وہ میرے حق میں دعائے خیر کرے۔ اس نوجوان نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل رہی ہے میں آپ رضی اللہ عنہ کے لئے کیسے دعا کر سکتا ہوں؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس نوجوان سے کہا کہ تمہارے بارے میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابھی کہا ہے کہ یہ شخص بڑا نیک ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا گیا ہے۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ فرماتے: جب عمر (رضی اللہ عنہ) وصال فرما جائیں گے تو دین اسلام کمزور پڑ جائے گا اور میں نہیں چاہتا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کے بعد میں زندہ رہوں۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس کسی نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھ لیا اللہ نے اسے اسلام کے علاوہ دیگر تمام چیزوں اور سہاروں سے مستغنی کر دیا' عمر (رضی اللہ عنہ) اپنے کمالات میں منفرد تھے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ تم قرآن اس طرح پڑھا کرو جس طرح عمر (رضی اللہ عنہ) پڑھا کرتے تھے وہ اسلام کا ایک مضبوط قلعہ تھے کہ لوگ اس میں داخل ہونے کے بعد محفوظ ہو جاتے تھے اب ان کی شہادت کے بعد وہ قلعہ ٹوٹ گیا ہے اس لئے مجھے ڈر ہے کہ کہیں لوگ دائرہ اسلام سے باہر نہ نکل جائیں۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ہر نیک کام میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کوشش انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ ہر کام نہایت عمدگی اور بہتری سے انجام دیتے تھے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مرتبہ شہادت پایا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی تم صالح لوگوں کا تذکرہ کیا کرو تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ضرور کیا کرو۔
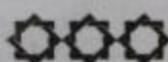
کہ ہر نبی کے دو وزیر ہوئے ہیں اور میرے چار وزیر ہیں۔ دو وزیر آسمان پر ہیں جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور زمین پر بھی میرے دو وزیر ہیں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

ترمذی و حاکم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اس طرح داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ہم تینوں بروزِ قیامت اسی طرح اٹھیں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل کا ذکر کرنا:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب بوقت وصال حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھئے آپ رضی اللہ عنہ اللہ کے پاس جانے والے ہیں آپ رضی اللہ عنہ اس معاملہ میں اللہ کو کیا جواب دیں گے؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ سے کہوں گا کہ میں تیرے بندوں میں سے سب سے اچھے بندے کو امیر مقرر کر کے آیا ہوں۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ عزوجل عمر (رضی اللہ عنہ) کی قبر کو روشن کرے جنہوں نے تراویح کی نماز قائم کر کے مساجد کو مزید کر دیا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے وصال پر فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ میں مرتے وقت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے اعمال لے کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہوں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے دس حصے ہیں جن میں سے نو حصے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عطا کئے گئے اور ایک حصہ اُمت کو عطا کیا گیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خاندان

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی مشہور شاخ بنو عدی سے تھا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نوجوانی میں ہی قریش کے سفیر مقرر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والد کا نام خطاب اور والدہ کا نام ختمہ تھا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے متعدد نکاح کیے۔ ذیل میں آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان کا مختصر حال بیان کیا جا رہا ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ازواج:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وہ ازواج جن کا ذکر روایات میں موجود ہے حسب ذیل ہیں:

۱۔ حضرت زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پہلی زوجہ جن سے آپ رضی اللہ عنہ کا نکاح زمانہ جاہلیت میں ہوا۔ حضرت زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہما، اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی۔ حضرت زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا نے مکہ مکرمہ میں ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا اور وہیں آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

۲۔ قریبۃ بنت ابی امیہ مخزومی:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دوسرا نکاح قریبۃ بنت ابی امیہ مخزومی سے ہوا۔ یہ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں لیکن اسلام کی دولت سے محروم رہیں۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمان جاری کیا کہ مشرکہ عورت سے نکاح جائز نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ

حلیہ مبارک

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت نہایت ہی متاثر کن تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اخلاق و اطوار کا بہترین نمونہ تھے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک، عادات، رہن سہن، حتیٰ کہ زندگی کا ہر ایک پہلو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا نمونہ تھا۔ روایات کے مطابق حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک کچھ یوں ہے:

> ''گندمی رنگ، سفیدی اور سیاہی کا حسین امتزاج جس میں ہلکی سرخی نمایاں تھی، رخسار زیادہ بھرے ہوئے نہ تھے، داڑھی مبارک گھنی، دراز قد جو ہزاروں آدمیوں میں بھی نمایاں نظر آئے، جسم دبلا پتلا، چال میں متانت، سر مبارک کے بال ہلکے، شخصیت میں ایسا رعب کہ جو دیکھے وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔''
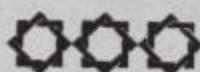
بنت زید رضی اللہ عنہا سے بے حد محبت تھی لیکن جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' آپ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے عبادت میں لاپرواہی برت رہے ہیں تو انہوں نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ وہ انہیں طلاق دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی اور پھر حضرت عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

۷۔ حضرت اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ساتواں نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے ۱۷ ہجری میں ہوا۔ حضرت اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے نکاح اس لئے کیا تھا تا کہ آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے پیدا ہو جائے۔ حضرت اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ تولد ہوئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وہ اولاد جس کا تذکرہ روایات میں موجود ہے حسب ذیل ہیں:

۱۔ اُم المومنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُم المومنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا جو کہ اُم المومنین کے درجہ پر فائز ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا حضرت خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے ہوا جنہوں نے غزوۂ احد میں شہادت پائی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح پہلے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کرنے کی خواہش ظاہر کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کے نکاح کی خواہش کی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔

نے ٦ ہجری میں انہیں طلاق دی۔ ان سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کوئی اولاد تولد نہ ہوئی تھی۔

۳۔ ملیکہ بنت جرول الخزاعی:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تیسرا نکاح ملیکہ بنت جرول الخزاعی سے ہوا جن کے بطن سے حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ تولد ہوئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ملیکہ بنت جرول الخزاعی سے نکاح زمانہ جاہلیت میں ہوا تھا۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کیا تو ملیکہ بنت جرول الخزاعی نے بھی اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق دے دی۔

۴۔ اُم حکیم بنت الحرث بن ہشام مخزومی رضی اللہ عنہا:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا چوتھا نکاح اُم حکیم بنت الحرث بن ہشام مخزومی رضی اللہ عنہا سے ہوا جن سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تولد ہوئیں۔

۵۔ حضرت جمیلہ بنت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہا:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا پانچواں نکاح ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں حضرت جمیلہ بنت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہا سے ہوا جن سے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ تولد ہوئے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ انہی کے نواسے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام عاصیہ تھا اور جب آپ رضی اللہ عنہا دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کا نام جمیلہ (رضی اللہ عنہا) رکھا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہا نے چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر آپ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تھی۔

٦۔ حضرت عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا چھٹا نکاح ١٢ ہجری میں حضرت عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ حضرت عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عاتکہ

فن پہلوانی کے ماہر تھے اور اس میں خوب شہرت بھی حاصل کی۔ حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی شجاعت بھی بے مثال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بے شمار جنگوں اور غزوات میں شرکت فرمائی۔

۵۔ حضرت ابوشحمہ رضی اللہ عنہ:

حضرت ابوشحمہ رضی اللہ عنہ بھی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک محفل کے دوران شراب پی لی تھی۔ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کوڑے لگائے تھے۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد آپ رضی اللہ عنہ وصال پا گئے۔

۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہ:

حضرت عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا کے بطن سے تولد ہوئے۔ مصر میں قیام کے دوران آپ رضی اللہ عنہ سے کوئی جرم سرزد ہو گیا تھا جس کی سزا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ والی گورنر نے آپ رضی اللہ عنہ کو دی۔ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ کے جرم کی خبر ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے نرم رویہ برتنے پر سرزنش کی اور آپ رضی اللہ عنہ کے لئے سخت حکم نامہ جاری کیا۔
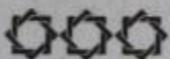
حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بات کا شکوہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم فکر نہ کرو ان کا نکاح ابوبکر و عثمان رضی اللہ عنہم سے بہتر شخص کے ساتھ ہوگا۔ چنانچہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کم و بیش آٹھ برس تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے ۳۵ برس تک زندہ رہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سے بے شمار احادیث مروی ہیں۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد بزرگوار حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور بے شمار غزوات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فن خطابت کے ماہر تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کی فصاحت و بلاغت لاجواب تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی انہی خصوصیات کی بناء پر تمام خلفاء آپ رضی اللہ عنہ سے مختلف اُمور میں مشورہ لیا کرتے تھے۔ جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان خلافت کے اُمور پر اختلاف ہوا تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے پر آمادگی ظاہر کی مگر آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ سے بے شمار احادیث مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حجاج بن یوسف کے دور میں شہید کیا گیا۔

۳۔ حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ:

حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ کا شمار حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہونہار بچوں میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے والد بزرگوار کی طرح دراز قد اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ' آپ رضی اللہ عنہ کے ہی نواسے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ۷۰ ہجری میں ہوا۔

۴۔ حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ:

حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نہایت مضبوط اور توانا جسم کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ

کوشش کی اور جب لوگوں نے اسے پکڑ لیا تو اس نے اپنے ہی خنجر سے خودکشی کرلی۔

نماز کی ادائیگی کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گھر لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہوش میں آتے ہی پوچھا کہ میرا قاتل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ فیروز ابولولو اور اس نے خودکشی کرلی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا کہ میرا قاتل کوئی مسلمان نہیں ہے۔ اس دوران طبیب کو بلایا گیا جس نے آپ رضی اللہ عنہ کو دودھ اور نبیذ پلایا جو کہ زخم کے راستے باہر نکل آیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سپردِ خاک ہونے کی خواہش:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حالت آہستہ آہستہ مزید خراب ہونے لگی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں سپردِ خاک ہونے کی اجازت مرحمت فرما دیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور ان سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جگہ تو میں نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات کو خود پر ترجیح دیتی ہوں اور یہ جگہ ان کو عطا کرتی ہوں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب بتایا گیا کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جگہ مرحمت فرما دی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میرے سر کے نیچے سے تکیہ ہٹا دو تاکہ میں اپنا سر زمین سے لگا سکوں اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کروں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب فیروز ابولولو نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر خنجر سے وار کئے اور آپ رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو گمان گزرا کہ شاید میرا قتل کسی مسلمان نے کیا ہے جسے وہ نہیں جانتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت

روایات میں موجود ہے کہ مدینہ منورہ میں مغیرہ بن شعبہ کا ایک نصرانی غلام فیروز ابولولو رہتا تھا جو کہ نہاوند کے معرکہ میں قید ہو کر مدینہ منورہ لایا گیا تھا وہ ایک دن وہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میرا آقا مجھ سے زیادہ محصول وصول کرتا ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے محصول کی رقم دریافت کی تو اس نے کہا کہ دو درہم روزانہ۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ تم کام کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں نقاشی اور نجاری کا کام کرتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان ہنروں کے آگے یہ رقم زیادہ نہیں۔ فیروز ابولولو نے جب آپ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان سنا تو وہ آپ رضی اللہ عنہ سے دل میں بغض رکھنے لگا۔

ذی الحجہ ۲۳ ہجری بوقت نماز فجر جب تمام مسلمان مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز کے لئے جمع ہوئے تو فیروز ابولولو بھی ایک تیز دھار خنجر لے کر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز کے وقت تشریف لائے اور نماز کے لئے صفیں درست کروانے لگے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ صفیں درست کروانے کے بعد امامت کے لئے کھڑے ہوئے اور تکبیر کہہ کر نماز شروع کی تو اس دوران فیروز ابولولو نمازیوں کی صفیں چیرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا اور آپ رضی اللہ عنہ پر یکے بعد دیگرے چھ وار کر دیئے جن میں سے ایک وار زیر ناف لگا جس سے آپ رضی اللہ عنہ نڈھال ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر امامت کے لئے آگے کیا اور بے ہوش ہو گئے۔

فیروز ابولولو نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے کے بعد بھاگنے کی

اس وقت میرے لئے ساری دنیا ہوتی تو آئندہ آنے والی وحشتوں سے بچنے کے لئے میں اسے صدقہ کر دیتا اور ایسا کہاں؟ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں دیکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو فرمایا کہ اللہ عزوجل آپ رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر دے' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی کہ اللہ عزوجل دین اسلام کو آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے مضبوط فرمائے اور جب مسلمان مکہ میں خوف میں مبتلا تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور دین اسلام کو تقویت بخشی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی اور آپ رضی اللہ عنہ کی ہجرت ہم مسلمانوں کے لئے فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ آپ رضی اللہ عنہ ہر غزوہ میں شامل رہے اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا وزیر مقرر کیا اور ان کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ خلافت کے سب سے زیادہ اہل تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کے دین کا پرچم عرب سے نکال کر عجم میں بھی بلند کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے اپنے دین کو وسعت عطا فرمائی یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کو مرتبہ شہادت پر فائز کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کلام سنا تو فرمایا: اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ)! کیا تم روز محشر میرے لئے گواہی دو گے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہی ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ میرا رخسار زمین سے ملا دو اور پھر انہوں نے اپنا رخسار اور داڑھی زمین پر ٹیک دی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ وصال پا گئے۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کی روایت:

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان کو اپنے قریب بٹھانے کے بعد ان سے پوچھا کہ میری خواہش ہے کہ میں جان لوں کہ کیا مجھے قتل کرنے والا مسلمان ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو باہر نکلے تاکہ جان سکیں کہ کیا اس قاتل کا تعلق مسلمانوں کی جماعت سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر دیکھا تو سب رو رہے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے واپس آکر بتایا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والا مسلمان نہیں بلکہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام فیروز ابولولو ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بات سنی تو اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا کہ ان کو قتل کرنے والا مسلمان نہیں ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے لوگوں سے فرمایا تھا کہ تم اپنے پاس عجمی کافر غلاموں کو نہ لاؤ لیکن تم لوگوں نے میرا کہا نہیں مانا۔

اس کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم جاؤ اور میرے بھائیوں کو بلا لاؤ۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کون سے بھائی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان حضرات کو بلانے چلے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ میری گود میں سر رکھ کر لیٹ گئے۔ جب تمام حضرات ا م ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ چھ حضرات کو لوگوں کا سردار اور ان کی قیادت کرنے والا پاتا ہوں اور یہ خلافت تم حضرات میں چھوڑتا ہوں اور جب تک تم میں استقامت رہے گی لوگوں کو بھی خلافت پر استقامت حاصل رہے گی اور جب تم میں اختلاف ہو گا تو پھر لوگوں میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم تین دن تک لوگوں سے مشورہ کرنا اور خود میں سے ایک شخص کو خلیفہ چن لینا۔ اس دوران حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر طبیب کو بلایا گیا جس نے آپ رضی اللہ عنہ کو دودھ پینے کے لئے دیا جو آپ رضی اللہ عنہ کے زخموں سے باہر نکل آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر

جنازے سے متعلق وصیت:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ بیٹا! جب میں مر جاؤں تو میری آنکھیں بند کر دینا اور میرے کفن میں میانہ روی اختیار کرنا اور اسراف نہ کرنا کیونکہ اگر میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہوا تو مجھے دنیا سے بہتر کفن مل جائے گا اور اگر میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول نہ ہوا تو یہ کفن بھی میرے پاس نہیں رہے گا اور مجھ سے چھین لیا جائے گا۔ میری قبر کو زیادہ لمبی اور چوڑی نہ کرنا کیونکہ اگر میں اللہ عزوجل کے نزدیک معتبر ہوا تو وہ میری قبر کو حد نگاہ وسیع کر دے گا ورنہ میری قبر جتنی مرضی چوڑی ہو وہ اتنی تنگ کر دی جائے گی کہ میری پسلیاں ٹوٹ جائیں۔

وصال مبارک:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ ہجری کو زخمی ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال یکم محرم الحرام ۲۴ ہجری بروز ہفتہ ہوا۔ بوقت وصال حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک قریباً تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بیری کے پتوں میں ابلے ہوئے پانی سے تین مرتبہ غسل دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور مزار کے درمیان ریاض الجنۃ میں ادا کی گئی جبکہ حضرت سیّدنا عثمان غنی، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کو قبر مبارک میں اتارا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خراجِ عقیدت:

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وصال پر فرمایا کہ دنیا میں مجھے جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے زیادہ محبوب تھا وہ شخص آج کفن میں لپٹا ہوا ہے۔

بوقت وصال اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھو میرے اوپر بیت المال کا کتنا قرض ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ چھیاسی ہزار۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میرا تمام مال فروخت کر کے رقم بیت المال میں جمع کرا دینا اور اگر یہ رقم ناکافی ہو تو پھر اپنے مال سے اس کو ادا کرنا اور اگر پھر بھی ناکافی ہو تو بنی عدی بن کعب سے لے لینا اور اگر پھر بھی قرضہ پورا نہ ہو تو قریش سے قرضہ کی ادائیگی کا سوال کرنا اور ان کے علاوہ کسی سے نہ کہنا۔ پھر اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے میرا سلام کہنا اور ان سے عرض کرنا کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں سپردِ خاک کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں اور اگر وہ اجازت دے دیں تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے جنت البقیع میں دفن کر دینا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اپنے والد بزرگوار حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خواہش کا اظہار کیا۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں اور فرمایا کہ وہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی تھی لیکن میں عمر (رضی اللہ عنہ) کو خود پر فوقیت دیتی ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے واپس آ کر یہ بات حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا۔

خلیفہ کی نامزدگی:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال کا وقت قریب آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے آپ رضی اللہ عنہ سے خلیفہ کی نامزدگی کا مطالبہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم جا کر حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو بلا لاؤ۔ جب یہ حضرات خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خلافت کا امر تمہارے سپرد کرتا ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال کے وقت تم سب سے راضی تھے اس لئے میں یہ امر تمہارے سپرد کرتا ہوں اور تم خود میں سے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کر لو۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو نصیحتیں کیں ان میں سے چند ایک ذیل میں بیان کی جارہی ہیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو نصیحت:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ عزوجل کی حمد وثنا، اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام۔ اما بعد! میں اپنے بعد منتخب ہونے والے کو خلیفہ مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے حقوق کو پہچانے اور ان کی عزت اور بڑائی کا خیال رکھے اور انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین سے قبل اپنے گھروں میں ٹھکانا دیا' میں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کے بھلوں کی باتیں مانے اور ان میں لغزش کرنے والوں سے درگزر کرے اور میں اس کو یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اہل شہر کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئے اور یہ لوگ اسلام کے لئے حفاظتی دستہ اور مال کا ذخیرہ کرنے والے اور دشمنوں کے لئے باعث غیظ وغضب ہیں اور یہ کہ ان سے کچھ نہ لیا جائے مگر جو ان کے پاس زائد ہو اور وہ بھی ان کی رضامندی سے اور میں اعراب کے بارے میں بھلائی کرنے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وصال پر فرمایا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) اسلام کا قلعہ تھے جو بھی اس قلعے میں داخل ہوتا تھا وہ محفوظ ہو جاتا تھا آج ان کے وصال کے بعد یہ قلعہ کمزور پڑ گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو کہ نمازِ جنازہ میں کسی مجبوری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے تھے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ) ہمارے بہترین اسلامی بھائی تھے' حق کے بارے میں بے حد سخی تھے اور باطل کے بارے میں نہایت سخت اور اللہ عزوجل کی رضا میں راضی رہنے والے تھے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی میت پر روتے ہوئے فرمایا کہ آج میں اسلام پر رو رہا ہوں کیونکہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی موت نے اسلام کی عمارت میں ایسی دراڑ ڈال دی ہے جو قیامت تک پر نہیں ہو سکے گی۔

حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آج عمر (رضی اللہ عنہ) کے وصال سے اسلام کمزور ہو گیا ہے۔
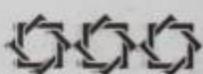
میں نے تم کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جگہ لشکر کا امیر مقرر کیا ہے تم لشکر کی ان باتوں کا خیال رکھو جن کا حق تم پر ہے مال غنیمت کی امید پر مسلمانوں کو ہلاکت میں مبتلا نہ کرنا اور لشکر کو کسی ایسے مقام پر مت لے جانا جس جگہ کے بارے تم نہ جانتے ہو۔ بے شک اللہ نے مجھے تمہارے ساتھ اور تمہیں میرے ساتھ آزمایا ہے اور اپنی آنکھوں کو دنیا سے بند کرلو اور اپنے دل کو دنیا کی توجہ سے غافل کردو ورنہ یہ دنیا تمہیں تباہ کردے گی جس طرح کہ اس نے تم سے پہلوں کو غافل کیا اور وہ تباہ و برباد ہوگئے اور تم ان کی جگہوں کو دیکھ چکے ہو۔"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

اخرج الدینوری میں منقول ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"امابعد! بے شک لوگوں کو اپنے بادشاہ سے نفرت ہوتی ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے اور تمہیں اس سے واسطہ نہ پڑے اس کے لئے تم حدود قائم کرو اگرچہ دن میں تھوڑی ہی دیر کے لئے ہو اور جب تمہارے سامنے دو کام آئیں ایک ان میں سے اللہ کے لئے ہو اور دوسرا دنیا کے لئے تو اپنے حصہ کے لئے اس کام کو ترجیح دینا جو اللہ کے لئے ہو اس لئے کہ دنیا فنا ہو جائے گی اور آخرت باقی رہے گی فساق میں ڈر بٹھا دو اور ان کو ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں کا کردو (یعنی رہزنوں کا داہنا ہاتھ اور بایاں پیر کاٹ دو) مسلمانوں کے مریضوں کی عیادت کرتے رہنا ان کے جنازوں میں شامل ہونا اپنے دروازوں کو کھلا رکھنا اور مسلمانوں کے کاموں کو خود انجام دینا کہ تم بھی ان کی طرح کے انسان ہو اللہ عزوجل نے تمہیں عام مسلمانوں

کی بھی وصیت کرتا ہوں اس لئے کہ یہی لوگ عرب کی جڑ اور اسلام کا سرچشمہ ہیں' ان کے مال سے ان کے جانوروں کی زکوٰۃ لے کر انہیں کے فقراء پر تقسیم کردے' اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو ذمہ داریاں اس پر عائد ہوتی ہیں' میں منتخب ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ لوگوں کے لئے جیسا کہ ان سے معاہدہ ہے اس کو پورا کرے اور جو دشمن ان کے پیچھے ہیں ان کو بھیج کر ان سے جہاد کرے اور کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دے۔''

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اس آدمی کو جو اس خلافت کا والی ہوگا اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اس سے خلافت کو قریب اور بعید سب واپس لینے کا ارادہ کریں گے' میں لوگوں سے اپنے لئے خلافت باقی رکھنے میں لڑتا رہوں گا اور اگر میں جان لیتا کہ لوگوں میں سے کوئی اس کام کے لئے زیادہ قوی ہے تو میں اس کو آگے بڑھاتا تاکہ وہ میری گردن ماردیتا' یہ بات مجھے زیادہ پسند بہ نسبت اس کے کہ میں اس کا والی ہوتا۔''

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جگہ لشکر کا امیر بنایا تو ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''میں تم کو اللہ عزوجل سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اور اس کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ جس نے ہمیں گمراہی سے نکال کر' تاریکیوں سے نکال کر' نور کے راستوں پر لگایا۔

اللہ پاک برائی کو برائی کے ذریعے نہیں مٹاتا بلکہ نیکیوں کے ذریعے برائیوں کو مٹاتا ہے۔ بے شک اللہ عزوجل اور کسی دوسرے کے درمیان نسبی تعلق نہیں ہے اگر تعلق ہے تو اس کی اطاعت کا' لوگوں کا شریف اور غیر شریف اللہ عزوجل کے نزدیک برابر ہے' اللہ عزوجل سب کا رب ہے اور ہم سب اس کے بندے ہیں' ہمیں ایک دوسرے سے فضیلت صرف اسی سبب سے ہو سکتی ہے کہ ہم اللہ عزوجل کی اطاعت و فرمانبرداری میں پہل کریں اور اس امر پر قائم رہیں جس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قائم رہے جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے اور یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چھوڑ کر چلے گئے اور تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو خسارے میں مبتلا ہیں۔''

جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ معرکہ عراق کے لئے روانہ ہونے لگے تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''میں نے تمہیں عراق کی لڑائی میں لشکر اسلام کا امیر مقرر کیا ہے تمہیں تمہارے حق کے سوا کوئی چیز نجات دینے والی نہیں' اپنے آپ کو اور جو تمہارے ساتھ ہیں نیکی کا عادی بنالو اور اسی کے ذریعہ سے کامیابی تلاش کرو' تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہر عادت کے لئے ایک تیاری ہے' بھلائی کی تیاری صبر ہے لہٰذا تم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا اور ان مصائب پر صبر کرنا جو تمہیں پیش آئیں' تمہیں اللہ کا خوف ہونا چاہئے اور تمہیں معلوم ہے کہ اللہ عزوجل کا خوف دو باتوں میں پوشیدہ ہے جن میں سے ایک اللہ عزوجل کی اطاعت اور دوسری اس کے معاصی سے بچنا ہے۔ اللہ عزوجل کی اطاعت وہی کر سکتا ہے جو دنیا سے بغض رکھتا ہے اور آخرت کو محبوب رکھتا ہے۔ اللہ عزوجل کی نافرمانی

سے زیادہ بوجھ دیا ہے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے لباس میں ایک خاص ہیئت ایجاد کی ہے اور تمہارا کھانا اور تمہاری سواری عام مسلمانوں کی طرح نہیں، اللہ کے بندے تم اپنے آپ کو ان لغویات سے بچاؤ کیونکہ حاکموں میں سب سے زیادہ بدنصیب وہ حاکم ہے جس کی رعایا اس کی وجہ سے بدنصیبی میں مبتلا ہو۔"

ضحاک کی روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے لکھا:

"امابعد! عمل میں قوت اس بات سے پیدا ہوتی ہے کہ آج کا کام کل پر نہ ڈالا جائے، جب تم کام کو ٹالنے لگو گے تو بہت سے کام جمع ہو جائیں گے، پھر تم یہ نہ جان سکو گے کہ کون سے کام کو پہلے کرو لہٰذا ضائع کر دو گے اور اگر تمہیں دو کاموں میں اختیار دیا جائے ایک ان میں سے دنیا کے لئے ہو اور دوسرا آخرت کے لئے تو آخرت کے کام کو دنیا کے کام پر ترجیح دو اس لئے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے، اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو اور اللہ عزوجل کی کتاب سے راہنمائی حاصل کرو، وہ علوم کے لئے چشمہ اور دلوں کے لئے بمنزلہ موسم بہار کے ہے۔"

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو معرکہ عراق میں لشکر اسلامی کا امیر مقرر فرماتے ہوئے نصیحت فرمائی:

"اے سعد (رضی اللہ عنہ)! تمہیں یہ بات دھوکے میں مبتلا نہ کر دے کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ بے شک

طرف دعوت دینا جس نے تمہاری یہ بات مان لی اس سے اسلام
قبول کر لینا اور جس نے انکار کر دیا اس پر جزیہ لگانا جس کو وہ ذلیل
ہو کر ادا کریں اور اگر ان دونوں باتوں کو منظور نہ کریں تو تلوار پکڑنا اور
ان سے نرمی نہ برتنا اور جس چیز کے تم امیر مقرر ہوئے اس میں اللہ
عزوجل سے ڈرتے رہنا اور اپنے آپ کو ان چیزوں سے بچانا جو
تمہارے اندر کبر پیدا کر دیں کیونکہ یہ کبر تمہاری آخرت کو برباد کر دے
گا۔ تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی وجہ سے عزت ملی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہی کمزوری
کے بعد ہی قوت ملی' تم لوگوں کو جائز امور کا حکم کرو تاکہ تمہاری
اطاعت کریں' نعمت سے اس طرح بچنا جس طرح معصیت سے بچا
جاتا ہے البتہ نعمت تمہارے لئے معصیت سے زیادہ خطرناک ہے
اس لئے کہ یہ آہستہ آہستہ تم کو اپنی جانب متوجہ کرے گی اور اگر تم اس
کی جانب متوجہ ہوئے تو تم جہنم میں جاؤ گے۔ پس تم اللہ کا ارادہ کرنا
اور دنیا کا ارادہ نہ کرنا اور اپنے آپ کو ظالم لوگوں کے بچھاڑے جانے
کی جگہ سے بچانا۔''

حضرت علاء بن خضرمی رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

اخرج بن سعد میں حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے حضرت علاء بن خضرمی رضی اللہ عنہ کو جب وہ بحرین میں تھے ان کو لکھا:

''اے علاء (رضی اللہ عنہ)! تم عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کی طرف جاؤ' میں نے
تمہیں ان کے عمل کا والی بنایا ہے اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تم ایک
ایسے آدمی پر حاکم بنائے جا رہے ہو جو ان مہاجرین میں اولیت رکھتے
ہیں کہ ان کے لئے اللہ عزوجل کی جانب سے نیکیوں نے سبقت کی ہے'

وہی کرتا ہے جو دنیا کو محبوب رکھتا ہے اور دلوں کے لئے کچھ حقائق ہیں۔ جن کو اللہ عزوجل پیدا فرماتا ہے ان میں سے بعض حقائق چھپے ہوئے ہیں اور بعض حقائق ظاہر ہیں اس کی تعریف کرنے والے اور اس کی مذمت کرنے والا حق میں اس کے نزدیک برابر ہیں اور چھپا ہوا اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ ایسے شخص کے دل وزبان سے حکمتوں کا ظہور ہوتا ہے اور لوگ اس شخص سے محبت کرنے لگتے ہیں' اس محبت سے تم لاپرواہی نہ برتنا اس لئے کہ انبیاء کرام علیہم السلام نے لوگوں کی محبت کا سوال کیا ہے اور بے شک اللہ عزوجل جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو محبوب بنا لیتا ہے اور جب کسی شخص سے بغض رکھتا ہے تو اس کو مبغوض بنا لیتا ہے' تم اپنے مرتبے کا خیال رکھنا کہ تمہارا مرتبہ لوگوں کے نزدیک کیا ہے۔''

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اے عتبہ (رضی اللہ عنہ)! میں تم کو سرزمین ہند پر جو بڑا حصہ دشمنوں کے بڑے حصوں میں سے ہے امیر مقرر کر رہا ہوں' مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل اس کے ماحول سے تمہاری کفایت فرمائے گا اور تمہاری مدد ان اطراف کے مقابلہ میں فرمائے گا' میں نے علاء رضی اللہ عنہ بن حضرمی کی طرف لکھ دیا ہے کہ تمہارے لئے مدد میں عرفجہ بن ہرثمہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیں' یہ عرفجہ رضی اللہ عنہ دشمنوں سے بہت جہاد کرنے والے اور ان کے ساتھ تدبیر جنگ میں ماہر ہیں' جب یہ تمہارے پاس آجائیں تو ان سے مشورہ کرنا اور ان کو اپنے سے نزدیک کرنا' اہل ہند کو اللہ کی

میں نے انہیں معزول نہیں کیا کہ وہ پاک دامن اور نیک کردار ہیں مگر وہ سخت حملہ آور نہیں، دوسرے مسلمانوں کی نسبت تم پر ان کے حقوق زیادہ ہیں اس لئے ان کے حقوق سے چشم پوشی نہ کرنا۔ پس تمام مخلوق اور حکومت اللہ عزوجل ہی کے لئے ہے اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ عزوجل کا حکم محفوظ ہے جس نے اس امر کو اتارا ہے اور اپنے امر کی حفاظت کر رہا ہے، تم تو اس کام کو دیکھو جس کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے اسی کے لئے مشقت اٹھاؤ اور اس کے ماسوا کو چھوڑ دو اللہ عزوجل کی رضامندی کے طالب رہو اور اس کی ناراضگی سے بچو۔ بے شک اللہ عزوجل جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے۔ ہم اللہ عزوجل سے اپنے لئے اور تمہارے لئے اس کی فرمانبرداری بجالانے پر اور اس کے عذاب سے نجات پانے کے لئے مدد کے طالب ہیں۔''

❖❖❖

ہماری چند دیگر مطبوعات